256/ROP

اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمَۃً وَّاِنَّ مِنَ البَیَانِ لَسِحرًا

274 DEC 1999
4-89

رشحاتِ قدسیّہ

یعنی

کلام فصاحت التیام محبوبِ سبحانی غوث صمدانی سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی

جامع۔ مترجم۔ شارح

ابوالفضل سید محمود قادری خلیفہ جگر گوشہ غوث الثقلین نقیب الاشرف پیر ابراہیم سیف الدین گیلانی

Acc. No.
305

بحسن مساعی

محمد ولایت حسین صدیقی (بی ایس سی) و سید شاہ نصیرالدین بسمل ابوالعلائی

ٹرسٹی معارف اسلامیہ ٹرسٹ — معتمد عمومی ٹرسٹ

Acc. No.
305

سلسلہ مطبوعات معارف اسلامیہ ٹرسٹ نمبر (۱۳)

کاتب ۔ حبیب ہادی رفاعی
تعداد اشاعت (۵۰۰)
سن اشاعت ۱۹۸۷ء
مطبع اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدرآباد
ہدیہ پینتیس (۳۵) روپے سکہ ہند

ملنے کے پتے

۱۔ اسٹوڈنٹ بکڈپو چارمینار حیدرآباد
۲۔ مینار بکڈپو " "
۳۔ حسامی بکڈپو " "
۴۔ بک سائٹ عابد روڈ "
۵۔ الکتاب پبلشرز " "
۶۔ دفتر معارف اسلامیہ ٹرسٹ۔ ڈیوڑھی مولوی سید محمودؒ فتح دروازہ
20-7-175 حیدرآباد 500265

نوٹ: ۔ اضلاع اور بیرون ہند کو نصف ہدیہ پیشگی روانہ کرنے پر کتاب پارسل ہوگی ۔

مندرجات

ہیں اشعار یہ شاہ بغداد کے
رکھیں کیوں نہ سر پر انہیں خاص و عام

ہے بس ان کی تعریف یہ مختصر
کلام الملوک ملوک الکلام

۱	مراحت اشعار ۲	نمبر صفحات ۳
	تصریحات الف تا س (ا)	
۱	شرعت بتوحید الالٰہ مبسملا	۱ تا ۱۰
۲	سالتک یا جبار یا سامع الندا	۱۱ - ۱۲
۳	یا رب الطف بی بنیل مطالبی	۱۳
۴	رفعت علی اعلی الوری اعلامنا	۱۴
۵	یا دار اسماء بانت عنک اسماء	۱۵
۶	اذا کان منا سید فی عشیرۃ	۱۶ - ۱۷
	علاھا وان کان الخناق حماھا	
۷	کفاک ربک کم یکفیک واکفۃ	۱۷
	کفکافھا کمین کاب فی خلکا	
۸	ومذ عنک غبنا ذالک العام اننا	۱۸ - ۱۹
	(ب)	
۹	ما فی الصبابۃ منھل مستعذب	۱۹ تا ۲۲
۱۰	یا طالبین وصالنا فتقربوا	۲۳ تا ۲۶
۱۱	اذا نظرت عینی وجوہ حبائبی	۲۷
۱۲	عودونی الوصال والوصل عذب	
۱۳	اذا کنت عن عین العیان مخبیا	۲۹
	فما انت عن قلبی وسری بغائب	
۱۴	دنوت من المحبوب اعلی المراتب	۳۰ تا ۳۱
۱۵	تجلی لی المحبوب من غیب الحجب	۳۲ تا ۳۳
۱۶	فلیت تحلوا والحیاۃ مریرۃ	۳۳
۱۷	اذا نظرت عینی وجوہ حبائبی	۳۴
۱۸	ھنیئا لصحبی انني قائد الرکب	۳۵
	(ت)	
۱۹	طاب شربی المدام فی الخلوات	۳۶ - ۳۷
	(ج)	
۲۰	علی بابنا قف عند ضیق المناھج	۳۸
	(د)	
۲۱	یا من تحل بذکرہ عقد النوائب والشدائد	۳۸ تا ۴۰
۲۲	یا حبیب الالٰہ خذ بیدی	۴۱
۲۳	اذا ضاق امری اشتکیت لخالقی	۴۲ - ۴۳
۲۴	ان البلاد وما فیھا من الشجر	۴۳ تا
۲۵	حنین قلوب العارفین الی الذکر	۴۴
۲۶	علمی علی کل الخلائق ینتشر	۴۴ - ۴۵
۲۷	ایا نفحۃ الالطاف من لطف ربنا	۴۶ - ۴۷
	ویا سرعۃ الیسر المشتق للعسر	
۲۸	انا ایۃ اللہ العظیم ونورہ	۴۷ تا ۴۹
	انا رحمۃ فی کل ارض تنتشر	
۲۹	لا تسقنی وحدی فما عودتنی	۵۰
	انی اشح بھا علی جلاسی	
	(ف)	
۳۰	الحب سکر خمارۃ التلف	۵۰
	(ق)	
۳۱	ھذا جمال اللہ فاین العاشق	۵۱
۳۲	ذاق خلقی مکارم الاخلاق	۵۲ تا ۵۵

(ل)

۳۳	إذا لم يكن في الخلق خمس فوائد	
	وإلا فدجال يقود إلى الجهل	۵۶
۳۴	قل لمن طاف بكاسات الهوى	۵۷-۵۸
	وسقى العشاق مما قد نهل	
۳۵	رفع الحجب عن بدور الكمال	۵۸تا۵۹

(ص)

۳۶	كشف لي في سنجا ولذيذ مامي	۵۹تا۶۲
۳۷	لي همة تبضها تعلوا على الهمم	۶۲تا۶۳
۳۸	روحي الفت بحبكم في القدم	۶۴
۳۹	وما ينفع الاعراب ان لم يكن تقي	۶۴

(ن)

۴۰	فتجلى لي غير محتجب	
	وانجلت بالنور اذهان	۶۴-۶۵

(ه)

۴۱	انا راغب فيمن تقرب وصفه	۶۵
۴۲	فناء الفقير فناءه في ذاته	۶۶
۴۳	إن ابطأت غارة الارحام وابتعدت	
	فاسرع الشيء منا غارة الله	۶۶تا۷۰

(ء)

	يا دار اسماء إنت عنك اسماء	۷۱
	يارب اظفر في بنيل مطالبي	۷۱-۷۲
	من فيض جودك ارحم الرحماء	

(ی)

۴۶	سقاني الحب كاسات الوصال	۷۳تا۷۸
۴۷	سقاني الحب لما ان سقاني	۷۸تا۷۹
۴۸	دعاني للمدام وما جفاني	۸۰ - ۸۱
۴۹	فقري اليكم عن الاكوان اغناني	۸۲
۵۰	ساشربها في كل دير وبيعة	۸۲
۵۱	نظرت الى العرش المجيد بحضرتي	۸۳تا
۵۲	انا القرآن والسبع المثاني	۸۷
۵۳	اصبحت الطف من سرا النسيم سرى	۸۸
۵۴	اليس للانسان ان لياليا	
	تمر بلا نفع فتحسب عن عمري	۸۹
۵۵	ساشربها في كل دير وبيعة	۸۹
	واظهر للعشاق ديني ومذهبي	۹۰
۵۶	ساداتي ساداتي بحقي عليكم	
	انني عندكم عزيز وغالي	۹۰-۹۱
۵۷	الناس راحي وذكرا الحق مطلوبي	۹۱-۹۲
۵۸	قلبي قطبي وقالبي لبناني	۹۲-۹۳
۵۹	نظرت بعين القلب في خان حضرتي	۹۳-۹۷
۶۰	ولما صفا قلبي وطابت سريرتي	۹۸تا۱۰۴

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

شاعری کیا ہے؟ وارداتِ قلبی کا اظہار یا دلی جذبات کی ترجمانی۔ لیکن جس طرح طبقاتِ انسانی کے مدارج ہیں اور سب انسان اپنی فطری صلاحیتوں اور کمالات میں یکساں نہیں بلکہ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ کے تحت اپنے ابنائے جنس پر فضیلت جزوی یا کلّی رکھتے ہیں اسی طرح تمام شعراء کو ایک ہی صف میں کھڑا نہیں کیا جا سکتا۔ ایک شاعر بنتا ہے دوسرا شاعر پیدا ہوتا ہے۔ دونوں شعر کہتے ہیں لیکن ایک فطری شاعر کا کلام خود بخود پکار اٹھتا ہے ؎ من چیزے دیگرم۔ اس کا کلام لوازمِ شاعری سے برتر و بالا ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ فاعلاتن فاعلاتن فاعلات سے بھی ناآشنا ہو لیکن اس کا کلام "بہ از آبِ حیات" ہوتا ہے جو دلوں کو نئی زندگی بخشتا اور مُردہ تنوں میں روح پھونکتا ہے کیونکہ ؎

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پَر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض شاعری "گل و بلبل" کے افسانے تک محدود ہوتی ہے اور بعض "شمع و پروانہ" کی حکایت پر ختم ہو جاتی ہے۔ بعض شاعر مناظرِ قدرت کی دل فریبیوں میں گم ہو جاتا ہے اور بعض "بادہ و پیمانہ" کی سرمستیوں سے بےخود ہو کر جھومنے لگتا ہے۔ بعض کی آواز "چنگ و رباب" کے نغموں میں گھل مل جاتی ہے اور بعض ؎ "شمشیر و سناں اوّل۔ طاؤس و رباب آخر" کا پیام دیتا ہے اور قوموں کے عروج و زوال کا نقشہ پیش کر کے اپنی قوم کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنا چاہتا ہے اور کبھی اس صف سے ایک ایسا شاعر بھی پیدا ہوتا ہے کہ جس کی زبان "زبانِ قدرت" اور جس کا کلام "کلامِ فطرت" ہوتا ہے۔ وہ مناظرِ قدرت کی عکاسی یا بہار و خزاں کے انقلابات یا تاریخ نویسی یا افسانہ نگاری کی بجائے خزانۂ غیب کے ان زر و جواہر کو سمیٹ سمیٹ کر لاتا ہے جو دوسروں کی دسترس سے باہر ہوتے ہیں وہ جب بولتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہیں بول رہا ہے بلکہ اس کی زبان سے کوئی اور بول رہا ہے "اسرارِ ازل" کے خزانے اس کے لئے کھول دیے جاتے ہیں۔ قدم قدم پر اس کو نیا انکشاف اور تازہ الہام ہوتا ہے اس قسم کی شاعری کو "جزویست از پیغمبری" کہا گیا ہے اور یہی وہ شعراء ہیں جنہیں "تلامیذ الرحمٰن" کا لقب دیا گیا ہے ایسا شاعر "اسرارِ ازل را نہ تو دانی و نہ من" کہنے کی بجائے ؎ وَ اطلعنی علٰی سرّ قدیم وَ قلّدنی وَ اعطانی سؤالی کا نعرہ لگاتا ہے اس کا کلام "پیامِ محبت" ہوتا ہے جو ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑتا اور دلوں کے ناسوروں کو مندمل کرتا ہے بادۂ محبت سے سرشار ہو کر وہ خود جھومنے نہیں لگتا بلکہ ؎

وَ هِیئُوا وَ اشربوا انتم جنودی   فَساقی القوم بالوافی ملالی

کی عام دعوت دے کر دوسروں کو بھی ساغرِ محبت پلانا اور اپنے ساقی کے قدموں پر ڈالنا چاہتا ہے۔ اس کے نغموں میں دل کی دھڑکنوں کی آواز صاف سُنائی دیتی ہے۔ جو کچھ وہ کہتا ہے دل سے کہتا ہے اس لئے دلوں پر چوٹ لگتی ہے اور آنکھوں سے بے اختیار آنسوؤں کا سیلاب بہنے لگتا ہے۔ سننے والا بعض اوقات یہ سمجھنے لگتا ہے کہ جو کہا جا رہا ہے وہ حدیثِ دیگراں نہیں بلکہ یہ اسی کے وارداتِ قلب ہیں بمصداق ؎

دیکھنا تقریر کی لذّت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ سمجھا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

اس کی شاعری فطرتِ انسانی کے ان سوالات کا حل پیش کرتی ہے جو ماورائے عالم سے متعلق ہیں اور جن کا تعلق مشاہدات سے نہیں بلکہ محسوسات سے ہوتا ہے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کا کلام عام فہم و ادراک سے بالاتر ہو جاتا ہے کیونکہ وہ جس مقام سے جو کہتا ہے وہاں تک عام فکرِ انسانی کی رسائی نہیں ہوتی اس لئے سُننے والا متحیّر اور سراسیمہ ہو جاتا ہے۔ اک عقل و دانش ان اصطلاحات سے نامانوس ہوتی ہے لیکن جن کا حاسّۂ قلبی لطیف، جن کی عقل رَسا اور جن کی نظر تیز ہوتی ہے وہ تا بحدّ اپنی استعداد کے بہرہ اندوز ہو جاتے ہیں۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ محسوساتِ باطنی کے اظہار کے لئے الفاظ اپنی بے بسی کا اظہار کر دیتے ہیں۔ اس وقت کہنے والے کو مجبوراً لفظی قیود اور تصنّعات سے بے پروا ہو کر اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ یہاں اس کا اصل منشا اپنے محسوسات اور واردات کی ترجمانی سے زائد نہیں ہوتا۔ شاعرانہ فن کاری کا اظہار اس کا مقصود نہیں ہوتا لیکن اس کے باوجود اس کے کلام میں زندگی ہوتی ہے۔

وہ کلام جو صرف فنّی ترکیبوں، مصنوعی بندشوں اور لفظی آرائشوں کا حامل ہوتا ہے، فنّی نقطۂ نظر سے وہ کتنا ہی بلند سمجھا جائے اس کی مثال اسی خوبصورت مجسّمہ کی ہوتی ہے جو آرٹ کا ایک انمول شاہکار سمجھا جا سکتا ہے لیکن جس میں رُوح نہیں ہوتی لفظی صنّاعی اور ظاہری محاسن کے ساتھ حُسنِ معنے بھی موجود ہو، خوب صورت شکل و صورت اور متناسب اعضائ کے ساتھ ہر رگ و پے میں آثارِ حیات بھی پائے جائیں تو پھر ؎

کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجا ست

کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

جہاں فصاحت و بلاغت کا گلشن لہلہا رہا ہو اور روِش روِش پر عروسِ معنے بھی مصروفِ خرام ہو۔ جہاں کی فضا طائرِ سدرہ کے مسحورکن اور دل آویز نغموں سے گونج رہی ہو اور قدم قدم پر زندگی کے چشمے بھی اُبل رہے ہوں جہاں رِندانِ سبوکش بھی جمع ہوں، بادۂ گلفام بھی، ساقیِ سروشی بھی ہو، گردشِ جام بھی، جہاں خزاں کا نام و نشان نہ ہو اور ہمیشہ بہار کا دور دورہ ہو تو اس چمن کی لطافت اور دلفریبی کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ اسے دیکھ کر زبان سے بے ساختہ نکل جاتا ہے ؎

اگر فردوس بر روئے زمین است
ہمین است و ہمین است و ہمین است

عرصۂ دراز قبل مجھے ایسے ہی "فردوسِ بریں" کا پتہ چلا جسکے پھولوں میں گلہائے جنّت کی خوشبو اور جس کی فضا مشک و عنبر سے زیادہ معطّر ہو۔ جہاں محبّت کے نغمے گونج رہے تھے اور زندگی اپنی بہار بتا رہی تھی۔ جہاں شرابِ طہور کی

نہریں بہہ رہی تھیں اور معرفت کے چشمے اُبل رہے تھے۔ دل و دماغ اسی "جنتِ نگاہ و فردوسِ گوش" کو دیکھ کر مسحور ہوگئے۔

جس نے دین کے قالبِ مُردہ میں نئی رُوح پھونکی ہو اور "محی الدین" کے لقب سے پُکارا گیا ہو اگر اس کے گلستانِ سخن میں یہ کیفیت نہ پائی جائے تو اور کہاں پائی جائے۔

خیال ہوا کہ اپنے دامن میں ان پھولوں کو جو مختلف کیاریوں میں پھیلے ہوئے بہار دکھا رہے تھے سمیٹوں اور ان کا گلدستہ تیار کر کے بزم کی رونق بڑھاؤں۔

اس عزم سے جب آگے بڑھا تو دیکھا کہ چنبیلی اور گلاب کے پھولوں میں بعض اور پھول بھی شامل ہوگئے ہیں یعنی دوسرے شعراء کا کلام بھی شریک ہوگیا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ اس قسم کی آمیزش بیشتر شعراء کے کلام میں ہوئی ہے اس کے مختلف اسباب ہیں مثلاً۔

(۱) متقدمین نے اپنی بیاضوں میں اپنے حسبِ مذاق اشعار جمع کیے لیکن شاعر کا نام تحریر نہیں کیا۔ بعد آنے والوں نے ان سب اشعار کو کسی خاص شاعر کا کلام سمجھ لیا۔ یا یہ ہوا کہ

(۲) قلمی بیاضوں میں بعض شاعر کا نام بھی لکھا گیا لیکن کرم خوردگی کے باعث بعض کلام کے ساتھ شاعر کا نام باقی نہ رہ سکا۔ نتیجتاً وہ کلام بھی اس شاعر کا سمجھ لیا گیا جس کا نام دوسرے اشعار کے تحت تحریر کیا گیا تھا۔ یا یہ ہوا کہ

(۳) اشعار کا رنگ یکساں نظر آیا اور ان کو اسی رنگ اور اسلوبِ بیان کے کسی اور شاعر سے منسوب کر دیا گیا

(۴) بعض دفعہ الحاق بھی ہوگیا۔

جہاں تک میری ناقص رائے ہے حضور غوثیہ کے کلام میں الحاق بہت کم ہوا ہے بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ نہیں ہوا۔ البتہ یہ ضرور ہوا ہے کہ بعض دوسرے شعراء کے کلام کو آپ کی ذاتِ گرامی سے منسوب کر دیا گیا ہے یا نقل در نقل کی وجہ سے کلام میں لفظی ردّ و بدل ہوگیا جس سے صرفی و نحوی غلطیاں رُونما ہوگئیں۔ ان کی اصلاح اور اصل کلام کی تلخیص آسان نہ تھی۔

ابتداً متعدد مطبوعہ اور قلمی نسخے جمع کیے گئے اور پھر ان میں تطبیق کی سعی کی گئی۔ باہمی تطبیق سے اکثر لفظی تبدیلیاں خود بخود رفع ہوگئیں۔ کتب و سیر مناقب اور دواوین کے سیر حاصل مطالعہ سے دوسرے شعراء کا کلام بھی علیحدہ ہوگیا۔ مثلاً بہجۃ الاسرار کے حاشیہ پر عینیہ قصیدہ طبع ہوا ہے جو (۳۹۱) اشعار پر مشتمل ہے اسکو حضرت غوث جیلانیؒ کے اسمِ گرامی سے منسوب کیا گیا ہے۔ یہ قصیدہ مطلعِ ذیل سے شروع ہوتا ہے۔

فؤادٌ بهٖ شمسُ المحبّةِ طالعٌ
ولیس لنجمِ العذلِ فیه مواقعُ

جب یہ قصیدہ میری نظر سے گزرا تو اس کا اسلوبِ بیان مختلف معلوم ہوا اور شبہ ہوا کہ یہ قصیدہ حضور کا نہیں ہے۔ یہ شبہ یقین کی صورت میں بدل گیا جب حضرت عبدالکریم جیلی[۲] کی تصنیف "انسانِ کامل" مطالعہ میں آئی اس میں آپ نے جا بجا اس عقیدے کے اشعار نقل کئے ہیں اور اس کے ساتھ یہ تحریر فرمایا ہے کہ "ولقد قلتُ فی قصیدۃٍ لی" یعنی میں نے اپنے قصیدے میں یہ شعر بنایا ہے فوراً نتیجہ نکل آیا کہ دراصل پورا قصیدہ حضرت عبدالکریم جیلیؒ کا طبع زاد ہے قیاس نے یہ رائے قائم کرنے پر مائل کیا کہ قلمی نسخے میں "عبد ال   الجیلی" کے الفاظ تو موجود تھے لیکن درمیانی لفظ "کریم" کرم خوردگی کے باعث غائب تھا پڑھنے والوں نے لفظ "عبد" اور پھر "جیلی" سے یہ رائے قائم کی

کہ درمیانی لفظ "قادماً" تھا اب جو طباعت کا موقع آیا تو یہ قصیدہ بجائے "عبدالکریم الجیلی" کے آپ کے اسم گرامی سے منسوب کر کے شائع کر دیا گیا۔ چنانچہ دُرّ الدارین میں بھی حضرت سید شاہ غلام علی قادری الموسوی نے اسکو حضرت غوثیت مآب رضؓ سے منسوب کیا ہے۔

اسی طرح وہ قصیدہ جو أتطلب ان تكون كثير مال

ويُسمع منك د . وما كل حال

کے مطلع سے شروع ہوتا ہے بہجۃ الاسرار میں آپ کے نام سے شائع ہوا ہے لیکن مرقع کلیمی مولفہ حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی کے صفحہ (۳۷) پر حضرت امام غزالی کے نام سے طبع ہوا ہے اسلوب بیان میں حضور کا کلام تسلیم کرنے میں مانع ہے اسی طرح سلطان العاشقین ابی الفارض الکبری کا مشہور قصیدہ

اِکشف حجابُ التجلّی وَ اَحیینی بالتملّی
وَ انِ بدالك قتلیٌ فانتَ فی الفِ حلی
مالی سِوی الروح خذها وَالرّوح جهد المقلّ
اَخذتُ منی بعضی فلیهُ کان کُلّی
وَ قفتُ بالباب دهرًا عسیٰ افوز فلیتهٗ
مالیِ بغیرِكَ شغلٌ وَ انتَ غایة شغلی

آپ سے منسوب کیا گیا ہے لیکن دیوان ابی الفارض میں یہ موجود ہے اور اُستاذی بحر العلوم مولانا عبدالقدیر صدیقی نے بھی روح الادب فی کلام العرب میں حضرت ابی الفارض کے نام سے شائع فرمایا ہے۔

الغرض مطبع کی ایجاد سے قبل اسی قسم کی صورتیں اکثر پیش آئی ہیں۔

"فیوضات ربانیہ" میں

خُذ بلطفكَ یا الٰهی من لهٗ زادٌ قلیلٌ
مُفلسٌ بالصدق یاتی عند بابكَ یا جلیل

کے مطلع سے جو قصیدہ شروع ہوتا ہے وہ بھی حضرت غوث پاکؓ سے منسوب کیا گیا ہے لیکن عام طور پر یہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے منسوب و مشہور ہے۔ آخری شعر کی آخری بیت

انتَ یا صدیق عاصٍ تُب الیٰ مولی الجلیل

سے اس کی مزید وضاحت ہو جاتی ہے

اب فارسی زبان کی بعض رباعیات ملاحظہ فرمائیں جس سے معلوم ہو گا کہ کس طرح ایک ہی رباعی مختلف شعراء کے نام سے منسوب کی گئی ہے۔

اس خصوص میں پہلے مشہور رباعی گو شاعر عمر خیام کا کلام ملاحظہ فرمائیے کہ کس طرح دوسرے شعراء کے کلام کو جن کا اسلوب بیان عمر خیام سے ملتا تھا یہ سمجھ کر کہ یہ بھی "عمر خیام" کا ہو گا اس کے مجموعہ کلام میں شامل کر دیا گیا اور بعض دفعہ خود عمر خیام کی رباعیوں کو دوسرے شعراء کی رباعیوں میں شریک کر دیا گیا۔

عمر خیام کی حسب ذیل رباعی زبان زد خاص و عام ہے

گر مے نخوری طعنہ مزن مستاں را گر دست دہد توبہ کنم یزداں را
تو فخر بدیں کنی کہ من مے نخورم صد کار کنی کہ مے غلام ست آں را

یہ رباعی مجموعہ رباعیات آتشکدۂ ایران میں افضل کاشانی متوفی ۷۰۷ھ کے نام سے طبع ہوئی ہے اسی طرح حسب ذیل رباعی بھی افضل کاشانی کے نام سے طبع ہوئی ہے حالانکہ عمر خیام کی ہے

بت گفت بہ بت پرست کاے عابد ما ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ دانی زچہ روی گشتۂ ساجد ما
بر ما بہ جمال خود تجلی کردست ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ آں کس کہ زتست ناظر و شاہد ما

رباعی ذیل کو "مجموعہ اسلامبول" اور "المعجم البارد" میں مولانا روم سے منسوب کیا گیا ہے۔

عاشق ہمہ روز مست و شیدا بادا ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ دیوانہ و شوریدہ و رسوا بادا
در ہشیاری غصۂ ہر چیز خوریم ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ چوں مست شدیم ہر چہ بادا بادا

رباعی ذیل مجموعہ رباعیات آتشکدۂ ایران میں افضل کاشانی سے اور المعجم البارد میں امیر خسرو سے منسوب کی گئی ہے۔

خواہی ز فراق در فغاں دار مرا ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ خواہی ز وصال شادماں دار مرا
من با تو نگویم کہ چناں دار مرا ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ زاں ساں کہ دلت خواست چناں دار مرا

اسی طرح عمر خیام کی اس رباعی کو افضل کاشانی سے منسوب کیا گیا ہے اور بعض نے ہمتی کو گنجوی شاعر دور سنجر سے منسوب کیا ہے

اے چرخ فلک خرابی از کینۂ تست ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ بیدادگری عادت دیرینۂ تست
اے خاک اگر سینۂ تو بشگافند ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ بس گوہر قیمتی کہ در سینۂ تست

تذکرۂ حسینی مطبوعہ نول کشور ۱۲۵۲ھ میں صفحہ (۳۴۷) پر رباعی ذیل شیخ نجم الدین رازی متوفی ۹۵۴ھ سے منسوب کی گئی ہے "خیابان عرفان" میں بھی رازی کے نام سے طبع ہوئی ہے لیکن "آتشکدۂ آذر" میں شیخ محی الدین متوفی ۶۱۶ھ سے منسوب کی گئی ہے۔

ہر سبزہ کہ بر کنار جوئے رستست ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ گویا ز لب فرشتہ خوئے رستست
پا بر سر سبزہ تا بخواری ننہی ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ کاں سبزہ ز خاک لالہ روئے رستست

رباعی ذیل شیخ الاسلام حضرت عبد اللہ انصاری متوفی ۴۸۱ھ سے منسوب کی گئی ہے حالانکہ عمر خیام کی ہے۔

گر از پیٔ شہوت و ہوا خواہی رفت ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ از من خبرے کہ بے نوا خواہی رفت
بنگر چہ کسے و از کجا آمدہ‌ای ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ می داں کہ چہ می کنی کجا خواہی رفت

رباعیات مولانا روم میں دوسرا شعر اسی طرح ہے

در در گذری از یں بہ بینی بہ عیاں ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ کز بہر چہ آمدی کجا خواہی رفت

اور "المعجم البارد" میں نجیب الدین جرباذقانی سے اسکو منسوب کیا گیا ہے

خیام کی مشہور رباعی ہے۔

مے نوش کہ عمر جاودانی این ست ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ خود حاصلت از دور جوانی این ست
ہنگام گل و مل است و یاراں سرمست ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ خوش باش دمے کہ زندگانی این ست

لیکن دیوان حافظ مطبوعہ نول کشور ۱۲۸۹ھ میں اسی کو حافظ شیرازی کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔

اسی طرح یہ رباعی ابو سعید ابو الخیر کے نام سے شائع ہوئی ہے۔

ترکیب طبائع چو بکام تو دمے ست ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ تو داد کن از ہر چہ کہ بزم سخنے ست

با اہلِ خرد نشیں کہ اصلِ من و تو   گردے و شرارے و نسیمے و نمے ست

"المغنم البارد" میں صفحہ (٦٩) پر اس کو بطریقِ ذیل مہدی کوکب سے منسوب کیا گیا ہے

چوں حاصلِ عمر تو فریبے و دمے ست   بیدار ممکن گر ترا ہر دم ستمے ست

مغرور مشو بخود کہ اصلِ من و تو   گردے و شرارے و نسیمے و نمے ست

رباعی ذیل حضرت ابو سعید ابو الخیر، حافظ شیرازی، افضل کاشانی تینوں سے منسوب ہے

گردوں کمرے ز عمر فرسودۂ ماست   جیحوں اثرے ز چشم پالودۂ ماست

دوزخ شررے ز رنجِ بیہودۂ ماست   فردوس دمے ز وقتِ آسودۂ ماست

رباعی ذیل حضرت ابو سعید ابو الخیر سے منسوب ہے لیکن "آتشکدۂ آذر" میں مقصود بترگر کے نام سے اور "المغنم البارد" میں قلندر کے نام سے طبع ہوئی ہے۔

از باد صبا دلم چو بوئے تو گرفت   ما را بگذاشت جستجوئے تو گرفت

اکنوں ز منش ہیچ نمی آید یاد   بوئے تو گرفتہ بود خوئے تو گرفت

"ہفت اقلیم" میں رباعی ذیل فخر الدین رازی کے نام سے تحریر ہے اور اسی کو رباعیات افضل کاشانی کے نام سے شائع کیا گیا ہے فرق صرف اس قدر ہے کہ ردیف بجائے "آید" کے "بود" تحریر کی گئی ہے۔

آں مرد نیم کز عدمم بیم آید   آں نیم مرا خوشتر ازیں نیم آید

جانے ست مرا بعاریت داده خدا   تسلیم کنم چو وقتِ تسلیم آید

چند اور مثالیں ملاحظہ ہوں۔

از واقعۂ ترا خبر خواہم کرد   واں را بدو حرف مختصر خواہم کرد

با عشقِ تو در خاک فرو خواہم رفت   با مہر تو سر ز خاک بر خواہم کرد

یہ رباعی "آتشکدۂ آذر" اور "شمع انجمن" میں سلطان ابو یزید آلِ مظفر برادر شاہ شجاع سے منسوب کی گئی ہے لیکن "کالس الکرام" شرح رباعیات خیام میں اس کو قطران بن منصور ترمذی سے منسوب کیا گیا ہے جو انوری کا استاد تھا تذکرۂ حسینی میں رباعی ذیل غیاث الدین بلخی تخلص بہ ہمتی کے نام سے شائع ہوئی ہے۔

در دہر ہر آنکہ نیم نانے دارد   وز بہر نشست آستانے دارد

نے خادمِ کس بود نہ مخدوم کسے   گو شاد بزی کہ خوش جہانے دارد

لیکن کلیات خاقانی میں خاقانی کے نام سے اور رباعیات افضل میں افضل کے نام سے طبع ہوئی ہے

رباعی ذیل بھی عمر خیام کی ہے لیکن اسے شاہ قاسم بن شاہ قوام سے اور "تذکرہ ہفت اقلیم" و "کشکول بہائی" میں سیمابی کے نام سے منسوب ہے۔

گویند بحشر گفتگو خواہد بود   واں یارِ عزیز تند خو خواہد بود

از خیر محض بجز نکوئی ناید   خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بود

رباعی ذیل کو امام غزالی سے منسوب کیا گیا ہے اور "المغنم البارد" میں افضل کاشانی کے نام سے طبع ہوئی ہے

کس را پسِ پردۂ قضا راہ نشد   وز سرِ خدا ہیچ کس آگاہ نشد

ہر کس ز سرِ قیاس چیزے گفتند   معلوم نگشت و قصہ کوتاہ نشد

عمر خیام کی مشہور رباعی ہے۔

من مے خورم و ہر کہ چو من اہل بود — مے خوردنِ من بہ نزد او سہل بود
مے خوردنِ من حق زازل می دانست — گر مے نخورم علمِ خدا جہل بود

لیکن تاریخ گزیدہ میں سراج الدین قمری کے نام سے شائع ہوئی ہے۔
اسی طرح یہ رباعی بھی عمر خیام کی ہے مگر اس کو ابو نصر فارابی کے نام سے بادنی تغیر منسوب کر دیا گیا ہے
ملاحظہ ہو نگار نامہ عطائی اور المعجم البارد

اسرارِ ازل وجود خام و ناپختہ بماند — واں گوہرِ بس شریف ناسفتہ بماند
ہر کس ز قیاس چیزے گفتند — واں نکتہ کہ اصل بود ناگفتہ بماند

رباعی ذیل عمر خیام کی ہے لیکن "مجمع الفصحا" میں حکیم سنائی سے اور رباعیات کاشانی میں افضل سے منسوب ہے

گر آمدنم بمن بُدے نامدمے — ور نیز شدن بمن بُدے کے شُدمے
بہ زاں نہ بُدے کہ اندریں دیر خراب — نے آمدمے نے شُدمے نے بُدمے

تذکرہ صدر مثالیں یہ بتانے کے لئے کافی ہیں کہ مطبع کی ایجاد سے قبل اسی طرح مختلف شعراء کے کلام میں خلط ملط ہو گیا ہے۔ رفتہ رفتہ جب مختلف قلمی نسخے اور دواوین کی باہمی تطبیق ہوتی گئی تو اس شاعر کا خود بخود پتہ چل گیا جس کا یہ کلام تھا اور اسی باہمی تطبیق سے کلام کے اغلاط بھی رفع ہو گئے جو نقل در نقل سے پیدا ہو گئے تھے

بعض اوقات مخصوص اسلوب بیان سے بھی کسی شاعر کا پتہ چلانے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ ہر شاعر کا اسلوب بیان یکساں نہیں ہوتا۔ جن کا مطالعہ وسیع ہوتا ہے وہ مختلف شعراء کے طرز کلام سے پتہ چلا لیتے ہیں کہ یہ کلام فلاں شاعر کا ہے گو ان کے سامنے اس شاعر کا نام نہ لیا جائے۔ داغ کے کلام کی سادگی اور روزمرہ بول چال اور صاف و سلیس زبان کو غالب کی دقت پسندی میں تلاش کرنا بے سود ہوگا۔ ناسخ و آتش کی لفظی آرائش تشبیہات اور استعارے میر اور مومن کے کلام میں کہاں ملینگے۔

ایک عرصہ ہوا ڈاکٹر طٰہٰ حسین کا ایک مضمون الہلال مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۲۰ء میں شائع ہوا تھا ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس خصوص میں اپنی جس رائے کا اظہار کیا ہے اس سے اختلاف نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے لکھا تھا کہ

"شاعر کی تحقیق کس طرح پر کی جانی چاہیے اس کے لئے خود شاعر کی شخصیت سب سے پہلی چیز ہے۔ یہ اس لئے کہ شاعر اپنے شعر میں اپنی شخصیت ضرور رکھتا ہے۔ اگر شاعر کامل ہے تو اس کا دیوان اسکی نفسیت اور تجربات کا آئینہ اور اس کی پوری شخصیت کا مظہر ہوتا ہے۔ اس کی مختلف نظموں میں ایک ہی روح، ایک ہی نفسیت، ایک ہی قوت کارفرما ہوگی۔ بلاشبہ تمام اشعار یکساں نہ ہوں گے۔ لطافت و رونق اور قوت و جودت میں کمی بیشی ہوگی لیکن شاعر کی شخصیت تب ہی نمایاں ہوگی اور وحدتِ شعری اس درجہ واضح ہوگی کہ ذوقِ سلیم فوراً فیصلہ کر دے گا کہ یہ شعر فلاں کا ہے یا یہ شعر فلاں شاعر کے اسلوب پر ہے۔ ہمارے خیال میں یہ طریقِ تحقیق ناقابلِ شک اور فنون ادب میں یکساں طور پر قابلِ عمل ہے خصوصاً شعر غنائی میں اسکی اہمیت غیر معمولی ہے کیونکہ شعر کی یہ صنف نفس کا شفاف آئینہ اور جذبات کا ہی مظہر ہوتا ہے"۔

اس نقطۂ نظر سے حضور غوثیت مآب کے کلام پر غور کیا جائے تو اس میں آپ کی شخصیت نمایاں طور پر دکھائی دے گی۔ کہیں اپنے مقام فنا فی الرسول اور مرتبہ محبوبیت کا اعلان کہیں عبدیت کاملہ کا اظہار اور اسی مناسبت سے اپنے معبود کی حمد و ثنا میں رطب اللسان کہیں ناز، کہیں نیاز، کہیں حقیقت، کہیں مجاز، کہیں محو، کہیں غلبۂ حال الغرض کلام پڑھتے جاؤ آپ کی

حیاتِ طیبہ کا ایک ایک گوشہ نظر کے سامنے آ جائے گا۔

ظاہری نظریں بعض اوقات کلام کی تابناکی سے خیرگی محسوس کرتی ہیں اسلئے کہ جس مقام سے یہ کہا گیا ہے وہاں تک ان کی رسائی نہیں لیکن نظروں کی بے مائگی سے اصل مقام کا تو انکار نہیں کیا جا سکتا۔ بمصداق ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ۔ یا بقول حافظ ؎

سخن چہ محاذنی اے سست نظم بر حافظ ۔ قبولِ خاطر و لطفِ سخن خداداد است

درحقیقت عالمِ حال میں بعض مقامات پر اپنے مرتبۂ خاتمیت ولایت محمدیہ کا اعلان فرمایا ہے۔ یہ وہ مقام ہے کہ جو عام اذہان اور عقلِ انسانی سے ماوراء ہے۔ اس مقام کے عرفان کے لئے پہلے حقیقت محمدیہ کا عرفان ضروری ہے۔ بقول مولانا ابوالکلام آزاد۔

"یہ وہ مقام ہے کہ جب اُن پر کشف و من ہدایات کے سامنے کُھلا تو انہوں نے حقیقت محمدیہ کے احاطہ حیات اور عدم تنزل و بقار بوجہ دائرۃ الادوار اور مرکز ادوار تعینات مابعد اور نقطۂ المحبات فی الاصل والحقیقہ ہونے کے تمام انوار تعینات وجود کو اسکی نورانیت کے سامنے بے فروغ اور ماند پایا اور اسی لئے شیخ اکبرؒ نے اس کو تعینِ اول اور مجدد صحیح اصلاح "عقل اول" کا قرار دیا اور پھر انسان کامل اور "روح الاعظم اور نفس واحدہ اور قلم الاعلےٰ" اور "نور الانوار" اور نفس الکائنہ سے بھی اسکو تعبیر کیا کہ بلحاظ بقار ذکر و دوام فیضان و احسان وہی ایک "انسان" اسد کامل "روح الاعظم اور نفس الواحدۃ الکائنہ" ہے اور حیات محنویہ مستمرہ نو کے وارض کی مرکزیت صرف اسی کو پہنچتی ہے اور اسی لئے قرآن کریم نے صرف اسی وجود کو "العبد" سے تعبیر کیا کہ ساری عزیمتیں آتی رہتی ہیں مگر صرف یہی وہ عبودیت کاملہ و واحدہ ہے جو ہمیشہ عباد و معبود میں واسطہ ہدایت اور ہمیشہ عبد کو معبود سے داخل کر دینے کے لئے دوام قائم ہے۔ وقال الحافظ البوصیریؒ۔

مُنَزَّہٌ عن شریكٍ فی محاسنہٖ ۔ فجوھر الحسن فیہ غیر مُنقسِم

اور چونکہ نوع انسانی کی سعادت و تنویر کا مرکز بس وہ وجود انبیاء کرام ہے اور حقیقت محمدیہ بحکم "وجئنا بك على هؤلاء شهيدا" ان سب سے مافوق اور شمس و کواکب اور صباح و مصباح کے معاملہ کا حکم رکھتی ہے اس لیے حیات قائمہ و دائمہ کا "نور الانوار اور مصباح المصابیح" صرف وہی دائرہ ٹھیرا اور اسی لئے شیخ اکبرؒ نے اسمار کو "حقیقۃ الاسماء" اور "لوحِ محفوظ" سے بھی تعبیر کیا سبحان اللہ آخری سمیۃ و تعبیر کس درجہ ترجمانِ حقیقت و موافی بالشرع والعقل ہے۔ دُنیا میں جس قدر بھی ہدایت و تعلیم کی لوحیں ہیں سب کے لئے تغیر و تبدل ہوا حتیٰ کہ آج کوئی محفوظ نہیں لیکن اللہ اکبر! مقام محمدی کی معنویت و معنوئیت کہ اسکی سیرتِ طیبہ و حیات حمید قائمہ کی لوح محفوظ کا ایک لفظ بھی محو نہ ہو سکا اور قرآن محفوظ و کتاب مسطور فی رقٍّ منشور اور فی صدور الذین اُوتوا العلم میں اس کا ایک ایک حرف ایک ایک لفظ اسی طرح نقش و ثبت ہے اور ہمیشہ رہے گا جس طرح قلم ازل نے صبح تعین کی کرنوں سے لکھ دیا تھا پس قرآن کے لئے اگر کوئی ہستی لوح محفوظ ہو سکتی ہے تو وہ صرف وہی روح اعظم اور خالد ہے جسکے ذکر کو خود قرآن نے اپنے آغوشِ حفظ و صیانت میں ہمیشہ کے لئے لیا ہے۔ حضرت سید العارفین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی نام کی طرف یہ فرما کر اشارہ کیا ہے

اَفَلَتْ شُمُوسُ الاَوَّلِینَ وَشَمْسُنَا

ابداً علی اُفُقِ العُلے لا تَغْرُبُ"

اب جو ولایت مطلقہ محمدیہ کا خاتم ہوگا وہ بھی اپنے عین کا مارا پورا مظہر ہوگا۔ دیکھو آئینہ میں جب آفتاب کا عکس پڑتا ہے تو وہ بھی آفتاب کی مانند چمک اٹھتا ہے اور جس طرح نظر آفتاب کو نہیں دیکھ سکتی اسی طرح وہ اس آئینہ پر نہیں جم سکتی جس میں جمال آفتاب منعکس ہو۔

یہی وہ مقام ہے جسکو صاحب فتوحات مکیہ نے نسبت محمدی سے تعبیر کیا ہے اور انہی کے الفاظ میں

"امت مرحومہ کے قطبیت وفاتحیت اور ولایت کبریٰ کا منتہا مرتبہ یہی ہے۔ بعض صوفیا نے اسکو "مقام اتحاد" سے تعبیر کیا ہے یعنی" اتباع اور تعشق وتشبہ بالا تباع کے کمال تفانی واستہلاک سے بحکم المرء مع من احبہ عن المرء لا تسئل وسل عن قرینہ سطیع وسطارع محبوب کے تمام صفات اور خصائص سے تمثل وتخلق اور عینیت ویگانگت سے بہرہ اندوز وفائز المرام ہوکر فاذا ابصرتہ ابصرتنی کا معاملہ پیش آجاتا ہے بمصداق ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری۔

مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے حضور غوثیت مآب سے مخاطب ہوکر کیا خوب کہا ؎

مصطفیٰ کے تن بے سایہ کا سایہ دیکھا جس نے دیکھا میری جاں جلوۂ زیبا تیرا

کہا جاتا ہے کہ "معرفت نفس" کے بعد زبان بند ہو جاتی ہے بحکم من عرف نفسہ فقد کلّ لسانہ لیکن اسکے آگے ایک ایسا مقام بھی آتا ہے جہاں "دستور زباں بندی" کی بجائے "تحدیث نعمت" اور "اعلان مقام" کا حکم ہوتا ہے اب کہنے والا جو کچھ کہتا ہے اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ وہ اس طرح کہنے پر ماذون ہوتی ہے اسکو حکم ہوتا ہے واما بنعمۃ ربک فحدث۔ اسکو اظہار فخر نہیں بلکہ اطاعت امر اور اظہار حقیقت کہا جائے گا۔ کما قال سید نا الجیلی رضی اللہ

وما قلت هذا القول فخرا وانما
أتى لي الاذن حتى تعلموا حقيقتي

بہرحال خوب سمجھ لو ؎ آئینہ مغرور حسن خویشتن ہرگز نہ شد
بلکہ می بیند جمالے در جمال خویشتن

عندلیب شیراز اس بارے میں یوں نغمہ سرا ہیں۔

در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
آنچہ استاد ازل گفت ہماں می گویم

فاتح باب ولایت سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے بھی اپنا تعارف اس طرح فرمایا تھا۔

"میں بائے بسم اللہ کا نقطہ ہوں، میں جنب اللہ ہوں جس کے حق میں تم سے تقصیر واقع ہوئی ہے۔ میں قلم ہوں، لوح محفوظ ہوں، میں عرش ہوں، میں کرسی ہوں میں سات آسمان اور زمین ہوں۔

(مذہب منصور حصہ دوم ص۵)

اور اپنے فرزند ارجمند امام حسن رضی سے مخاطب ہوکر "عرفان نفس" کا یوں درس دیا تھا۔

دواءک فیک وما تشعر وداءک منک وما تبصر
وتزعم انک جرم صغیر وفیک انطوى العالم الاکبر

اللہ اکبر! اس عالم اکبر کا کون احاطہ کر سکتا ہے جسکی وسعت کے سامنے ساری کائنات کوتاہئ دامن کا اقرار

کرنے پر مجبور ہو جس آئینہ میں آفتاب کا پورا پورا عکس جلوہ فگن ہو اس کی تابناکی اور جلوہ ریزی کا کہنا ہی کیا ہے جہاں اس کا کوئی گوشہ بھی ضیائے آفتاب سے منور ہو گیا تو سارے کواکب کی روشنی اسکے سامنے مدھم پڑ گئی۔ آؤ اس بزم نور کی ایک جھلک دیکھو۔

حضرت شاہ ولی اللہ کا اسم گرامی سننے میں آیا ہوگا۔ انہی کی زبان سے ان کا تعارف سنو۔

"ترجمہ میں وہ یوں رقم طراز ہیں: - "نعمتِ عظمیٰ بریں ضعیف آنست کہ او را خلعتِ فاتحیہ ولادند و فتح دورِ باز پسیں بر دستِ دے کردند اور "تفہیمات" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"بسرم دادہ اند کہ ایں حقیقت ہر دم برساں امروز وقت - وقتِ لست و دماں زمانِ تو - ولئے برکہ کہ زیر لوائے تو بنا شد"

ایک اور جگہ اس کیفیت کو زیادہ سرمستی کے ساتھ یوں کھولتے ہیں۔

" فَفَهَّمَنِي رَبِّي انا جَعلناكَ امامَ هذه الطريقة وسَدَدْنا طُرقَ الوصول الى حقيقة القُرب كُلَّها اليوم غير طريقة واحدة وهُو مُحبتُكَ و الانقيادُ لك والسماء ليس على من عاداك سَماءً و ليستِ الارضُ عليه بارضٍ. فاهلُ المشرق والمغرب كُلُّهُم رعيتُكَ و انتَ سلطانُهُم - عَلِموا اوَلَمْ يعلموا - فانْ عَلِموا فازُوا وَاِنْ جَهِلُوا خابوا"

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔

" و مِن نعمِ الله عليَّ ولا فخرَ اَن جَعَلني ناطِقَ هذه الدَّورة و حَكيمها و قائدَ هذهِ الدَّورة وحكيمها و قائدَ هذه الطبقة و زعيمها. فنطقَ على لساني ونفثَ في نفسي - فانْ نَطَقتُ باذكارِ القوم و اشغالِهم نَطقتُ بجوامِعها وَاِن تكلّمتُ على نسب القوم فيما بينهم وبين ربِّهم رُوِيتْ لي مناكبها و قبضتُ على جوامع خطابِها وَ انِ خطبتُ بامرِ اللطايف و غوامِض الحقايق تعرّفتُ قاموسَها و لبستُ ناموسَها و قعدتُ على جلابيبها و اخذتُ تلابيبَها وَان بحثتُ مِنْ عِلم الشرايع و النبوّاتِ فانا ليثُ عرينها و حافظ جريها و وارثُ خزائنها وَ باحثُ مغايبها اقليتهم بعجائبِ لا تحصىٰ وغرائبَ لا اكنا مسائرَ جلي مشعري كم الله من لطيف خفيَّ يَدِقُّ خطاه عن فهمِ الزكيِّ"

ایک اور مقام پر اس طرح اعلان کرتے ہیں:

"بسرم در دادند کہ ایں تقریرِ ایں مردم برساں کہ ایں فقیر اشتے دارد۔ بیک لسان ولی اللہ ابن عبدالرحیم است و بدیگرے انسان است و بدیگرے تامے بدیگرے جسم و بدیگرے جوہر و بلسان آخر باعتبار آں لسان اہم حجرم و ہم شجرم و ہم فرس و ہم جبل و ہم غنم۔ تعلیم اسماء آدم دامن بودم و رنج بر نوح طوفان شد و سبب نصرت او من بودم و رنج بر ابراہیم آتش گلزار گشت من بودم۔ توریتِ موسیٰ من بودم۔ احیا عیسیٰ را من بودم۔ قرآنِ مصطفیٰ من بودم والحمد للہ رب العالمین

(مقدمہ تفسیر القرآن از ابوالکلام آزاد ص ۳۳)

یہ مدارج و مراتب اس ہستی کے ہیں جس نے صرف "ناطِق هذهِ الدورة وحكيمها" کا دعوے کیا تھا۔ اب جس کا دور ازل سے ابد تک ہو ..... اور جس کا آفتاب جاہ و جلال فلکِ اعلیٰ پر دوامًا تاباں و درخشاں ہو جو خاتم ولایت محمدیہ" اور مظہر کاملِ کمالاتِ احمدیہ ہو اس کی منزلت و مرتبت کا کون اندازہ لگا سکتا ہے کہ مجددینِ وقت

اور اولیائے عصر کی بھی صرف اس کے قدموں تک رسائی ہے جن کو وہ "بل علٰی عینی و راسی" کہتے ہوئے اپنے سر اور آنکھوں پر لیا ، اپنے مدارج میں ترقی کا باعث سمجھتے ہیں اس کے آگے کی انہیں بھی خبر نہیں ؎

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا + اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

بعض کم فہموں نے اس کو ان ذواتِ قدسیہ کی توہین خیال کی اور یکسر "قدمی ھذہٖ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ" کا انکار کر دیا یا اس کی اس طرح تاویل کرنے کی کوشش کی کہ قدم سے مراد حضور کا مسلک اور طریقہ ہے ۔ انہیں کیا معلوم کہ ان ذواتِ قدسیہ کی اسمیں توصیف بے پایاں ہے یا ان کے لئے موجب فخر و مباہات و باعث ازدیاد مراتب د وجاہت ہے اس بارے میں حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی کی شہادت سنو ۔ وہ اخبار الاخیار میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"ہر روے نہ تواں یافت کہ در خدمتِ او قدم از سر نساز دو زیر پائے او سر نہد از دو ایں خود سبب سرفرازی ایشان ست ۔ کسے کہ قدم بہ قدم مصطفٰے بود بلکہ دیدم بقدم او زونہ سعادت آں سراست کہ پائمال او گردد" ۔

زبدۃ الآثار میں شیخ حیات ابن القیس الحرانی کی ایک اور شہادت ملتی ہے جو حسب ذیل ہے :۔

"لما اتاہ الامر بقولہٖ قدمی ھذہٖ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ ارادَ اللہ تعالٰی للاولیاء نوراً فی قلوبھم و برکۃ فی علومھم و علواً فی احوالھم ببرکۃ وضعھم رقابھم و رؤسھم مک)

اور یہ سب کس لئے ہوا ؟ اسکی وجہ حضرت ابی سعید القیلوی سے سن لیجئے جس کو بہجۃ الاسرار میں شیخ علی شطنوفی نے نقل کیا ہے

لما قال الشیخ عبد القادر قدمی ھذہٖ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ تجلّٰی الحق عزوجل علٰی قلبہٖ و جاءتہ خِلعۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید طائفۃٍ من الملائکۃ المقربین و اُلبسھا بمحضر من جمیع الاولیاء من تقدم منھم و من تأخر ۔ الاحیاء باجسادھم و الاموات بارواحھم وکانت الملائکۃ و رجال الغیب حافین بمجلسہٖ واقفین فی الھواء صفوفاً حتی انسد الافق بھم ولن یبق ولیٌ فی الارض الا حنٰی عنقہٗ"

الحاصل ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ یہ خاص موہبت الٰہی ہے کما قال سبحانہٗ تعالٰی واللہ یختص برحمتہٖ من یشاء ؎ یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا ۔

ماشئت قل فیہ فانت مصدق
فالحب یقضی والمحاسن تشھد

مختصراً یہ سمجھ لو ؎ لیس علی اللہ بمستنکر ـ ان یجمع العالم فی واحدٍ

چاہتا تھا کہ صرف اشارات سے کام لوں تفصیلات ارباب علم کے لئے چھوڑ دوں اس لئے کہ ؎

سفینہ چاہیئے اس بحر بیکراں کے لیے

لیکن پھر خیال ہوا کہ ان مقامات کے سمجھنے میں جو الجھنیں ہوتی ہیں ان کے پیش نظر شکوک و شبہات کی وادی کو عبور اور سارے نشیب و فراز کو طے کر لینا ہی مناسب ہوگا تاکہ آئندہ راہ ہموار ہو جائے ۔

اب رہے کلام کے نفائس و دقائق تو ان کا احصار کون کر سکتا ہے ۔ اس بارے میں بھی حضرت شیخ محقق کی شہادت سن لیجئے ۔ زبدۃ الآثار میں آپ نے حسب ذیل شہادت چھوڑی ہے ۔

"ہمچناں کہ فضائل مناقب و خوارق کرامات آں حضرت خارج از دائرہ حصر و احصار است ہمچنیں نفائس کلام او و دقائق اقوال او و دائی ست ۔ عبارات بشرح آں و نہ اشارات

به درک آں ۔ ازیں جہت بشرح و ترجمہ گستاخی و جرأت نہ نمودہ و چیزے از انچہ می رسد بفہم نظام
آں ذکر کردیم تا ایں رسالہ خالی نباشد ۔

علامہ دہر محقق عصر کے تاثرات اور حسنِ ادب کو آپ نے دیکھ لیا ۔ اس کے بعد مجھ جیسے ہیچ مدان سے حضور کے کلامِ بلاغت نظام کی کماحقہٗ تشریح یا ترجمہ کی کیا توقع کی جاسکتی ہے ؎

صلاحِ کار کجا و منِ خراب کجا ۔ ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بہ کجا

بعض قصائد کا منظوم فارسی ترجمہ حضرت جامی علیہ الرحمہ نے کیا ہے یہ منظوم تراجم فتاوے مجوبیہ سے نقل کئے گئے ہیں اسی طرح قطب لاہور حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امجد اور مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہم الرحمۃ کے عقیدہ قمریہ کے منظوم تراجم بھی نقل کر دیئے گئے ہیں ۔ ان تراجم کی موجودگی میں بزبان اُردو میں نے ترجمہ غیر ضروری اور خلافِ ادب سمجھ کر نہیں کیا دیگر قصائد کا ترجمہ میں نے اپنی بضاعت و استعداد کے مطابق کیا ہے یہ جسارت صرف بایں خیال کی ہے کہ حضور کا کلام عربی زبان میں ہے جس سے اکثر ابنائے وطن پوری طرح استفادہ نہیں کر سکتے لیکن تحت اللفظ ترجمہ میں نے بجائے اشعار کا سیدھی سادھی زبان میں مفہوم ادا کیا ہے تاکہ بآسانی مطلب سمجھ لیا جائے ۔ بعض خاص مقامات پر جہاں "رہبرِ طریق" اور "خضرِ راہ" کی ضرورت ہوتی ہے مختصر تشریح بھی کی گئی تاکہ ذہن میں انتشاری کیفیت پیدا نہ ہو ۔ اس کے باوجود اگر کوئی مقام سمجھ میں نہ آئے تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس کا سمجھنا آپ کے علمی استعداد سے باہر ہے ۔ کلام پر زبانِ اعتراض کھولنے کی بجائے اس کو اپنی محدود فہم و دانش پر محمول کرنا زیادہ مناسب ہوگا

بقول حافظ ؎ چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

اور اس نصیحت پر عمل کیجئے کہ ؎

اِحفظوا لسانکم وعالجوا قلبکم وخذوا ما تعرفو ودعوا ما تنکروا

بمصداق ؎ واذا لم تر الہلال فسلّم ۔ لاناس رأوہ بالابصار

مع ہذا ؎ اذا اخطأتَ فی لفظی قصورا ۔ وحفظی والبراعۃ والبیان
فلا تعجل الی لومی فروقی ۔ علی مقدار ایقاع الزمان

ابوالفضل سید محمود قادری

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رشحاتِ قدسیہ یعنے قصائدِ غوثیہ

مناجات

۱	شَرَعْتُ بِتَوْحِيْدِ الْاِلٰهِ مُبَسْمِلًا	سَاَخْتِمُ بِالذِّكْرِ الْحَمِيْدِ مُجَمِّلًا
	(اس قصیدہ کی) ابتدا میں نے بسم اللہ پڑھتے ہوئے توحید الٰہی سے کی	(اور اسے) عنقریب عمدگی کے ساتھ ذکر حمید پر ختم کروں گا
۲	وَاَشْهَدُ اَنَّ اللهَ لَا رَبَّ غَيْرُهٗ	تَنَزَّهَ عَنْ حَصْرِ الْعُقُوْلِ تَكَمُّلًا
	اور گواہی دیتا ہوں کہ بجز اللہ کے کوئی پروردگار نہیں	جو کمالاً دائرہ عقل سے ماوراء ہے
۳	وَاَرْسَلَ فِيْنَا اَحْمَدَ الْحَقِّ قَيِّدًا	نَبِيًّا بِهٖ قَامَ الْوُجُوْدُ وَقَدْ خَلَا
	اور جس نے ہم میں احمد مجتبےٰ جیسے ایک سچے نبی کو منتخب کرکے بھیجا	وہ ایسے نبی ہیں جن سے وجود اور ماسوائے وجود کا قیام ہوا
۴	فَعَلَّمَنَا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ مُوَيَّدًا	وَاَظْهَرَ فِيْنَا الْعِلْمَ وَالْحِلْمَ وَالْعُلَا
	پس آپ نے ہم کو ہر ظاہر نیکی کی تعلیم دی	اور ہم میں علم اور حلم اور سربلندی کے اوصاف پیدا کئے

فیا طالب عزٍّ و کنزٍ و رفعةٍ	٥	من اللّٰهِ فادعوه باسمائه العلا
پس اے طالب عزت اور اے خواستگار رفعت		اپنی تمام نعمتوں کو خدا سے اسکے اسمائے حسنی کا وسیلہ لیکر طلب کر
فقل بانکسارٍ بعد طهرٍ و قربةٍ	٦	فاسئلك اللّٰهمّ نصرًا معجّلا
طہارت اور خشوع و خضوع کے بعد عاجزی سے کہہ		اے بار الہا میں تجھ سے نصرت عاجلہ کا طالب ہوں
بحقّك یا رحمٰن بالرّحمة التی	٧	احاطت فکن لی یا رحیم مجمّلا
اے رحمٰن و مہربان تیری ذات پاک اور اس رحمت عالم کا واسطہ		جو تمام کائنات پر محیط ہے اے رحیم مجھے نیکو کار بنادے
ویا ملك قدّوس قدّس سریرتی	٨	وسلّم وجودی یا سلام من البلا
اور اے ملک قدوس! میرے دل کو مصفا کردے		اور اے سلام! ہر بلا سے میرے وجود کو (مجھے) محفوظ رکھ
ویا مؤمن هب لی امانًا محقّقا	٩	وسترًا جمیلًا یا مهیمن مسبلا
اور اے مومن! مجھے کامل ایمان عطا کر		اور اے نگہبان راہ میری لغزشوں کی پردہ داری فرما
عزیز ازل عن نفسی الذّلّ واحمنی	١٠	بعزّك یا جبّار من کلّ معضلا
اے عزیز میرے نفس سے ذلت و خواری کو دور کر		اور اے جبروت والے تیری عزت کا واسطہ ہر مشکل میں میری حمایت کر
وضع جملة الاعداء یا متکبّر	١١	یا خالق خذ لی عن الشّرّ معزلا
اور اے متکبر تمام دشمنوں کو پسپا فرما		اور اے خالق مجھے برائی سے دور رکھ

نمبر	مصرعِ اول	مصرعِ ثانی
١٢	وَيَا بَارِئُ النَّعْمَاءِ زِدْ فَيْضَ نِعْمَةٍ	اَفَضْتَ عَلَيْنَا يَا مُصَوِّرُ اَوَّلَا
	اور اے باری تعالیٰ اپنے فیضانِ نعمت میں بیشی فرما	جس کو اے مصور تو نے ابتدا ہی میں ہم پر انڈیل دیا ہے
١٣	رَجَوْتُكَ يَا غَفَّارُ فَاقْبَلْ لِتَوْبَتِي	بِقَهْرِكَ يَا قَهَّارُ شَيْطَانِي اَخْذِلَا
	اے غفار میں نے تجھ سے امیدِ مغفرت رکھی ہے پس میری توبہ قبول فرما	(اور) اے قہار اپنے قہر سے میرے شیطان کو ذلیل و خوار کر دے
١٤	بِحَقِّكَ يَا وَهَّابُ عِلْمًا وَحِكْمَةً	وَالرِّزْقِ يَا رَزَّاقُ كُنْ لِي مُسَهِّلَا
	اے داتا تیرا صدقہ مجھے علم و حکمت عطا فرما	اور اے رزاق میرے وسائلِ رزق کو آسان فرما دے
١٥	وَبِالْفَتْحِ يَا فَتَّاحُ نَوِّرْ بَصِيرَتِي	وَبِالْعِلْمِ نَلْنِي يَا عَلِيمُ تَفَضُّلَا
	اور اے فتاح اپنی صفتِ فتح سے میری نظر روشن کر دے	اور اے علیم تیری صفتِ علم کا واسطہ مجھے فضیلت عطا فرما
١٦	وَيَا قَابِضُ اقْبِضْ قَلْبَ كُلِّ مُعَانِدٍ	وَيَا بَاسِطُ ابْسُطْنِي بِاَسْرَارِكَ الْعُلَا
	اور اے قابض (بند کرنے والے) ہر مخالف کے اعدا کے دل کو بند کر دے	اور اے باسط (کھولنے والے) اپنے اسرارِ عالیہ مجھ پر منکشف کر دے
١٧	وَيَا خَافِضُ اخْفِضْ قَدْرَ كُلِّ مُنَافِقٍ	وَيَا رَافِعُ ارْفَعْنِي بِرَوْحِكَ ثِقَلَا
	اور اے پست کرنے والے ہر منافق کی شان و شوکت کو پست کر دے	اور اے بلند کرنے والے اپنی مہربانی سے میری کثافت دور کر دے
١٨	سَاَلْتُكَ عِزًّا يَا مُعِزُّ لِاَهْلِهِ	مُذِلُّ فَذِلَّ الظَّالِمِينَ مُنَكَّلَا
	اور عزت دینے والے میں تجھ سے عزت کا اس کے اہل کیلئے طالب ہوں	اور اے ذلت دینے والے ظالموں کو ذلت کا عذاب دے

فعلمك كافٍ يا سميع فلن اذا	١٩	بصير اجالى مصلحا متقبلا
اے سننے والے خبیر تیرا علم کافی ہے جبکہ		تو میرے حال کو دیکھنے والا اور اصلاح کرنے اور قبول کرنیوالا ہے
فيا حكم عدل لطيف بخلقه	٢٠	خبير بما يخفى وما هو مجتلا
اور اے فیصلہ کرنیوالے انصاف کرنیوالے اور اپنی مخلوق پر لطف و عنایت کرنیوالے		تو خبیر ہے تجھے ہر ظاہر و باطن کی خبر ہے
فعلمك قصدى يا حليم وعمدتى	٢١	وانت عظيم عظم جودك قد علا
اے بردبار، حلیم تیرا علم ہی میرا مقصود و مدعا ہے		اور تو سب سے بڑا ہے تیرا جود و سخا سب سے بڑھکر ہے
غفور وستار على كل مذنب	٢٢	شكور على احبابه وموصلا
ہر خطاکار کے حق میں تو غفور (نہایت بخشنے والا) اور ستار (پردہ پوشی کرنیوالا) ہے		اور اپنے چاہنے والوں کے حق میں تو شکور (قدر دان) اور اپنے قریب کرنیوالا ہے
علی وقد اعلى مقام حبيبه	٢٣	كبير كثير الخلق والجود مجزلا
تو بلند ہے اور تو نے اپنے حبیب کا مقام بھی بلند کیا ہے		تو نہایت بڑا ہے تیری ذات نہایت فیض رساں اور سخاوت والی ہے
حفيظ فلا شيء يفوت لعلمه	٢٤	مقيت نقيب الخلق اعلى واسفلا
تو نہایت حفاظت کرنیوالا ہے اسلئے کوئی چیز تیرے علم سے خارج نہیں		تو جلال اور طاقت والا ہے تمام اعلی و ادنی مخلوق کا نقیب (نگہبان) ہے
فعلمك حسبى يا حسيب تولنى	٢٥	وانت جليل كن لنفسى منكلا
اے حسیب (حساب لینے والے) تیرا علم میرے لئے بس ہے		تو ہی میرا والی بن جا اور تو جلیل القدر ہے بس تو ہی میرا غمگسار ہے

توبہ قبول کیجاتی ہے بلکہ گناہوں کو بھی معاف کر دیا جاتا ہے۔ یقبل التوبة عن عبادہ و یعفو عن السیئات۔

حل لغات۔ وہاب۔ نہایت بخشش۔ مسہل۔ سہل سے مشتق ہے۔

حل لغات۔ فتح۔ کھولنا۔ فتاح۔ کھولنے والا۔ بصارت۔ بینائی۔

حل لغات۔ رجاء۔ امید۔ آرزو۔ غفور۔ بخشنے والا۔ توبہ۔ الندامة عن المعصیة۔ مقبول۔

إلٰهي كريمٌ أنت فاكرم مواهبي	٢٦	وكن لعدوّي يا رقيب مجدّلا
میرے خدا! تو کریم ہے اپنے عطایائے کرم سے مجھے نواز		اور اے رقیب (نگہبان) میرے دشمن کو مغلوب کر
دعوتُك يا مولى مجيبًا لمن دعى	٢٧	قديمُ العطايا واسع الجود في الملا
آقا! میں نے تجھے پکارا ہے (اور) تو ہر پکارنے والے کا جواب دیتا ہے		تو ازل کا داتا ہے تو کونین میں نہایت سخی ہے
إلٰهي حكيمٌ أنت فاحكم مشاهدي	٢٨	فودُّك عندي يا ودود تنزّلا
میرے خدا تو حکمت والا ہے میرے مشاہدہ کو محکم بنا		کہ اے ودود (محبت والے) تیری محبت میرے دل میں اتر چکی ہے
مجيدٌ فهب لي المجد والسعد والولا	٢٩	ويا باعثُ ابعث نصر جيشي مهرولا
تو مجید (بزرگ) ہے (لہذا) مجھے بزرگی اور سعادت اور محبت سے سرفراز فرما		اور اے باعث! میرے لشکر کے آگے فتح و نصرت بھیج دے
شهيدٌ على الأشياء طيّب مشاهدي	٣٠	وحقّق لي حقّ الموارد منهلا
تو تمام کائنات کا دانا بینا ہے میرا بھی مشاہدہ کچھ پاک صاف کر دے		اور حقیقت کے چشمے کے کنارے لگا دے
إلٰهي وكيلٌ أنت فاقض حوائجي	٣١	ويكفي إذا كان القويُّ موكّلا
الٰہی تو کارساز ہے تو ہی میری حاجتوں کو پورا کر		اور جب کوئی غالب آور ہو تو تو ہی میرے لئے کافی ہے
متينٌ فمتّن ضعف حولي وقوّتي	٣٢	أغث يا وليُّ عبدًا دعاك تبتّلا
تو متین (طاقتور) ہے میرے حول اور قوت کی کمزوری کو قوی بنا دے		اور اے ولی میری خبر لے کیونکہ میں نے سب سے مایوس و منقطع ہو کر تجھے پکارا ہے

حمدتك يا مولا حميدا موحدا	٣٣	ومحصي زلات الورى ومعدلا
میں اے مولا تیری حمد و ثنا کی تجھے حمید و موحد قابل تعریف دیکھا		خلق کی لغزشوں کو شمار کرنیوالا اور عدل کرنیوالا
الهي فمبدي الفتح لي انت الهدى	٣٤	معيد لما في الكون ان باد او خلا
الٰہی تو ہی میری نصرت و ہدایت کا ظاہر کرنیوالا ہے		تو ہی کائنات کی تمام موجودات کو خواہ ظاہر ہو یا باطن انہیں لوٹانے والا ہے
سئلتك يا محي حيوة هنيئة	٣٥	امت يا مميت اعداء ديني معجلا
اے جلانے والے! میں تجھ سے خوشگوار زندگی کا طالب ہوں		اے مارنے والے میرے اعدائے دین کو جلد فنا کر دے
ويا حي احي ميت قلبي بذكرك	٣٦	القديم فلن قيوم سوى موصلا
اور اے حی (زندہ) اپنے ذکر قدیم سے میرے دل کو زندہ کر دے		اور میری قلبی حالت کو قوی بنا دے اور قرب عطا کر
ويا واجد الانوار اجد مسرتي	٣٧	ويا ماجد الانوار كن لي معولا
اور اے حامل انوار میری مسرتوں کو تازہ کر دے		اور اے معظم انوار تو میرا سہارا اپنا جا
ويا واحد ما ثم الا وجوده	٣٨	ويا صمد قام الوجود به علا
اور اے واحد یکتا، تیرے ماسوا کسی کا وجود نہیں		اور اے بے نیاز تجھی سے وجود کا قیام اور اسکی سربلندی ہے
ويا قادر ذا البطش اهلك عدونا	٣٩	ومقتدر قدر لحسادنا البلا
اور اے قدرت و گرفت والے ہمارے دشمنوں کو ہلاک کر		اور اے مقتدر حاسدوں کیلئے بلا کو مقدر کر دے

وَقَدِّلِسِّرِّ یَا مُقَدِّمُ عَافِنِی	۴۰	مِنَ الضُّرِّ فَضْلًا یَا مُؤَخِّرُ الْعُلَا
اور اے مقدم میرے باطن کو سب سے آگے کر دے		اور اے موخر بلند مرتبت والے اپنے فضل سے مجھے تکلیف سے نجات دے
وَیَا سَابِقَ الْخَیْرَاتِ اَوَّلَ اَوَّلًا	۴۱	وَیَا اٰخِرُ اخْتِمْ لِی اَمُوْتُ مُهَلِّلًا
اور نیکیوں کے سبقت کرنے والے مجھے سب سے پیش پیش کر دے		اور اے آخر ایسا خاتمہ اسطرح کر کہ میں تیری تسبیح تہلیل کرتے ہوئے مروں
وَیَا ظَاهِرُ اَظْهِرْ لِی مَعَارِفَكَ الَّتِیْ	۴۲	بِبَاطِنِ غَیْبِ الْغَیْبِ یَا بَاطِنًا وَّلَا
اور اے ظاہر مجھ پر اپنے اسرار و معارف کھول دے		جو آپ باطن ا پردہ غیب اور انتہائی بطون میں پوشیدہ ہیں
وَیَا وَالِیْ اَوِّلْ اَمْرَنَا کُلَّ نَاصِحٍ	۴۳	وَیَا مُتَعَالِ اَرْشِدْ وَاَصْلِحْ لَهُ الْوِلَا
اور اے والی ہمارا اعمال ہر ناصح کیلئے قابل قبول بنا دے		اور اے متعال (بلند مرتبہ والے) اسکو نیکو کار کر دے اور اسکی محبت استوار فرما
وَیَا بَرُّ یَا رَبَّ الْبَرَایَا وَالْعَطَا	۴۴	وَیَا تَوَّابُ تُبْ وَتَقَبَّلَا
اور اے بر (نیک) اے رب کائنات اور اے داتا		اور اے توبہ کو قبول کرنے والے ہماری توبہ قبول فرما
وَیَا مُنْتَقِمُ مِنْ ظَالِمِیْ نُفُوْسِهِمْ	۴۵	کَذَالِكَ عَفُوٌّ اَنْتَ فَاعْفُ تَفَضُّلَا
جو اپنے نفوس پر ظلم کرتے ہیں ان سے بدلہ لینے والا ہے		اس طرح تو سراپا عفو ہے پس ہم پر فضل و احسان فرما
عَطُوْفٌ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ وَمُسْعِفٌ	۴۶	لِمَنْ قَدْ دَعَا یَا مَالِكَ الْمُلْكِ مُعْقِلَا
بندوں کے حق میں تو مہربان اور رحم دل ہے		اور تجھے مجھ کر مالک الملک پکار کر اسکی فریاد کو بھی سننے والا ہے

فالبس لنا یا ذا الجلال جلالة	۴۷	فجودك والاكرام ما زال مهطلا
اے ذوالجلال ہمیں خلعت عظمت پہنا		کہ تیرا (ابر) کرم لگاتار برسنے والا ہے
ویا مسقط ثبت علی الحق مهجتی	۴۸	ویا جامع اجمع لی الکمالات فی الملا
اور مقسط (عدل کرنیوالے) میرے دل کو حق وصداقت پر ثابت قدم رکھ		اور اے جامع مجید مجھ میں ساری دنیا کے کمالات جمع فرمادے
الٰهی غنی انت فاذهب لفاقتی	۴۹	ومغن فاغن فقر نفسی لمخلا
الٰہی تو غنی ہے پس میری گرسنگی اور فاقہ کو دور کر		اور تو مغنی کرنیوالا میرے نفس کے افلاس کو غنا سے بدل دے
ویا مانع منعنی من الذنب واشفنی	۵۰	من السوء مما قد جنیت تعملا
اور اے روکنے والے مجھے گناہ سے باز رکھ		اور پاک کر مجھے برائی سے جس کا میں نے ارتکاب کیا ہے
ویا ضار کن للحاسدین مونجا	۵۱	ویا نافع انفعنی بروح محصلا
اور اے ضرر پہنچانے والے حاسدوں کیلئے ضار بن جا		اور اے نفع دینے والے مجھے اپنی مہربانی سے نفع حاصل کرنیوالا بنا
ویا نور انت النور فی کل ما بدا	۵۲	فیا هاد کن للنور فی القلب مشعلا
اور اے نور تمام موجودات میں تیرے ہی نور کا ظہور ہے		اے ہدایت دینے والے اپنے مشعل نور سے میرے دل کو منور کر دے
بدیع البرایا ارجوا من فیض لطفه	۵۳	ولم یبق الا انت باق له الولا
اے مخلوق کے پیدا کرنیوالے تیرے الطاف وکرم کا امیدوار ہوں		تیرے سوا کوئی باقی رہنے والا نہ رہیگا پس تو ہی صاحب اختیار ہے

وَيَا وَارِثُ اجْعَلْنِي لِعِلْمِكَ وَارِثًا	٥٤	وَرُشْدًا أَنِلْنِي يَا رَشِيدُ تَحَمُّلًا
اور اے وارث مجھے تیرے علم کا ورثہ عطا کر		اور اے رشید مجھے رشد وہدایت سرفراز فرما
صَبُورٌ وَسَتَّارٌ فَوَفِّقْ عَزِيمَتِي	٥٥	عَلَى الصَّبْرِ وَاجْعَلْ لِي اخْتِيَارَ مُزَمَّلًا
تو نہایت صبر وتحمل والا عیبوں کو ڈھانکنے والا ہے		پس میرا ارادوں کو توفیق صبر دے اور مجھے پورا صاحب اختیار کر دے
بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى دَعَوْتُكَ سَيِّدِي	٥٦	وَآيَاتِكَ الْعُظْمَى ابْتَهَلْتُ تَوَسُّلًا
میرے آقا تیرے اسماء حسنی کا وسیلہ لیکر میں نے تجھے پکارا ہے		اور تیرے آیات عظمی کا وسیلہ لے کر میں نے تجھ سے مناجات کی ہے
فَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ رَبِّي بِفَضْلِهَا	٥٧	فَهَيِّئْ لَنَا مِنْكَ الْكَمَالَ مُكَمَّلًا
بس اے بار الہا ان کے برکات سے		پورے پورے کمالات میرے لئے مہیا کر دے
وَقَابِلْ رَجَائِي بِالرِّضَا عَنْكَ وَاكْفِنِي	٥٨	صُرُوفَ زَمَانٍ صِرْتُ فِيهِ مُحَوَّلًا
اور میری تمناؤں کو اپنی رضا سے پورا اور میرا سہارا بن جا		کہ میں گردش زمانہ سے سرگرداں ہیں
أَغِثْ وَاشْفِنِي مِنْ دَاءِ نَفْسِي وَاهْدِنِي	٥٩	إِلَى الْخَيْرِ وَأَصْلِحْ مَا بِعَقْلِي تَخَلَّلَا
میری فریاد کو پہنچ مجھے اپنے نفس کی بیماری سے شفا دے اور مجھے ہدایت		نیکی کی اور میری عقل میں جو فتور پیدا ہو چلا ہے اسکی اصلاح فرما
إِلَهِي فَارْحَمْ وَالِدَيَّ وَإِخْوَتِي	٦٠	وَمَنْ هَذِهِ الْأَسْمَاءَ يَدْعُو مُرَتِّلَا
الٰہی میرے والدین اور برادری پر رحم فرما		اور اس پر بھی اپنا فضل کر جو ان اسماء کیساتھ رہ کر تجھے پکارے

حل لغات۔ ضرر۔ نقصان۔ ضار۔ اسم فاعل۔ نقصان پہنچانے والا۔ ضار۔ نافع

جنایۃ۔ گناہ کا مرتکب ہونا

سوء۔ برائی

باحلیٰ سلامٍ فی الوجود واکملا	۶۱	وصلّی علیٰ جدّی الحبیب محمّدٍ
ایسے سلام کے ساتھ جو تمام کائنات کے سلاموں سے شیریں اکمل ہو		اور درود بھیج میرے دادا محمد مصطفےٰ پر جو تیرے حبیب ہیں
وبعدُ فحمدُ اللہ ختماً واوّلا	۶۲	مع الآل والاصحاب جمعاً مؤبّدا
زاں بعد اول و آخر تیری ہی تعریف ہے		تمام آل اور اصحاب کے ساتھ ہمیشہ

(الفتوحات ربانیہ)

۵۹

حل لغات۔ اغث۔ فریاد کو پہنچ۔ استغاثہ فریاد کرنا۔ غوث۔ غیاث۔ فریاد رس

داء۔ بیماری۔ دواء۔ درمان دارو علاج

اختلال۔ دماغ میں فتور پیدا ہونا۔

۶۰

حل لغات۔ ترتیل۔ ٹھیر ٹھیر کر پڑھنا۔ ورتل القرآن ترتیلا۔ حکم رب ہے طوطا مینا کی طرح پڑھنا بھی کوئی پڑھنا ہے۔ ٹھیر ٹھیر کر پڑھو مطلب ومعنیٰ کا خیال بھی کرتے جاؤ۔ مخارج کو پوری طرح ادا کرو۔ دعا میں بھی سکون سے کام لو۔

۶۱

حل لغات۔ حلو۔ شیریں۔ احلی۔ زیادہ شیریں

المومن حلو یحب الحلوی۔

حمد۔ تعریف۔ محمد ومحمود سراپا ہوا۔ وفی العرش

محمود وھذا محمّدٌ۔

حل لغات ۵۵

صبر۔ تحمل۔ صبور۔ نہایت صبر کرنے والا

ستار۔ نہایت ڈھانکنے والا۔ عزیمت ارادہ۔ مزمل۔ چادر اوڑھنے والا

قصیدہ ثانی

یہ قصیدہ دعائیہ ہے اور بہجۃ الاسرار سے منقول ہے نصرت علی الاعداء کیلئے اسکا ورد مفید ہوگا۔

سَأَلْتُكَ یَا جَبَّارُ یَا سَامِعَ النِّدَآءِ	١	وَیَا حَاكِمُ احْكُمْ فِی الَّذِی قَدْ تَجَبَّرَا
اے جبر توڑنے والے اور فریاد کو سننے والے میں نے تجھ سے استدعا اور خواست		کی ہے اے احکم الحاکمین اسکے حق میں حکم فرما جو مجھ پر رعونت سے پیش ہو چکا ہے
فَأَنْتَ الَّذِی تُرْجَی لِدَفْعِ مَضَرَّتِی	٢	وَأَنْتَ مُغِیثُ دُعَاكَ مِنَ الْوَرَی
تجھ ہی سے میرے رفع نقصان کی امید ہے		اور تو ہی ہر داد خواہ کا فریادرس ہے
سَأَلْتُكَ بِالْاِسْمِ الْعَظِیْمِ فَمَنْ بَغَی	٣	عَلَیَّ امْتَحِنْهُ بِالْعَمَاءِ فَلَا یَرَی
میں نے تیرے اسم اعظم کا وسیلہ لیکر درخواست کی ہے		پس جو میرے خلاف سرکشی کرے اسکو نابینائی کیساتھ آزما کہ وہ نہ دیکھے
أَجِبْ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ یَشْكُوْ مُصِیْبَتَهٗ	٤	كَسِیْرُ الْجَنَاحِ لَا نَصِیْرَ لَهٗ یُرَی
مظلوم کی دعا قبول فرما کہ وہ مصیبت کا شکوہ کر رہا ہے		کہ بازو شکستہ ہو چکے ہیں اور اسکا کوئی عمدہ معاون نظر نہیں آتا
فَإِنْ لَمْ یَقَعْ غَیْثٌ فَمَا وَجْهُ حِیْلَتِی	٥	وَأَیْنَ الْفِرَارُ مِنْ عَدُوٍّ تَجَوَّرَا
تو فریادرس نہ ہو تو پھر بچاؤ کی کوئی صورت نہیں		میرے لئے پھر کوئی تدبیر نہیں اور نہ ہی ظالم دشمن سے مفر کی کوئی صورت ہو سکتی ہے
فَیَا عَالِمَ النَّجْوَی وَیَا سَامِعَ النِّدَاءِ		وَیَا مُسْتَغَاثُ أَهْلِكَنْ مَنْ تَجَبَّرَا
اے سرگوشیوں کے جاننے والے میری چیخ و پکار کے سننے والے		اور اے فریادرس ظالم کو ہلاک کر دے

فكل مصاب يستغاث بمثله	٧	واني لم اشك لغيرك ما جرى
ہر مصیبت کا مارا اپنے ہی جیسے سے فریاد کرتا ہے		اور میں اپنی آپ بیتی کا تیرے سوا کسی سے شکوہ نہیں کرتا
فكيف نخيب من بقلبه قد دعا	٨	وامرك في القرآن يتلى على الورى
جس نے اپنے صمیم قلب سے دعا کی بھلا کہیں وہ نامراد ہوتا ہے		اور پھر جبکہ تیرا ارشاد قرآن میں پڑھا جاتا ہے
فانت المغيث والنصير على العدى	٩	وقولك حق لا خلال ولا امترا
تو ہی فریاد رس اور دشمن پر فتح دینے والا ہے		تیرا ارشاد درست ہے اسمیں کوئی شک ہے نہ شبہ
بطه مع الفرقان والبقر قبلها	١٠	وسبح مع الانفال مع سورة البرا
بواسطہ سورہ طٰہٰ و فرقان و بقر جو اسکے پہلے ہے		اور بوسیلہ سبح اسم و سورہ انفال ساتھ سورہ برات کے
وليسين مع حم كل مع النساء	١١	وبالانبياء المرسلين ومن قرا
اور بواسطہ سورہ یٰسین بہ ہمراہ حٰم و سورہ نساء		اور بوسیلہ جمیع انبیاء و رسل اور بواسطہ ہر قاری قرآن کے

از بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۲۰

حل لغات

مصاب۔ مصیبت زدہ۔ یستغاث۔ فریاد کرے۔

تشریح:

میں کسی اور سے کیوں شکوہ پیدا کروں [illegible] یاد کروں

حل لغات

نخیب۔ خاسر ہونا۔ نامراد ہونا۔ [illegible]

تشریح

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء [illegible]

دعا وہی قبول ہوتی ہے جو صمیم قلب سے خشوع و خضوع کیساتھ کی جائے [illegible]

حل لغات ٩

عدو۔ دشمن۔ جمع اعداء۔ حق۔ سچ۔ لاخلال ولا امترا۔ شک و شبہ

قصیدہ ثالث

یہ بھی دعائیہ قصیدہ ہے نیل مطالب کیلئے اس کا ورد انشاء اللہ تیر بہدف ثابت ہوگا
اس کا فارسی ترجمہ حضرت جامی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے اسلئے میں نے اردو ترجمہ غیر ضروری تصور کر کے فارسی
ترجمہ کی نقل پر اکتفا کیا اور سچ پوچھیے تو اس سے بہتر ترجمہ بھی ناممکن تھا۔

يَا رَبِّ اَظْفِرْنِيْ بِنَيْلِ مَطَالِبِيْ	۱	مِنْ فَيْضِ جُوْدِكَ اَرْحَمَ الرُّحَمَاءِ
خداوندا ظفر دہ از عنایت ۔ باحصال مطالب من ز رحمت		ز فیض بخشش انعام و احسان ۔ بدی خود ارحم الرحما سبحان
وَاَظْهِرْنِيْ جُوْدَ الْوُجُوْدِ مُسَلِّطًا	۲	عِلْمًا وَحِكَمًا مِّنْ عَظِيْمِ عَطَاءٍ
بکن ظاہر ز بخشش ہا و اکرام ۔ تو بخشی دہ وجودم از انعام		مسلط کن من از علم و حکمت ۔ عظیم است ایں عنایت بار رحمت
وَاَلْبِسْنِيْ لُبْسَ الْكَمَالِ تَقَدُّمًا	۳	مِنْ سِرِّكَ الْمَخْزُوْنِ يَا مَوْلَائِيْ
لباس از کمال اتم بپوشاں ۔ باوصاف تقدس پاک یا کاں		ز سر مخزن اسرار حقیقت ۔ تو اے مولائے یا خلاق قدرت
وَاكْشِفْنِيْ اَنْوَارَ الْحَقَائِقِ جُمْلَةً	۴	اَكْوَانِ حَتّٰى لَا اَرٰى بِغِطَائِيْ
کشا بر من با نوار حقائق ۔ تمامی راز اسرار و دقائق		تما جملہ حقیقت ہائے اکواں ۔ نہ بینم تا حجاب خود بہ امکاں
وَاكْحُلْ بِاِثْمِدِ لِلشُّهُوْدِ بَصِيْرَتِيْ	۵	فَجَمَالُ وَجْهِكَ مُنْيَتِيْ وَمُنَائِيْ
کحلات شہود اے رب عزت ۔ بکن روشن مرا چشم بصیرت		جمال روئے خوبت آرزویم ۔ کمال از آرزو و جستجویم

حل لغات
اظفر - فتح - اظفر - فتح و نصرت عطا فرما
نیل - نیل - حاصل کرنا - جود -
نال - بخشش
عطا -

حل لغات
البس - جامہ - البس - پہنا ... امر کا صیغہ
لباس - ... پوشیدہ ...
مخزون - ...

حل لغات
اکشف - کھولنا - اکشف - کھول دے
اکوان - ...
غطاء - پردہ - حجاب

حل لغات
اکحل - اثمد - سرمہ
مناء - آرزو

حل لغات

حل لغات

حل لغات

وَاشْخَصِنِی أَنْوَارَ الْعُلُومِ أَدْرِیْ بِهَا	٦	مَرْقُومَةَ الْأَشْیَاءِ فِی أَنَاءِ
زانوار علوم کن معین بہ کہ تا بینم از احوال روشن		تمامی نیکرم مرقوم و مقسوم بہ زاشیاء جملہ ایں در آں معلوم
یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ أَحْیِ مُهْجَتِی	۷	مِنْ نُوْرِ ذَاتِكَ یَاسَمِیْعَ دُعَائِی
بکن اے حی قیوم از عنایت بہ دلم از زندہ از فیض کرامت		بہ نور پاک ذات از قرب قربت تو ئی شنوا دعایم واز رحمت
یَاذَالْجَلَالِ وَذَالْجَمَالِ وَذَالْعُلٰی	۸	یَاکَامِلَ أَوْصَافِ وَالْأَسْمَآءِ
کریا ذوالعلا و ذوالجلال بہ قدیر و کارساز ذوالجمال		واے کامل باوصاف کمالات بہ واے اکمل ہر اسمائے حسنات
صَلِّ عَلَی الْمُخْتَارِ خَیْرِ عِبَادِكَ	۹	اَلْمَبْعُوْثِ بِالْفُرْقَانِ فِی الدُّنْیَا
درود و رحمت حق بادبیارہ بہ آں خیر البریہ شاہ مختار		کہ او مبعوث با قرآن و فرقان بہ کریم و شافع و خیر البریات

ولہ

یہ قصیدہ بھی قلم مُدالہٖ امر سے ماخوذ ہے اس قصیدہ میں حضور نے اپنی جلالت شان کا اظہار بامتثال امر الٰہی " وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ " فرمایا ہے۔

طرز کلام شاید ہی عالم کیف و سرور میں یہ اشعار زبان فیض ترجمان سے نکلے ہیں اسلئے پڑھ ھنے والے پر بھی بیخودی اور کیف و سرور کا عالم طاری ہوجاتا ہے سہ ساقی ترا مستی سے کیا حال ہوا ہوگا بہ جب تو نے یہ مئے لیکر شیشے میں بھری ہوگی۔

رُفِعَتْ عَلٰی أَعْلَی الْوَرٰی أَعْلَامُنَا	۱	لَمَّا بَلَغْنَا فِی الْغَرَامِ مَرَامَنَا
ہمارے پرچم کائنات کی انتہائی بلندی پر اونچے گئے		جب راہ محبت میں ہم نے اپنی منزل مقصود پائی

تشریح:

نَحْنُ الْمُلُوْکُ عَلٰی سَلَاطِیْنِ الْمَلَا	۲	وَالْکَائِنَاتُ وَمَنْ بِھَا خُدَّامُنَا
ہم روئے زمین کے بادشاہوں کے بادشاہ ہیں		اور کائنات جو کچھ اس میں ہے وہ سب ہمارے خادمین ہیں
فَبِذُلِّنَا لِلْحُبِّ نِلْنَا عِزَّۃً	۳	وَعَلَی الرُّؤُسِ نُقِّلَتْ اَقْدَامُنَا
ہم نے رسوائے عشق ہوکر عزت حاصل کی		اور ہمارے قدم سب کے سروں پر ہو گئے
فَجَمَالُنَا مَلَأَ الْوُجُوْدَ وَحَالُنَا	۴	لَا یُسْتَطَاقُ وَلَا یُفَلُّ حُسَامُنَا
ہمارا حسن کل موجودات پر چھا گیا اور ہمارا حال ایسا ہے کہ		جسکی کوئی تاب نہیں لاسکتا اور نہ ہماری تلوار کبھی کند ہوئی
ضُرِبَتْ طُبُوْلُ الْعِزِّ فِیْ سَاحَاتِنَا	۵	وَعَلَی السَّمَاءِ شَرَفًا بَدَتْ خِیَامُنَا
عزت کے ڈھول ہمارے صحن میں بجے		اور آسمان شرف پر ہمارے ہی خیمے تانے گئے
وَلِاَجْلِنَا وُجِدَ الزَّمَانُ وَکَوْنُہٗ	۶	وَالدَّھْرُ عَبْدٌ وَالزَّمَانُ غُلَامُنَا
زمانہ ہم سے ہے قیام زمانہ ہم سے ہے		زمانہ ہمارا بندہ ہے اور زمانہ ہمارا غلام ہے
اِنَّا وَاِنْ اٰخِرَ الزَّمَانِ فَاِنَّنَا	۷	فُقْنَا الَّذِیْنَ فَقَدْ مَوَاقِدُ امُنَا
گویا باعتبار زمانہ ہم سب سے آخر ہیں		مگر ان سب سے سابق وفائق ہیں جو ہم سے پہلے گذرے
فَبِقُرْبِنَا مِنْ قَابَ قَوْسَیْنِ لَقَدْ	۸	رُشِقَتْ قُلُوْبُ الْمُنْکِرِیْنَ سِھَامُنَا
قاب قوسین سے تقرب کے باعث		ہمارے حاسدوں کے دل چھلنی ہو گئے

وَلَنَا الوَلَايَةُ مِنْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُم	٩	وَ اَمَامُنَا المَهْدِىُّ فَهُوَ خِتَامُنَا
الست بربکم سے ہماری ولایت کی ابتدا ہوتی ہے		اور ہمارے امام مہدی ہیں اور وہی ہمارے خاتم ہیں
ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِىِّ مُحَمَّدٍ	١٠	وَالآلِ وَالاَصْحَابِ ثُمَّ صِحَابِنَا
پھر درود ہو رسول اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر		اور آپکی آل اور آپکے اصحاب پر اور پھر ہمارے اصحاب پر

وَلَهُ ۵

يَا دَارَ اَسْمَاءَ بَانَتْ عَنْكَ اَسْمَاءُ	١	وَ اَصْبَحَتْ بَعْدَ ذَالِكَ الاُنْسِ قَفْرَاءُ
اے اسماء کے قیام گاہ! اسماء تجھ سے جدا ہو گئی		اور تیری قیامگاہ اس پرمسرت اجتماع کے بعد ویران اور چٹیل میدان بن گئی
بَانَتْ فَلَا البَانُ مَهْزُوزٌ شَمَائِلُهُ	٢	كَلَّا وَلَا الرَّوْضَةُ الغَنَّاءُ غَنَّاءُ
اسماء جدا ہو گئی جسکے بعد سرو شمشاد کی حرکت میں بھی ...		بلکہ سرے سے وہ سرسبز و شاداب باغ ہی نہیں رہا

وَلَهُ ٦

اِذَا كَانَ مِنَّا سَيِّدٌ فِى عَشِيرَةٍ		عَلَاهَا وَاِنْ ضَاقَ الخِنَاقُ حَمَاهَا
ہمارا سردار کسی قبیلہ یا کنبہ میں ہو تو		اس قبیلہ اور کنبہ پر غالب رہیگا اگر کوئی مصیبت تنگ حال کرے تو اسکی حمایت کریگا

وَمَا اخْتَبَرَتْ اِلَّا وَاَصْبَحَ شَيْخُهَا	٢	وَمَا افْتَخَرَتْ اِلَّا وَكَانَ فَتَاهَا
اور وہ قبیلہ آزمائش میں پورا اتریگا جبکہ ساتھ اسکا قائد ہوگا		اور یہ بھی آیۂ صد افتخار ہوگا جبکہ اس میں یہ جوانمرد موجود ہو
وَمَا ضَرَبَتْ بِالْاَبْرَقَيْنِ خِيَامُنَا	٣	فَاَصْبَحَ مَاوَى الطَّالِبِيْنَ سِوَاهَا
کوہ ابرقان مقام کا نام ، میں ہمارے خیمے جب تک نصب ہیں گے		تمام رہ نورد و طالبانِ حق اسی طرف کا قصد کریں گے

(قلائد الجواہر)

وَلَهُ

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيْكَ وَاكِفَةً	١	كِفَاكَ فَهَا كَمِيْنَ كَافٍ مِنْ كَلِكَا
بس است پروردگار تو بسیار کفایت کنندہ از روئے حادثہ		کہ پوشیدہ است مانند کمین است کہ باشد از صیاد
تَكَرَّرُ اَكَرَّ الْكَرِّ فِيْ كَبَدٍ	٢	تَحْكِيْ مُشَلْشَلَةً كَلَّتْ لَكَ اَلْكَلِكَا
می پیچد بہ پیچیدنی مانند پیچیدنی ریسمان در جگر		برمی کشد کار و تیز را مانند تیرے کہ از قضا تیر می زند
كَفَاكَ مَا بِيْ كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَتَهُ		يَا كَوْكَبًا كَانَ تَحْكِيْ كَوْكَبَ الْفَلَكَا
بس است تر آنچہ نزد من بس است مہترا از دارند نا قعہ جگر		اے ستارہ دل من کہ ہستی در مشابہت با ستارہ آسمان در روشنی

(فیوضات ربانیہ)

ولــه

۱	وَمُذْ عَنْكَ غِبْنَا ذٰلِكَ الْعَامَ اَنَّنَا	وَرَدْنَا عَلٰی بَحْرٍ وَّسَاحِلُهٗ مَغْنٰی
	اور تجھ سے جدا ہو کر ہم اس سال	ایک سمندر کے کنارے پہنچے جسکا ساحل ہماری قیامگاہ ہے
۲	وَشَمْسٌ عَلَی الْمَغْنٰی مَطَالِعُ نُوْرِهَا	مَغَارِبُهَا فِيْنَا وَمَطْلِعُهَا مِنَّا
	اور ایک سورج اس ساحلی منزل پر ضیا پاشی کر رہا ہے	اس آفتاب کا طلوع اور غروب ہمارے ہی علاقہ میں ہوتا ہے
۳	وَمَسَّتْ يَدَانَا جَوْهَرًا مِّنْهُ كُبَّتَتْ	لِطَائِفُهَا حَتّٰی صَفَتْ فَتَجَوْهَرْنَا
	اور اس دریا سے ہمارے ہاتھ ایک موتی لگا	سورج کی شعاعیں ترکیب پاکر اس چکدار موتی کی شکل میں ظاہر ہوئیں
۴	وَمَا الْبَحْرُ وَالْمَغْنٰی وَمَا الشَّمْسُ قُلْ لَنَا	وَمَا جَوْهَرُ الْبَحْرِ الَّذِیْ عَبَرْنَا
	بتاؤ یہ کونسا دریا ہے اور کونسا ساحلی مقام ہے اور کونسا آفتاب	اور اس دریا کا جس سے ہم پار اترے کونسا جوہر ہے
۵	فَقُلْ بِلِسَانِ الْغَيْبِ لَا بِاِشَارَةٍ	اَقَمْنَا بِهٖ اَوْ غِبْنَا عَنْهُ اَمْ اَدْلَجْنَا
	اشارہ سے کام نہ چلے گا لسان غیب سے کہو	کہ وہ کونسا دریا تھا جہاں ہم ٹھیرے جہاں سے رات میں نکل کر نظر غائب ہوگئے
۶	فَلَمَّا اَقَمْنَا مَالَ رَبْعُ قُلُوْبِنَا	جَدِيْرًا عَلٰی مَرِّ الزَّمَانِ وَقَدْ شَبَّنَا
	جب ہم وہاں ٹھیرے تو ہمارے دلوں کو سرسبزی و شادابی	مناسب رفتار زمانہ ہوئی اور ہم نے خوب عیش کیا

وَاِنْ تَحِسَّنْ اِذْ لَاجِنَا فَمَا لِرَكَابِنَا	۷	يَفِيقُ بِنَا وَسْعَاوَعَنْهُ فَمَاضِقْنَا
اور اگر ہم وہاں سے رات کو جانا چاہتے ہیں تو تعجب کی بات یہ ہیکہ		ہماری سواریاں ہمیں وہاں سے لیجانا پسند نہیں کرتی حالانکہ ہمکو کبھی ناپسند نہیں کیا
تَرَكْنَا بِحَارُ الزَّاخِرَاتِ وَرَاءَنَا	۸	فَمِنْ اَيْنَ يَدْرِي النَّاسُ اَيْنَ تَوَجَّهْنَا
موجزن دریاؤں کو ہم نے اپنے پیچھے چھوڑا		اب لوگوں کو کیا معلوم کہ ہم کہاں متوجہ ہوئے
وَثَمَّ حَدِيثٌ جَلَّ كُنْهُ صِفَاتِهِ	۹	عَنِ الْوَصْفِ مَا فَهْمًا بِذَاكَ وَلَا
اور وہاں ہمیں وہ چیز ملی جسکی تعریف ناممکن ہے		اس کی حقیقت ہمارے فہم و ادراک سے بالاتر ہے
شَهِدْنَا جَمَالًا مَا تَجَلّٰى لِغَيْرِنَا	۱۰	تَلَاحَظُهُ اَرْوَاحُنَا عَنْهُ مَالِحْنَا
ہم نے وہ جمال دیکھا جو کسی کو ہمارے سوا نظر نہیں آیا		ہماری ارواح اپنی یافت و شہود کی حد تک اسکا مشاہدہ کرتی ہے

قلائد الجواہر

قصیدہ (۹) ردیف الباء

قصیدہ ذیل حضور کا وہ مشہور آفاق قصیدہ ہے جسکی سند کئی کتابوں میں ملتی ہے قلائد الجواہر بہجۃ الاسرار۔ فتح المبین۔ فتوحات ربانیہ۔ انسان کامل (مولفہ حضرت سید عبدالکریم الجیلی وغیرہ)

اس قصیدہ پر شعرائے عرب و عجم نے تخمیس بھی کی ہے۔

اس قصیدہ کا منظوم فارسی ترجمہ حضرت ملا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی نے فرمایا ہے اور حضرت ابوالمعالی قدس سرہٗ قطب لاہور نے شرح فرمائی ہے اور بشکل رباعیات اس کا ترجمہ فرمایا ہے البتہ دسویں شعر کی شرح اور ترجمہ حضرت کی تصنیف شریف میں نہیں ہے دسویں شعر کی شرح میری ہے باقی اشعار کی شرح جو حضرت جامی نے فرمائی ہے من و عن نقل کر دی گئی ہے۔

[illegible] ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء [illegible]

تمہید شرح حضرت ابو المعالی [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد از حمد و ثنا و صلوٰۃ و تحیت [illegible] عزیزہ چنین [illegible] حضرت قادریہ ابو المعالی [illegible] که این یازده ابیات [illegible] کہ ثنائے خاص سلطان الاولیاء است ترجمہ [illegible] بالتقاضائے وقت نوشتہ شد برائے طالبان صادق و صادقان حاذق آگر چون وقت ایشان بفهوم این ابیات خوش گردد کاتب مترجم را بخیرے یاد آرند. ومن اللہ العنایۃ والتوفیق

مَا فِي الصَّبَابَةِ مَنْهَلٌ مُسْتَعْذَبٌ	١	اِلَّا وَلِي فِيهِ الْأَلَذُّ الْأَطْيَبُ
عشقی اندر نباشد چشمهٔ خوب ؛ به سیری پاک و ماء محبوب		گر باشدم الذات صافی ؛ خوشگوار بهاء وافی
اَوْ فِي الْوِصَالِ مَكَانَةٌ مَخْصُوصَةٌ	٢	اِلَّا وَمَنْزِلَتِي اَعَزُّ وَاَقْرَبُ
نباشد وصال قرب قربت ؛ مکان خاص تر با عز و عظمت		گر باشد برے آما با فراز ؛ در آں با عز و قربت جا ممتاز
وَهَبَتْ لِيَ الْاَيَّامُ رَوْنَقَ صَفْوِهَا	٣	فَحَلَتْ مَنَاهِلُهَا وَطَابَ الْمَشْرَبُ
عطا گشته زبهر با ایام ؛ ز رونق در صفا با خود با تمام		شدش روشن منابعهای شیریں ؛ شدش شربت لطیف و خوشگوارش
فَغَدَوْتُ مَخْطُوبًا بِكُلِّ كَرِيمَةٍ	٤	لَا يَهْتَدِي فِيهَا اللَّبِيبُ فَيَخْطُبُ
شدم بعد از مطلوب کرامات ؛ به تکمیل بندگی و خطابات		نیابد هیچکس راہ دراں رازے ؛ ز دانائے مخاطب با اعزاز
اَنَا مِنْ رِجَالٍ لَا يَخَافُ جَلِيسُهُمْ	٥	رَيْبَ الزَّمَانِ وَلَا يَرَى مَا يُرْهَبُ
ز مردانم معزز و جاہ ؛ نه ترسد همنشیں هیچ گاہ		ز گردش ہائے دور زمان و بلا ؛ نه بیند هیچ [illegible]
قَوْمٌ لَهُمْ فِي كُلِّ مَجْدٍ رُتْبَةٌ	٦	عُلْوِيَّةٌ وَبِكُلِّ جَيْشٍ مَوْكِبُ
بود قومے به تکمیل کرامات ؛ کہ باشد بیشتر ازش در اعلیٰ درجات		مقام او بعلیات برتر ؛ و باشد مرکبے در هر لشکر
اَنَا بُلْبُلُ الْاَفْرَاحِ اَمْلَأُ دَوْحَهَا	٧	طَرَبًا وَفِي الْعَلْيَاءِ بَازٌ اَشْهَبُ
منم آں عبلبل بساں رحمت ؛ کہ شاخ عشق آمده بام زرفعت		به علیات بام صد درجات ؛ به باز اشہب مشہور علیات

حل لغات

صبابۃ. یعنی العاشق. المنهل چشمہ مشرب. المستعذب. اسم مفعول از استعذب. والاستعذاب خوش آمدن آب و دیگر چیزہا. الالذ اسم تفضیل از لذاذۃ واللذۃ. مزہ یافتن از باب سمع اشارہ الی ان اللذاذۃ مصدران معناهما مزہ یافتن. والاطیب اسم تفضیل از طیبۃ والطیبۃ خوش شدن. [illegible]

رباعی [illegible]

[illegible]

حل لغات

الوصال [illegible] الوصل [illegible]

أَصْبَحَتْ جُيُوشُ الْحُبِّ تَحْتَ مَشِيئَتِي	۸	طَوْعًا وَمَهْمَا رُمْتُهَا لَا تَعْزُبُ
تمامی لشکر حب گشته روشن ٭ بقصد خود بزیر خواهش من		ستم هر چند کردم دور از خویش ٭ نشد غائب و باشد پیش پیش
مَا زِلْتُ أَرْتَعُ فِي مَيَادِينِ الرِّضَا	۹	حَتَّى وُهِبْتُ مَكَانَةً لَا تُوهَبُ
چرا کامم بمیدان رضا بود ٭ رضای من رضا آینده بود		مقامم تا که بخشید او ز رحمت ٭ نشد مثلش پے دیگر عنایت
أَصْبَحْتُ لَا أَمَلًا وَلَا أُمْنِيَّةً	۱۰	أَرْجُو وَلَا مَوْعُودَةً أَتَرَقَّبُ
شدم بیدار دو ناکامیابم ٭ بحق امیدوار و خوشگوارم		نماند هیچ امیدیم موجود ٭ شدند امید با ام جمله موجود
أَضْحَى الزَّمَانُ كَحُلَّةٍ مَرْقُومَةٍ	۱۱	تَزْهُو وَنَحْنُ لَهَا الطِّرَازُ الْمُذْهَبُ
زمانه شدم ار روشن به ترتیب ٭ چو آن حله که با نقش است		منم او را طراز زرنگارے ٭ طراز جلوه افروز بے بہائے
أَفَلَتْ شُمُوسُ الْأَوَّلِينَ وَشَمْسُنَا	۱۲	أَبَدًا عَلَى فَلَكِ الْعُلَى لَا تَغْرُبُ
فرو شد شموس اولین ما همیشه لیکن باشد شمس فضیلت ما		درخشان بر فلک علا نخواهد ٭ فرو شد هیچ ساعت

دوبیت عبارت از ... الاسم من شیخ ... السدح ... بادل الطرب

بجهة ... نزدیک ... المحلا ... برسمقی ... حضرت

حل لغات ... سابق معلوم می گردد ... مقام ... و عقبان

ابجد ... دراین صورت تصرف و جمال ... ولایت بود ... باشد ... آیات

واصل بر تفصیل ... ایلیدم ... زبده است کند ... اول نقطه ... باشد

خصوصیت دران مقام ... آن جناب ... باشد ... حضرت

ذاه است ... کنار ... شرح نموده

حل لغات اصحبت ... معنا ... رباعی

السبب و العلیا ... الاشعب ... مقام ... بر اسجاد

رباعی

درگلش ... علم ... بعد ... شاه ... حل لغات

حل لغات ... رباعی ... الاول ... العبد

حضرت آدم ... قیامت آن جناب ... رباعی

رباعی ... حل لغات ... ارتع ... میدان ... ثمشی

خمسہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ

یہ خمسہ کلام حقانی در قول محبوب سبحانی سے تو خود مصنف کتاب مذکور نے نقل کیا اسکی کوئی قلمی نسخہ نقل کیا کسی کتاب میں اسکا پتہ نہ چل سکا

یَا طَالِبِیْنَ وِصَالَنَا تَقَرَّبُوْا	۱	وَسِرُّنَا فِیْ کُلِّ شَیْئٍ فَتَرَقَّبُوْا
ہمارے وصال کے خواستگار آؤ ہمارا قرب حاصل کرو		ہر شئے میں ہمارے اسرار کا پتہ چلاؤ
وَلِحُبِّنَا فِیْ حَانِنَا فَتَحَبَّبُوْا		مَا فِی الصَّبَابَۃِ مَنْہَلٌ مُسْتَعْذَبٌ
ہماری محبت اور آرزو ہو تو ہمارے میخانہ میں آؤ جام پر جام لگاؤ		عشق و محبت کا کوئی عمدہ ایسا شیریں چشمہ نہیں ہے

اِلَّا وَلِیْ فِیْہِ الْاَلَذُّ الْاَطْیَبُ

جسمیں میرے لئے لذیذ و خوشگوار ترین حصہ نہ ہو

اِنْ ثَمَّ فِیْ شَرَفِ الْمَعَالِیْ رُتْبَۃٌ	۲	مَعْلُوْمَۃٌ لِلْوَاصِلِیْنَ مُفِیْدَۃٌ
عشق و محبت کا اگر کوئی بہتر سے بہتر مضمون ہے		جو واصلین حق سے مفید مطلب ہو سکتا ہے
اَوْ فِیْ مِنَا اَہْلِ الْکَمَالِ سَرِیْرَۃٌ		اَوْ فِی الْوِصَالِ مَکَانَۃٌ مَخْصُوْصَۃٌ
یا کسی صاحب کمال کا عمدہ بیان ہے		یا وصال الٰہی کا کوئی مخصوص مقام ہے

اِلَّا وَمَنْزِلَتِیْ اَعَزُّ وَاَقْرَبُ

تو یقین جانو میرا درجہ ان سب سے بلند اور سب سے نزدیک ہے

اَنَا قُطْبُ اَرْبَابِ الْكَمَالِ وَكُفُوهَا	۳	وَاَنَا الْمُفِيضُ عَلَى الْعَوَالِمِ عَرْفَهَا
میں ارباب کمال کا قطب ہوں اور انکے لئے ایک نمونہ ہوں		میں سارے عالم میں معرفت کی خوشبو پھیلانے والا ہوں
اَنَا عَيْنُ عَيْنِ الْعَيْنِ حَاوِى طَرْفِهَا		وَهَبَتْ لِى اَيَّامُ رَوْنَقِ صَفْوِهَا
میں فانی ہو کر باقی بحق ہو چکا ہوں اور مظہر شاہد حق ہوں		اس زمانہ کی خالص شئے وصال مجھے عطا ہوئی

فَحَلَتْ مَنَاهِلُهَا وَطَابَ الْمَشْرَبُ

آب معرفت کے چشمے بھی شیریں ہو چکے ہیں انکا پانی بھی خوشگوار ہو چکا ہے

مِنِّى لِاَهْلِ الصِّدْقِ كُلُّ عَزِيمَةٍ	۴	مِنْ كَشْفِ اَسْرَارٍ وَوَهْبِ عَزِيمَةٍ
مخلص اور پاک باطن لوگوں کے لئے میری جانب سے پورا پورا اہتمام ہے		معرفت الٰہی کے اسرار ان پر کھولے جاتے ہیں اور ان کے ارادوں کو استحکام بخشا جاتا ہے
وَلِكُلٍّ بِى يَرْجُو وِصَالَ قَدِيمَةٍ		فَغَدَوْا شُمُخُوا بِكُلِّ كَرِيمَةٍ
ہر ایک میرے توسط سے وصال الٰہی کا طالب ہے		اسلئے ہر قسم کی بزرگی مجھ سے منسوب کیگئی ہے

لَا يَهْتَدِى فِيهَا اللَّبِيبُ فَيَخْطُبُ

جس میں صاحبان بصیرت بھی راہ نہیں پاتے اور نہ کلام کر سکتے ہیں

اَنَا سِرُّ آلِ الْمُصْطَفٰى لَوْنَامُوسُهُمْ	۵	وَاَنَا لِجَمِيعِ الْاَوْلِيَاءِ رَئِيسُهُمْ
میں معارف و حقائق میں آل مصطفیٰ اور اہلبیت اطہار کا راز دار ہوں		میں سلطان الاولیاء ہوں

حل لغات

شرح

حل لغات

شرح

وَاَنَا الصَّفُ العارفین نفیسھم		انا من رجال لایخاف جلیسھم
میں عارفین کا محبوب نظر ہوں		میرے ہم نشینوں کو نہ گردش

زیبُ الزمان ولا یری ما یرھبُ

زمانہ کا خوف اور نہ کسی خوفناک چیز کا اندیشہ

اَنَا عَرشُ اَسمَاءِ الالٰہ لوحھا	٦	وَاَنَا الطوفان المعارف نوحھا
میں اسمائے الٰہی کی بلندترین کیفیات اپنے اندر محفوظ کئے ہوئے ہوں		حقائق و معارف کے سمندر میں زبردست جو خطرات سے پیش آئے ہیں ان حضرت نوح کیطرح بچاتا ہوں
اَنَا صاحبُ الاسرار مالکُ روحھا		اَنَا بلبلُ الافراح اَملاءُ دوحھا
میں حقائق و معارف اور انکی روح سے پورا پورا واقف ہوں		میں گلشن معرفت کا بلبل ہزار داستان ہوں جو اپنے فرحت بخش ترانوں سے فضائے گلستان کو معمور کرتا

طرباً وفی العلیاءِ بازٌ اشھبُ

میں باز اشہب جیسا مقام ہوں بادشاہ کے ہاتھ پر ہوتا ہے اور جو با حرکت غیرے حقائق کا شکار کرتا ہے

اَلحقُّ اَرسلنی لاھل طریقتی	٧	سلطانُ اَھلِ الدّین حامی الملّۃ
خدا نے مجھے اہل طریقت کی ہدایت کیلئے بھیجا ہے		میں اہل دین کا بادشاہ اور حامی ملت یعنی دین کا محافظ ہوں
ولی الایّامُ ترقبُ نظرتی		اصبحت جیوشُ الحبّ تحت مشیّتی
زمانہ میرے گرد گھوم رہا ہے اور میری نظر دیکھ رہا ہے		لشکر عشاق میری تحت مشیت ہے

حل لغات

منیۃ۔ تمنا۔ سنیۃ۔ روشن [illegible]

مغنیۃ۔ بے پرواہ کرنے والی چیز۔ امنیۃ۔ آرزو۔ اترقب۔ میں امیدوار ہوں۔

شرح:- وصال الٰہی سے بڑھ کر کوئی نعمت ہو سکتی ہے اس مقام پر پہونچنے کے بعد طالب کی تمام طلب پوری ہو جاتی ہے اس کا رخ اپنے محبوب کی جانب ہوتا ہے وہ دونوں جہاں سے بے نیاز ہو جاتا ہے اسکی جانب ہوتا ہے اور وہ دونوں جہاں اس کی جانب ہوتا ہے اگر وہ [illegible]

	طوعاً ومهما رمتها لا تغرب
	جب کبھی میں انہیں طلب کرتا ہوں تو وہ امتثال امر میں حاضر ہو جاتے ہیں

ابقت نفوس العارفين سنية	٨	لى فى مقام الواصلين منية
جہاں ارباب عرفان کے نفوس روشن ہو جاتے ہیں		میں مقام واصلین میں فنا ہو چکا ہوں
اصبحت لا املا ولا امنية		وعن الوجود واهله مغنية
اسی لئے میری یہ حالت ہے نہ تو مجھے کسی قسم کی آرزو ہے نہ تمنا		اور جہاں وجود اور اہل وجود دونوں سے بے نیازی ہو جاتی ہے

	ارجو ولا موعودة اترقب
	کہ جس کی میں خواہش کروں یا جس کا میں امیدوار ہوں

ومطالعا فى علمه لوح القضاء	٩	قد صار قلبى جامعا آهل القضا
احکام قضا و قدر اس کے حیطۂ علم میں ہیں		میرا دل صاحبان قضا و قدر کا جامع ہے
ما زلت ارتع فى ميادين الرضا		حتى مضى فى حاله ما قد مضى
میں تسلیم و رضا کے میدان میں چرتا ہوں		ہر حال میرے دل پر جو حالت گذری وہ گذری

	حتى وهبت مكانة لا توهب
	یہاں تک کہ مجھے وہ رتبہ بخشا گیا جو کسی اور کو عطا نہیں ہوا

اسی لئے دل میں کوئی آرزو و تمنا نہیں اس دنیا کا ثمرہ ہوتا ہے تو آخرت کا شہد سے تو جنت جیم و دے جو ر سے انہاں محو تمام ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

حل لغات ٩

مطالع۔ [illegible] ۔ ارتع۔ چرتا ہوں۔ میدان کی جمع میادین ہے۔ ہبۃ۔ بخشش

شرح:- مسلک قادریہ کیا ہے؟ تسلیم و رضا یعنی خوشی خوشی جینا اپنی خوشی مرنا۔ احکام قضا و قدر پر نظر رکھنا تحت امر زندگی گذارنا یہی عین اسلام ہے اور یہی عین ایمان ہے قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ حضور کی ساری زندگی تسلیم و رضا کی زندگی تھی اٹھنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا سب تحت مشیت تھا۔ خود فرماتے ہیں کہ میں نہیں کھاتا جب تک قسم دے کر کھلایا نہیں گیا۔ جب تک قسم دے کر پہنایا نہیں گیا نہیں پہنا ۔ ۔ ۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی اسی جانب اشارہ کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
روز اللہ تیرا چاہنے والا تیرا

جاهدت فى الله حق الجهد بالزهد
فى كل ما تشتهيه النفس كالشهد
فقمت لله بالقرآن والشهد
جافيت مضجعكم يا محى الدين
الله اراك ما لم يؤتها احد
من الاله طبيبا اذا ما كنت متحد
ليس البرية هادى الخلق دينه هدى
فانت احرى بهذا يا محى الدين

وَلَهٗ

اِذا نظرت عَيني وجوهَ حبائبي	١	فتلكَ صلاتي في ليالِ الرَّغائب
میری آنکھ جب میرے محبوب کا روئے زیبا دیکھتی ہے		تو یہی میری رغبت والی راتوں کی نماز ہوتی ہے
وُجوهٌ اِذا ما اَسفرت عن جمالِها	٢	اَضاءت لها الاكوانُ مِن كلِّ جانب
روئے جاناں سے جب نقاب اٹھتا ہے		تو اس کے پرتو سے کائنات کا گوشہ گوشہ چمک اٹھتا ہے
حُرمتُ الرِّضى اِن لم اكُن باذِلَها	٣	اُزاحِمُ شُجعانَ الوغى بالمناكب
مقام رضا سے محروم ہو جاؤں اگر اپنے محبوب کیلئے اپنا خون نہ بہاؤں		اور بہادرانِ جنگ سے دوش بدوش مقابلہ نہ کروں
اَشُقُّ صُفوفَ العارفينَ بعزمةٍ	٤	تعلّى بمجدٍ فوقَ تلكَ المراتب
میں اپنے مضبوط ارادے کے ساتھ عارفوں کی صفوں کو چیرتا چلا گیا		بالآخر میرا رتبہ ان کے رتبہ سے بلند ہو گیا
وَمَن لم يُوفِ الحبَّ ما يستحقُّهُ	٥	فذاكَ الذي لم يأتِ قطُّ بواجب
اور جس نے حق محبت ادا نہیں کیا		تو گویا اس نے ایک امر واجب کی تکمیل نہیں کی

بہجۃ الاسرار ص۵۸ قلائد الجواہر ص۲۸

حل لغات
عود یعود - عادت ڈالنا - خوگر بنانا
عذب - شیریں - رمی یرمی - تیر چلانا
صدّ - فراق - ہجر - صعب - دشوار - مشکل

تشریح :-
وصل سے شاد کیا پھر سے ناشاد کیا
اس نے جس طرح سے چاہا مجھے برباد کیا

وله

عَوَّدُونِی الوِصَالَ وَالوَصلُ عَذبٌ	۱	وَرَمُونِی بِالصَّدِّ وَالصَّدُّ صَعبٌ
انہوں نے مجھے خوگر وصل بنادیا (شب یعنی کہ) وصل شیریں ہوتا ہے		اور پھر انہوں نے ہجر کا مجھے نشانہ بنادیا اور کہ بہ نہیں جاتا کی ہجر ایک مصیبت ہے
زَعَمُوا حِینَ عَاتَبُوا اَنَّ جُرمِی	۲	فَرطُ حُبِّی لَهُم وَمَا ذَاكَ ذَنبٌ
بوقت عتاب فرماتے ہیں کہ میرا جرم		ان کی فرط محبت ہے حالانکہ یہ تو کوئی جرم نہیں
لَا وَحَقِّ الخُضُوعِ عِندَ التَّلَاقِی	۳	مَا جَزَا مَن یُحِبُّ اِلَّا یُحَبُّ
اس خضوع کی قسم جو محبوب سے ملنے کے وقت ہوتی ہے		کہ محبت کرنیوالے کی خبر بجز اسکے نہیں کہ وہ محبت کیا جائے

قلائد الجواہر ص ۸۲

۲ حل لغات
زعم - ارادہ ، گھمنڈ ، ادعا
حین - جبکہ - ظرف زمان - جرم
خطا ، غلطی ، فرط - زیادتی - ذنب - گناہ
تشریح :-
تیرا چاہنا ہے اگر جرم کوئی
تو اس جرم کی میں سزا پانا چاہوں

۳ حل لغات
خضوع - تخشع - خلوص ، اخلاص
تلاقی - ملاقات - جزاء - بدلہ
یحب - چاہتا ہے - یُحَب - چاہا جاتا ہے

تشریح :-
محبت کاملہ محبت ہے محبت
میں خلوص ہو تو
[illegible]

ولہ ۱۲

اِذَا كُنْتَ عَنْ عَيْنِ الْعِيَانِ مُغَيَّبًا	۱	فَمَا اَنْتَ عَنْ قَلْبِي وَسِرِّي بِغَائِبٖ
جب آپ میری ظاہری آنکھوں سے غائب تھے		تو میرے چشم دل اور دیدۂ جاں سے تو غائب نہ تھے
اِذَا اشْتَاقَتِ الْعَيْنَانِ مِنْكَ لِنَظْرَةٍ	۲	تَمَثَّلْتَ لِي فِي قَلْبِكَ مِنْ كُلِّ جَانِبٖ
جب آنکھیں مشتاق دیدار ہوتی ہیں		تو آپ ہر جانب سے میرے دل میں متمثل ہو جاتے ہیں

ولہ ۱۳

فتح المبین کی صفحہ (۹۰) پر یہ صراحت ہے کہ جب حضرت شیخ احمد الرفاعی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے تو انہوں نے یہ ابیات عرض کی

فِي حَالَةِ الْبُعْدِ رُوحِي كُنْتُ اُرْسِلُهَا	۱	تُقَبِّلُ الْاَرْضَ مِنِّي وَهِيَ نَائِبَتِي
یعنی حالت بعد سے میں اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا		تاکہ وہ نیابتاً میری جانب سے زمین بوسی کرے
وَهٰذِهٖ نَوْبَةُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ	۲	فَامْدُدْ يَمِينَكَ كَيْ تَحْظٰى بِهَا شَفَتِي
اور میں اب جسمانی طور پر حاضر بارگاہ ہوں		لہذا آپ اپنا دایاں دست دراز کریں تاکہ میں اپنے مشتاق لبوں سے اسکا بوسہ لے سکوں

اسکے جواب میں سید الاولیاء رضی اللہ عنہ نے متذکرہ بالا ابیات میں جواب سرفراز فرمایا جن کا اس احقر نے یہ منظوم ترجمہ کیا ہے

ہر چند کہ حسن رخت از چشم نہاں بود ∴ ہر آئینہ دل وے ہر لحظہ عیاں بود
ہر دم کہ نگاہم مشتاق جمالست ∴ دیدم کہ نگاہ تو بہ سوئم نگراں بود

[illegible] در راہ [illegible] مرحلہ قرب و بعد نیست
می بینمت عیان و دعا می فرستمت

بقول حضرت جامی
[illegible]
وجعلہ فی نظری کل غداۃ و عشی

وَلَہٗ

دَنَوْتُ عَنِ الْمَحْبُوْبِ اَعْلَی الْمَرَاتِبِ	۱	فَاَوْهَبَنِیْ بِالْقُرْبِ اَزْكَی الْمَوَاهِبِ
میں نے اپنے محبوب سے قریب ہو کر اعلیٰ مدارج حاصل کئے		اس نے اپنی قربت سے مجھے بہترین عطایا سرفراز کیا
وَتَوَّجَنِیْ تَاجًا عَلٰی خَلْعِ اَرْضِنِیْ	۲	بِاَسْنٰی مَلَابِسَ فَنِلْتُ مَاٰرِبِیْ
اس نے خلعت رضا کے علاوہ مجھے تاج پہنایا		اور ایسے قسم کی پوشاک پہنائی غرض میں اپنا مقصد پالیا
وَنَادَمَنِیْ مِنْ غَیْرِ وَاسِطَةٍ وَقَدْ	۳	بَدَا لِیْ جَهْرًا لَا حِجَابَ وَحَاجِبِ
مجھ سے اس نے بلا واسطہ ہم نشینی کی		میرے لئے بلا حجاب و حاجب جلوہ گر ہو گیا
سَلَكْتُ طَرِيْقًا لَيْسَ يَسْلُكُ سَالِكٌ	۴	وَكَانَ حَبِیْبِیْ لِیْ دَلِیْلًا وَصَاحِبِیْ
میں نے وہ راہ طے کی جس پر کوئی سالک نہیں چل سکتا		اور میری رہنمائی اور رفاقت میرے حبیب رسول اکرم نے فرمائی
خَلَوْتُ لِمَنْ اَهْوٰی بِغَیْرِ مُزَاحِمٍ	۵	فَیَا حَبَّذَا مَا طِبْتُ لِیْ مِنْ مَاٰرِبِ
جس سے مجھے عشق و محبت ہے بلا روک ٹوک میں اسکے ساتھ تنہا رہا		اے واہ میں نے کیا بہتر و خوشگوار مقاصد حاصل کئے
وَلِیْ وَلَهٗ قَبْلَ الْوُجُوْدِ وَكَوْنِهٖ	۶	وَلِیْ قَدَمٌ قَدْ جَالَ فِیْ جَذْبِ جَاذِبِ
یہ میری اور میرے محبوب کی محبت وجود و کون کے قبل سے ہے		اور ازل ہی سے مجھے کسی کھینچنے والے نے اپنی جانب کھینچ لیا ہے

وهذا مقامی واتصالی بخالقی	۷	وذکری حظی من حبیب الحبائب
یہ میرا مقام ہے اور میرے خالق کیساتھ اتصال ہے		اور محبوبوں کے محبوب کی یاد میرا حصہ ہے
انا فی الھوی سلطان کل متیم	۸	لمملکتی فی الارض حنت رکائبی
مقام عشق میں ہر مشتاق کا میں بادشاہ ہوا		تمام شہسواران روئے زمین میں میری حکومت کے آگے سر جھکائے
وجالت خیولی الارض شرقا ومغربا	۹	وفی طولها والعرض دار نجائبی
اور میرے گھوڑوں نے مشرق و مغرب میں جولانی کی		اور دنیا کے طول و عرض میں میری عربی نسل گھوڑوں نے چکر لگایا
ودقت لی السادات فی الارض والھوی	۱۰	طبولا لعزی کم لھا الف ضارب
اور روئے زمین میں تمام سرداروں اور ارباب عشق نے میرا ڈنکا بجایا		میری شان و شوکت کے ڈھول پیٹنے والے ہزاروں ہیں
ولی خیمة خضراء فی مشرقها	۱۱	وفی مغرب اطنابها بتراکب
اور میرے لئے مشرق میں سبز خیمہ تانا گیا		جسکی طنابیں میخوں سے مغرب میں ترتیب سے لگائی گئیں
وتنصب فی حشر علینا تظلنا	۱۲	رجالی واصحابی بها فی مناصب
یہی خیمہ حشر میں بھی ہم پر سایہ فگن رہے گا		میرے سارے احباب و اصحاب اسکے زیر سایہ بلحاظ مراتب مقیم ہونگے
انا قطب اقطاب الوجود حقیقة	۱۳	وجملهم لی یتبعون مذاهبی
میں درحقیقت عالم وجود کا قطب الاقطاب ہوں		اور سب میرے مسلک و مذہب کی اتباع کرتے ہیں

حل لغات: دقت۔ بجانا۔ طبول۔ طبل کی جمع ہے۔ یعنی ڈھول۔ ضارب۔ مارنے والا۔ پیٹنے والا۔

اذا اجتمعوا فی جامع العشق جلہم	١٤	خطیباً اعظہم من بلیغ عجائبی
جب وہ جامع عشق میں جمع ہوتے ہیں		تو میں بحیثیت خطیب بلاغت آمیز عجائب سنا کر نصیحت کرتا ہوں
قعود جلوس ینظروا تحت منبری	١٥	ویجروا دموعاً بالدماء سواکب
یہ لوگ میرے منبر کے نیچے بیٹھے ہوئے مجھے تکتے رہتے		اور خون کے آنسو بہاتے رہتے
انا خادم فی حضرۃ نبویۃ	١٦	قریب لہ قرباً کقوس الحواجب
میں بارگاہ نبوت میں خادم ہوں		اور حضور سے اتنا قریب ہوں جیسے کمان ابرو

ولہ ١٥

تجلی لی المحبوب من غیب الحجب	١	فشاھدت اشیاء تجلی من الخطب
پردہ غیب سے میرے لئے محبوب نے تجلی کی		تو میں نے ان تمام چیزوں کو دیکھ لیا جو اس تجلی سے روشن ہو گئیں
واشرقت الارض من نور وجھہ	٢	فخفت لان اقضی لھیبۃ فجی
اس کے روئے روشن کی تجلی سے ساری کائنات جگمگا اٹھی		مجھے خوف ہوا کہ کہیں اس کی ہیبت سے اپنی جان نہ گذر جاؤں
ولما صدقنا شیلت الحجب بیننا	٣	ولولا کلام الصدق ما شیلت الحجب
ہم جب محبت میں پورے اترے تو ہمارے درمیان جو پردے تھے وہ اٹھ گئے		اگر راست بازی نہ ہوتی تو یہ حجابات دور نہ ہوتے

فَنادیتُہُ سرّ التعظیم شانہ	۴	ولم اطلب الرؤیا لہ خیفت العتب
میں نے آپ کی عظمت وشان کے پیش نظر آپ کو آہستہ ندا دی		اور باندیشہ عقاب طالب دید نہ ہوا
سِوی اِنّنی نادیتُہ جذّ بزرۃٍ	۵	لِتُحی بہا میت الصّبابۃ واللّب
میں نے زیادہ سے زیادہ یہ کیا کہ بس آپ سے التجا کی		کہ آپ از راہ لطف مجھ پر ایک نظر ڈال دیں جس سے یہ کشتہ محبت زندہ ہو جائے
تَعطّف علیٰ من انت اقصیٰ مُرادُہٗ	۶	فمعناک فی عینی و ذکراک فی قلبی
اس پر لطف فرما جس کا تو انتہائی مقصد ہے		میری آنکھ میں تیرا جلوہ اور میرے دل میں تیری یاد ہے

ولہٗ ۱۶

فَلیتَک تحلُو والحیاۃُ مَریرۃٌ	۱	ولیتَک ترضیٰ والانامُ غِضابُ
کاش تو میرے حق میں شیریں ہوتا اور زندگی تلخ ہوتی		اور کاش تو راضی ہوتا اور سب لوگ ناراض ہوتے
ولَیتَ الّذی بینی وبینَکَ عامرٌ	۲	وبینی وبینَ العالمینَ خرابُ
اور اے کاش ہمارے باہم تعلقات آباد ہوتے		اور مجھ میں اور دونوں جہان میں جو تعلقات ہیں وہ برباد ہو جاتے
اِذا صحّ منکَ الوُدّ فالکُلّ ھیّنٌ	۳	وکُلّ الّذی فوقَ التّرابِ ترابُ
تجھ سے صحیح محبت استوار ہو جائے تو ہر ہر شے میرے لئے آسان ہے		اور ہر شے جو اس مٹی پر ہے وہ مٹی ہی تو ہے

وله

١	إذا نظرت عيني وجوه حبائبي	فتلك صلاتي في ليالي الرغائب
	میری آنکھیں جب میرے محبوب کا رخ زیبا دیکھتی ہے	تو یہی میری طویل راتوں کی نماز ہوتی ہے
٢	وجوهٌ إذا ما أسفرت عن جمالها	أضاءت لها الأكوان من كل جانب
	روئے جاناں سے جو نقاب اٹھتا ہے	تو اسکے پرتو سے کائنات کا گوشہ گوشہ چمک اٹھتا ہے
٣	حُرمتُ الرضى إن لم أكن باذلا لها	أزاحم شجعان الوغى بالمناكب
	مقام رضا سے محروم ہو جاتا اگر اپنے محبوب کیلئے اپنا حق نہ بہادوں	اور بہادران جنگ سے دوش بدوش مقابلہ نہ کروں
٤	أشق صفوف العارفين بعزمة	تعلى مجدي فوق تلك المراتب
	میں اپنے مضبوط ارادوں کیساتھ عارفوں کی صفوں کو چیرتا گیا	بالآخر میرا رتبہ ان کے رتبہ سے بلند ہوگیا
٥	ومن لم يوفِّ الحب ما يستحقه	فذاك الذي لم يأت قط بواجب
	جس نے حق محبت پورا ادا نہیں کیا	گویا اس نے ایک امر واجب کی تکمیل نہیں کی

وله ۱۸

هنیئاً لصحبی انّنی قائد الرکب	۱	اسیّرهم قصداً الی منزل الرحب
میرے اصحاب کو خوشخبری ہو کہ میں انکا امیر لشکر ہوں		(جو) انہیں ایک وسیع تر درگاہ کیجانب لیجارہا ہوں
واکفنهم والکل فی شغل امره	۲	وانزلهم فی حضرة القدس من ربّ
میں ان کے ہر معاملہ ہر شغل میں ممد و معاون رہوں گا		اور انکو (بالآخر) بارگاہ ربوبیت میں پہونچا دوں گا
ولی معهد کل لطوائف دونه	۳	ولی منهل عذب المشارب والشرب
اور میری وہ ارفع و اعلیٰ قرار گاہ ہے جسکے آگے		اور میرا چشمہ بھی نہایت شیریں و خوش مزہ ہے
واهل الصفا یسعون خلفی کلّهم	۴	لهم همّة امضی من الصارم [العضب]
اور اہل صفا میرے پیچھے بھاگے بھاگے آرہے ہیں		انکی ہمت کا کیا پوچھنا جو تلوار سے زیادہ کام کرتی ہے

وله ١٩ ردیف التاء

طَابَ شُرْبُ الْمُدَامِ فِي الْخَلَوَاتِ	۱	اَسْقِنِي يَا فَقِيهُ فِي الْاٰنِيَاتِ
تنہائی میں مے نوشی اچھی لگتی ہے		(پس) اے دانش مند مجھے ساغر سے پلا دے
خَمْرَةٌ تَرْكُهَا عَلَيَّ حَرَامٌ	۲	لَيْسَ فِيهَا اِثْمٌ وَلَا شُبُهَاتٌ
یہ ایسی مے ہے جس کا چھوڑنا مجھ پر حرام ہے		جسکے پینے میں گناہ ہے نہ (حرمت کا) شبہ
وَشَرِبَهَا خَيْرُ الْبَرَايَا مُحَمَّدٌ	۳	هَامَ فِيهَا وَخُصَّ بِالْمُعْجِزَاتِ
اور اسکو سیدنا محمد مصطفےٰ خیر البرایا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا		اور اس سے سرشار ہوگئے اور معجزوں سے خاص کیے گئے
وَشَرِبَهَا مُوسَى عَلَى طُورِ سِينَا	۴	هَامَ فِيهَا وَخُصَّ بِالْمُنَاجَاتِ
اور اس کو (حضرت) موسیٰ نے طور سینا پر پیا		وہ بھی اس طرح سرشار ہوئے اور مناجات کے ذریعہ خاص کیے گئے

حل لغات متعلقہ قصیدہ ۱۹
هنیئا۔ مبارک باشد۔ مرحبا۔ صحب۔ اصحاب
رفقاء۔ سیر۔ چلنا۔ اردو میں بھی مستعمل ہے
قصد کرنا۔ ارادہ کرنا۔ موجب۔ وسیع کشادہ

تشریح ۱:
حضور غوث پاک اپنے رفقا اور اصحاب کو
خوشخبری دے رہے ہیں کہ ان کے کارواں کے آپ
میر کارواں ہیں جو ان کو وسیع منزل کی جانب
لیجا رہے ہیں یہ منزل قرب الٰہی کی منزل ہے۔

تشریح ۲:
آپ فرماتے ہیں کہ جس نے یہ عزم صمیم کر لیا ہے
کہ ان ارباب صفا کی [illegible]
قرب الٰہی کی منزل میں اتار کر رہیں گے۔

حل لغات ۳
معهد۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ قرارگاہ۔ منزل
طائفۃ۔ جماعت۔ گروہ۔ [illegible]
عذب۔ شیریں۔ منهل۔ چشمہ

تشریح ۳:
آپ نے اس شعر میں اپنے مقام کی رفعت
کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ جس مقام پر آپ
فائز ہیں اس کے آگے تمام مدارج
پست ہیں۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

تشریح ۴: [illegible]

حل لغات ۴
صفا۔ صاف۔ پاکیزہ۔ اہل صفا۔ پاکیزہ لوگ
اصفیاء۔ اتقیاء۔ متقی۔ [illegible]
صارم۔ تلوار۔ شمشیر

اَفۡتِنِیۡ یَافَقِیۡه فِیۡهَا وَقُلۡ لِیۡ	۵	هَلۡ یَجُوۡزُ شُرۡبُهَا عَلَی الۡعَرَفَاتِ
اے فقیہ! اس شراب کے بارے میں فتوے دے اور مجھ سے کہہ		کہ کیا اس کا پینا عرفات پر جائز ہے!
اَوۡ یَجُوۡزُ الطَّوَافُ وَالسَّعۡیُ فِیۡهَا	۶	وَالتَّلَبِّیۡ وَتَرۡمِی الۡجَمَرَاتِ
کیا یہ مے پی کر طواف اور سعی		اور تلبیہ اور رمی جمرات جائز ہے!
وَرَمُوۡا بِالۡجِمَارِ جَمۡرَةَ قَلۡبِیۡ	۷	اَیُّ قَلۡبٍ تَصَبَّرُ الۡجَمَرَاتِ
اور انہوں نے اپنی محبت کے شعلوں سے میری آتش قلب اور بھڑکا دی		(بھلا) کون دل ان شعلوں کو برداشت کر سکتا ہے
رَحَّبُوۡنِیۡ وَاَجۡلَسُوۡنِیۡ وَقَالُوۡا	۸	اَنۡتَ مَنۡ اَنۡشُرُ لَكَ الۡخَیۡرَاتِ
انہوں نے مجھے مرحبا کہہ کر مجھے بٹھایا اور کہا		تو وہ شخص ہے جس کے ذریعہ میں نیکیاں پھیلا رہا ہوں
اَنَا عَبۡدُ الۡقَادِرِ طَابَ وَقۡتِیۡ	۹	اَنَا حَامِی الۡحِمَا بِطُوۡلِ حَیَاتِ
میں بندہ قادر ہوں میرا زمانہ خوشگوار ہے		میں تا زیست چراگاہ کا نگہبان رہوں گا
وَالصَّلٰوةُ عَلٰی شَفِیۡعِ الۡبَرَایَا	۱۰	خَیۡرِ مَنۡ حَجَّ اَوۡ رَقٰی عَرَفَاتِ
شفیع البرایا پر درود		جو ہر حج کرنے والے اور عرفات پر چڑھنے والے سے بھلے ہیں

(ماخوذ از قلمی نسخہ)

حل لغات: مدام - شراب - خلوت - تنہائی

حل لغات: رمی - پھینکنا - پھینک کر مارنا - جمرۃ - چنگاری - جمع جمرات

حل لغات: مرحبا - خیر مقدم کرنا - نشر کرنا - پھیلانا - خیر - بھلائی - نیکی

حل لغات

باب۔ دروازہ۔ وقوف۔ ٹھیرنا

ضیق۔ تنگی

منہج۔ راستہ۔ جمع مناہج۔ فوز۔ کامیابی

عروج۔ بلند بالا۔ ذی المعارج۔ صاحب مراتب

تشریح

ولہ ۲۰ ردیف الجیم

۱	علی بابنا قف عند ضیق المناهج	تفز بعلی القدر من ذی المعارج
	جب سب راستے تنگ ہو جائیں تو ہمارے دروازہ پر آکر ٹھیر جا	(ان شاء اللہ) بوسیلہ عُدائے برتر اور ذو المراتب تو کامران ہوگا
۲	الم تر ان الله اسبغ نعمة	علینا و ولانا قضاء الحوائج
	کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر نعمت انڈیل دی ہے	اور خلق کی حاجتوں کو پورا کرنے پر ہمکو مامور کیا ہے

(فیوضات ربانیہ۔ مرقع کلیمی)

ولہ ۲۱ ردیف الدال

۱	یا من تحل بذکره	عقد النوائب والشدائد
	اے وہ جسکی یاد سے کھل جاتے ہیں	مصائب اور سختیوں کے عقدے
۲	یا من الیه المشتکی	والیه امر الخلق عائد
	اے وہ جس سے سارے مصائب کا شکوہ کیا جاتا ہے	اور جو کار خلق کا محور ہے
۳	یا حی یا قیوم یا	صمد تنزه عن مضادد
	اے حی (زندہ) اور اے قیوم (قائم بالذات)	اور اے بے نیاز جو اضداد سے منزہ ہے

حل لغات

اسبغ۔ انڈیل دیا ہے۔ ولی۔ کارساز۔ والی بنانا

قاضی۔ فیصلہ کرنے والا۔ حاجۃ۔ ضرورت۔ جمع۔ حوائج

تشریح

حل لغات

حل ہو جانا اردو میں مستعمل ہے۔ ذکر۔ یاد

عقدۃ۔ گرہ۔ جمع عقد۔ نائبۃ۔ مصیبت۔ جمع نوائب۔ مصیبتیں۔ شدیدۃ۔ سختی۔ جمع شدائد۔ سختیاں۔ دشواریاں

حل لغات

مشتکی۔ شکوہ

حل لغات: حی - زندہ - حیات - زندگی - اللہ تعالیٰ کی زندگی ازلی و ابدی ہے - قائم - قائم رکھنے والا - قیوم - قائم بالذات - صمد - بے نیاز - جمع اضداد

انت العلیم بما بلیت	۴	به وانت علیه شاهد
تو اس مکتب سے باخبر ہے جس میں مبتلا کیا گیا ہوں		کہ تو حاضر و ناظر ہے
انت المنزه یا بدیع الخلق	۵	عن ولد ووالد
اے خالق (ارض و سماوات) تو ہر عیب و نقص سے مبرا ہے		تو لم یلد و لم یولد ہے تو جنا نہ جنایا گیا
انت الرقیب علی العبا	۶	د وانت فی الملکوت واحد
تو بندوں کے احوال کا نگران ہے		اور ملکوت میں تیری ذات یکتا ہے
انت المعز لمن اطا	۷	ع والمذل لکل جاحد
تو اس کو عزت دینے والا ہے		تیری اطاعت کی اور جس نے نافرمانی کی اسکو ذلت دینے والا ہے
انی دعوتک والهمو	۸	م جیوشها قلبی تطارد
میں اس حال میں تجھے ندا دے رہا ہوں		جبکہ لشکر غم مجھے پریشان کیے ہوئے ہے
فرج بحولک کربتی	۹	یا من له حسن العوائد
اپنے حول و قوت سے میری مصیبت دور فرما		اے وہ جسکے قبضہ قدرت میں سب سے بہتر آسائش ہے
انت المیسر والمسبب	۱۰	والمسهل والمساعد
تو ہی (ہر مشکل کو) آسان کرنیوالا اور کارساز ہے		ان سختیوں کو آسان کرنیوالا اور مدد و معاون تیری ذات ہے

حل لغات: علم - جاننا - عالم - جاننے والا - علیم - بروزن فعیل - بہت علم والا - شاهد - دیکھنے والا

حل لغات: جیوش - جیش کی جمع - لشکر - هموم - هم کی جمع - غم

حل لغات: فرج - دور فرما - کرب - مصیبت

حل لغات: یسر - آسانی - میسر - آسان کرنے والا - مساعدت - موافقت - مسهل - سہل کرنیوالا - مساعد - سازگار

یسّرلنا فرجاً قریباً	۱۱	یا الٰھی لا تباعِد
ہمارے لئے جلد کشادگی فرما		بار الٰہا پھر اسکو ہم سے دور نہ کر
فخفیُّ لطفِک یُستعا	۱۲	نُ بهٖ علی الزمنِ المعانِد
کہ تیری پوشیدہ مہربانی سے ہی		مدد لی جاتی ہے مخالف زمانہ پر
کُن راحمی فلقد أئستُ	۱۳	من الاقارب والاباعِد
رحم فرما کہ میں مایوس ہوچکا ہوں		رشتہ داروں اور بیگانوں سے
وعلی العدیٰ کُن ناصِری	۱۴	لا تشمت بی الحواسِد
اور دشمنوں کے خلاف میرا مددگار ہوجا		حاسدوں کو میری تباہ حالی پر خوشی کا موقع نہ دے
ثمّ الصلاۃ علی النبی	۱۵	وآلهٖ الغرر الماجد
پھر درود ہو نبی کریم پر		اور ان کی آل امجاد پر
ماجنّ اللیلُ أو سجیٰ	۱۶	أو خرّ للرحمٰن ساجِد
جب تک رات پوشیدہ کرتی رہے یا تاریکی چھائی رہے		یا جب تک خدا مہربان کے آگے سجدہ کرنیوالے سجدہ کرتے رہیں

بہجۃ الاسرار ص ۴۳۲

حل لغات ۱۲
خفی۔ پوشیدہ۔ خفیہ۔ عناد۔ دشمنی
عداوت۔ معاند۔ مخالف

حل لغات ۱۳
یاس۔ ناامیدی۔ مایوسی۔ ائست
میں مایوس ہوگیا۔ اقارب۔ رشتہ دار
نزدیک کے لوگ۔ یگانے۔ بعد۔ دوری
اباعد۔ دور والے۔ بیگانے۔

حل لغات ۱۴
عدو۔ دشمن۔ عداوت رکھنے والا
کن۔ ہوجا۔ ناصری۔ میرا مددگار
شماتت۔ شتم سے ماخوذ ہے۔

حل لغات ۱۶
جنّ۔ ڈھانک لیا جنون عقل کو
ڈھانک لیتا ہے۔ جنّ۔ پوشیدہ مخلوق
سجیٰ۔ چھاجائے۔ قرآن میں واللیل
اذا سجیٰ وارد ہے۔ ساجد۔ اسم فاعل
سجدہ کرنے والا۔

وله ۲۳

یَا حَبِیْبَ الْاِلٰهِ خُذْ بِیَدِیْ	۱	مَا لِیْ عَجْزِیْ سِوَاكَ مُسْتَنَدِیْ
محبوب خدا! میری دستگیری کیجئے		میرے لئے بجز آپ کے کوئی سہارا نہیں
کُنْ رَحِیْمًا لِزَلَّتِیْ وَاشْفَعْ	۲	یَا شَفِیْعَ الْوَرٰی اِلَی الصَّمَدِ
میری لغزشوں پر رحم فرمائیے اور شفاعت کیجئے		اے شافع امم بارگاہ صمدیت میں
اِعْتِصَامِیْ سِوٰی جَنَابِكَ لِیْ	۳	لَیْسَ یَا سَیِّدِیْ اِلَی الْاَحَدِ
بجز آپ کی ذات گرامی کے میرا کوئی وسیلہ		میرے آقا! بارہ گاہ احدیت میں نہیں
غَیْرُ عُرْوَاكَ لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ	۴	لِلْعَلِیْلِ الذَّلِیْلِ مُعْتَمَدِیْ
بجز آپ کے دونوں جہاں میں میرا کوئی معاون نہیں		اس بیمار اور ذلیل کے لئے قابل اعتماد نہیں
صَلَوَاتِیْ عَلَیْكَ فِی الْمَلَوَیْنِ	۵	كَانَ مُتَجَاوِزًا عَنِ الْعَدَدِ
دونوں جہاں میں آپ پر میرا درود		آں گنت بے حد و بے شمار
وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِكَ طُرًّا	۶	وَعَلٰی آلِكَ اِلَی الْاَبَدِ
نیز آپ کے اہل بیت پر		اور آپکی آل پر ابد سے ازل تک یعنی ہمیشہ ہمیشہ

حل لغات: اعتصام: مضبوط پکڑ لینا، سختی سے تھام لینا۔ واعتصموا بحبل اللہ ... اللہ کی رسی مضبوط تھام لو

وعلى الصحب كلهم اجمع	٧	هم نجوم الهدى الى الرشد
اور آپ کے تمام اصحاب پہ		جو رہِ ہدایت کے ستارے ہیں

وسلہ ۲۳ ردیف الراء

اذا ضاق حالی اشتکیت لخالقی	١	قدیر علی تیسیر کل عسیر
جب میرا حال تنگ ہوتا ہے تو اپنے خالق سے شکوہ کرتا ہوں		جو ہر دشوار امر کو آسان کرنے پر قادر ہے
فما بین اطباق الجفون و حلها	٢	انجبار کسیر وانفکاک اسیر
جو پلکوں کے بند اور کھولنے کی اتنی دیر میں		شکستہ دل کو تسلی اور اسیر غم کو رنج و الم سے نجات دے سکتا ہے
ایظلمنی دهری وانت وسیلتی	٣	واشکو من الاسوا وانت مجیری
کیا مجھ پر زمانہ ظلم کرتا ہے جبکہ تو میرا سہارا ہے		اور میں بدحالی کا شکوہ کرتا رہوں جبکہ تو پناہ دہندہ ہے
واظلما وانت العذب فی کل مورد	۴	واظلم فی الدنیا وانت نصیری
اور کیا میں تشنہ کام رہوں جبکہ تو ہر گھاٹ پر چشمہ شیریں ہے		اور کیا میں دنیا میں جور و جفا کا شکار ہوں جبکہ تو میرا مددگار ہے
وعار علی حامی الحمی وهو قادر	۵	اذا ضاع فی البید عقال بعیری
چراگاہ کے نگہبان کیلئے باوجود صاحب قدرت ہونے کے یہ عار کی بات ہے		کہ اونٹ کی رسی کھل جائے اور صحرا میں میرا اونٹ گم ہو جائے

یا اهل بیت رسول الله حبکم فرض من الله فی القرآن انزله
کفاکم من عظیم القدر انکم من لم یصل علیکم لا صلوة له

حضرت امام شافعی فرماتے ہیں۔ اے اہل بیت تمہاری محبت اللہ نے قرآن میں فرض کی ہے اور تمہاری فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ جو تم پر نماز میں درود نہ بھیجے اس کی نماز ہی کامل نہیں ہوتی۔

آل اطہار کی عظمت و شان کا اظہار ہوتا ہے۔ درود بھیجو اس اشارے سے حضور کے اہلبیت و

صلی اللہ علی محمد و علی آل محمد
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تصلوا علی الصلوة البتراء

حل لغات: صاحب۔ رفیق۔ مصاحب۔ ساتھی۔ ہم جلیس۔ نجم۔ ستارہ۔ رشد۔ نیکی بھلائی۔

تشریح: حدیث شریف میں ہے اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم۔ میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ اسلئے اہلسنت و الجماعت اہل بیت کے ساتھ صحابہ کرام پر بھی درود بھیجتے ہیں کہ جنہوں نے حضور اکرم کی رفاقت و معیت پائی انہیں حضور پر درود بھیجنے میں بھی شامل کر لیا جائے۔

وعلی التابعین هم لهم
اور ان تابعین پر بھی درود

حل لغات: ضیق۔ تنگی۔ ضاق۔ دشوار ہوا۔ عسیر۔ دشواری۔ تیسیر۔ آسانی۔

حل لغات: اطباق۔ بند کرنا۔ جفون۔ جمع جفن۔ پلک۔ انجبار۔ تسلی۔ کسیر۔ شکستہ حال۔ فکاک۔ رہا ہونا۔ اسیر۔ قیدی۔

تشریح: ... اذا الیک ... ان تقول له کن فیکون

وَلَاحَامِی الْمُلُوكِ اِلَّا اَمِيرُهٗ	٦	فَهَا اَنَا مَمْلُوكٌ وَاَنْتَ اَمِيرِی
غلاموں کا حامی اور مددگار اسکا آقا و مولا ہی ہوتا ہے		تو پھر میں تیرا غلام ہوں اور تو میرا آقا ہے

(فیوضات ربانیہ)

وَلَهٗ ۲۴

اِنَّ الْبِلَادَ وَمَا فِيهَا مِنَ الشَّجَرِ	۱	لَوْ بِالْهَوٰى عَطِلَتْ لَمْ تُرْوَىٰ بِمَاءِ مَطَرِ
تمام شہروں اور ان میں جو درخت ہیں وہ سب		اگر آتش محبت سے جلس جائیں تو وہ کسی بارش تر و تازہ نہ ہو سکیں گے
لَوْ ذَاقَتِ الْاَرْضُ حُبَّ اللّٰهِ اشْتَعَلَتْ	۲	اَشْجَارُهَا بِالْهَوٰى فِيهَا عَنِ الثَّمَرِ
اگر دنیا عشق الٰہی کا مزہ چکھ لے		تو آتش محبت کے شعلے درخت کے پھلوں سے تک نکلیں گے
وَعَادَ اَغْصَانُهَا جُرْدًا بِلَا وَرَقٍ	۳	مِنْ حَرِّ نَارِ الْهَوٰى يَرْمِينَ بِالشَّرَرِ
اور ان کی ڈالیں بلا برگ و بار برہنہ ہو جائیں		آتش محبت کے شرارے ان سے پھوٹا کریں
لَيْسَ الْحَدِيدُ وَلَا صُمُّ الْجِبَالِ اِذَا	۴	اَقْوٰى عَلَى الْحُبِّ وَالْبَلْوٰى مِنَ الْبَشَرِ
(غرضکہ) لوہا ہو یا بلند پہاڑ ہوں		بلائے محبت کے اٹھانے میں انسان سے زیادہ قوی نہیں

(قلائد الجواہر ص ۸۳)

ترجمہ :- قرآن میں آیا ہے۔ انا عرضنا الامانة على السموات والارض فابين ان يحملنها واشفقن منها وحملها الانسان انه كان ظلوما جهولا۔

حل لغات: عساکر۔ فوج لشکر۔ هموم۔ بزرگ و سردار۔ عسکر جمع۔ معسکر۔ لشکرگاہ

حل لغات: عرج۔ ٹیڑھا ہونا۔ لنگ ہونا۔ لغزش کھانا

حل لغات: حنین۔ آہ و زاری۔ حن الفراق۔ فرقت کے باعث آہ و زاری کی۔ استن حنانہ وہ ستون جو مسجد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں آہ و زاری کی تھی۔

آسمان بار امانت نتوانست کشید
قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

وله ۲۵

حُنِیْنُ قُلُوبُ العَارِفِینَ اِلَی الذِّکْرِ	۱	وَتَذْکَارُهُم وَقْتَ المُنَاجَاتِ لِلعُسْرِ
عارفوں کے دل یادِ الٰہی کیلئے بے چین اور آہ و زاری کی حالت میں رہتے ہیں		اور ان کے اذکار وقتِ مناجات رفعِ مصائب کیلئے ہوتے ہیں
هُمُوْهُم جَوَّالَةٌ بِمُعَسکَرٍ	۲	بِهِ اَهلُ وُدِّ اللهِ کَالاَنْجُمِ الزُّهرِ
ان کا سردار اُنکے لشکرگاہ کے ارد گرد گھومتا ہے		اس باعث عاشقانِ الٰہی چمکدار تاروں کی مانند ہوتے ہیں
فَمَا سَوَّاءِ الّا بِقُرْبِ مَلِیکِهِم	۳	وَلَا عَرَجُوا مِن مَسِّ بُؤسٍ وَلَا ضُرِّ
اپنے آقا سے انکی قربت کے باعث وہ شاداں و فرحاں رہتے ہیں		اور خوف یا تکلیف و مصیبت سے انہیں لغزش نہیں ہوتی
اَیَا نَفْحَةَ الاَلْطَافِ مِن لُطْفِ رَبِّنَا	۴	وَیَا سُرْعَةَ الیُسْرِ المُشَتِّتِ لِلعُسْرِ
اے عطر بیز نسیمِ لطف جو ہمارے رب کے الطاف کا ایک کرشمہ ہے		اور اے مشکل کو پراگندہ کرنے والی سرعت
وَیَا رَحْمَةَ المَولَی السَّمَاوِیَّةِ الَّتِی	۵	تَهُبُّ هُبُوبَ الرِّیحِ مِن حَیثُ لَا اَدْرِی
اور اے آقا کی آسمانی رحمت		جو ہوا کی مانند اسطرح لطیف چلتی ہے کہ میں اسکا احساس بھی نہیں کر سکتا
اِغَاثَةَ مَلْهُوفٍ اَضَرَّتْ بِحَالِهِ	۶	نَوَائِبُ لَا تَخْفَاکَ یَا عَالِمَ السِّرِّ
(اس) پریشان حال کی فریاد سن لے جسکے حال کو		مصائب نے ضرر پہونچایا ہے اور جو عالم الغیب تجھ سے مخفی نہیں

تشریح: جو واصل بحق ہوتے ہیں جن کو قرب ایزدی حاصل ہو گیا ہے تو حزن سے ان کو [illegible] علیهم ولا هم یحزنون [illegible]

حل لغات: نفحۃ۔ خوشبو کی لپٹ۔ مشتت۔ پراگندہ کرنے والا۔ هبوب۔ ہوا کا چلنا۔ نوائب۔ نائبۃ کی جمع۔ مصیبت

شَكَوْتُ اِلَى رُحْمَاكَ يَارَبِّ مِنْ ضُرِّي	۷	وَلَمَّا دَهَانِي حَالِي وَاشْتَدَّ خَطْبُه
تو میں اے بار الٰہا تیرے ہی رحم سے اپنی مصیبت کا شکوہ کیا		جب میری حالت نے مجھے تنگ کردیا اور میری مصیبت بڑھ گئی
وَضُعْفِي فَدَارِكْنِي بِلُطْفٍ فِي الْاَمْرِ	۸	فَمَنْ ذَا الَّذِي اَرْجُو سِوَاكَ لِفَاقَتِي
پس تو ہی اپنے کرم سے میرے بارے میں میری دستگیری فرما		ہنگام ضعف و فاقہ تیرے سوا کس سے امید رکھوں
تَضَايَقَ بِي يَاوَاسِعَ الْفَضْلِ وَالْبِرِّ	۹	فَعَجِّلْ وَسَارِعْ يَاسَرِيْعُ بِحَلِّ مَا
تو نہایت فضل فرمانیوالا اور نیکی پھیلانے والا ہے		اے سریع میری تنگ حالی کی کشائش میں جلد فرما
غَنِيٌّ كَرِيْمٌ دَائِمُ الْعَفْوِ وَالسَّتْرِ	۱۰	فَاَنْتَ الْقَرِيْبُ الْمُسْتَجِيْبُ لِمَنْ دَعَا
تو بے نیاز ہے کریم ہمیشہ معاف اور ستر حال کرنیوالا ہے		کہ تو مجھ سے نزدیک اور دعا قبول کرنیوالا ہے

فتح المبین صلا بحوالہ اسرار ملا

وَلَهُ ۲۶

دُوْنَ الْوَرٰى وَاَنَا الْعَظِيْمُ الْاَكْبَرُ	۱	عِلْمِي عَلٰى كُلِّ الْخَلَائِقِ يُنْشَرُ
سوائے خلق و من بزرگ اکبرام		علم من بر تمام خلائق منتشر و پراگندہ است
طُوْلَ الدَّوَامِ حِسَابُهَا لَايُحْصَرُ	۲	وَمَنَاقِبِي بَيْنَ الْوَرٰى مَشْهُوْرَةٌ
درازی دوام حساب آں مناقب بحام نمی کردہ شود		منقبت ہائے من درمیان خلق مشہور است

حل لغات: نشر کرنا - پھیلانا - دون - علاوہ - شکوی - شکوہ - حصر - احصار کرنا

حل لغات: ملھوف - پریشان و پراگندہ حال

حل لغات: دھانی - مجھ پر پریشان کردیا - خطب - مصیبت

حل لغات: رجا - امید توقع - ارجو - واحد متکلم - میں امید کرتا ہوں - ادراک - پانا

وَاَنَا الكَبِيرُ فِي الزَّمَانِ مُوَحَّدٌ	٣	بَيْنَ الْاَنَامِ مُعَظَّمٌ وَمُوَقَّرٌ
منم کبیر در زمانه یگانه ام		درمیان خلق تعظیم داده شده ام و توقیر کرده ام
كُلُّ الْبِلَادِ مَلَكْتُهَا وَحَكَمْتُهَا	٤	وَجَمِيعُ اَهْلِ الْاَرْضِ عِنْدِي يَصْغُرُ
تمام بلاد را مالک شدم و حکم کرده آن ها را		و تمام اہل زمین نزد من خورد ہستند
اَنَا قَادِرِيٌّ قُدْرَتِي مَشْهُورَةٌ	٥	اَنَا قُطْبُ اَهْلِ الْاَرْضِ هُمْ بِي يُشْعَرُ
من قادری ام قدرت من مشہور است		من قطب اہل زمین ام ایشان بسبب من ہائے را ابری دارند
حُكْمُ الْخَلَائِقِ كُلُّهَا فِي قَبْضَتِي	٦	وَهُمُوْ جَمِيعًا مِنْ مَقَامِي يَقْصُرُ
حکم خلایق در قبضه من است		و تمام خلائق از مقام من قاصر ہستند
اِنِّيْ بِاَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى	٧	اَدْرِي وَمَا فِيهَا بِطَرْفِي اَبْصُرُ
بدرستیکه من بجمیع کنارہائے آسمانہا بلند		میدانم آنچه ہست و آنچه در آن آسمانہا است بچشم خود می نگرم
اِنِّي عَلِيمٌ بِالْبِحَارِ جَمِيعِهَا	٨	وَبِكُلِّ غَيْمٍ فِي بِلَادٍ يَمْطُرُ
من دانا ام بجمله دریا ہا را		و بجمیع ابر ہا که در شہر ہا می بارند
وَبِالْاَرَاضِي السَّبْعِ اِنِّي عَالِمٌ	٩	وَبِكُلِّ طَيْرٍ فِي فَلَاةٍ يَصْفِرُ
و به ہفت طبقه زمین بدرستیکه من عالم ام		و ہر پرنده که در بیابان آن زمین است آواز می کند

فِي رَوْضَةِ الْعِشْقِ الَّتِي مَا مِثْلُهَا	١٠	رَوْضٌ وَفِيهَا كُلُّ عَقْلٍ يُنْهَرُ
در باغچهٔ عشق که نیست مانند آن باغ		هیچ باغ دیگر و در آن روضه هر عقل حیرانی می کند
فِي رَوْضَةٍ شَمْسِيَّةٍ قَمَرِيَّةٍ	١١	تَزْهُو وَفِيهَا كُلُّ عَيْنٍ تَقْمُرُ
در باغچه که شمسیه و قمریه باشد یعنی در نور همچو شمس و قمر است		سبز و سرخ می شود و در آن باغ هر چشم خیره می شود
قَامَ الْحَبِيبُ وَقَدْ تَمَايَلَ قَدُّهُ	١٢	وَالْخَمْرُ مِنْ كَاسِ الْمَحَبَّةِ يُقْطِرُ
استاده است درست وتحقیق میل کرده است قدّ او		و شراب از کاسهٔ محبت قطره قطره می چکد
تُجْلَى مَحَاسِنُهُ عَلَيَّ جَمِيعُهَا	١٣	وَالْوَقْتُ خَالٍ لَيْسَ فِيهَا مَاحِضٌ
ظاهر شدند تمام خوبی هاے او بر من		یعنی وقت خالی بود که نه بود در آن هیچ حاضر
شَوْقِي وَذَوْقِي الْمُدَامُ وَلَذَّتِي	١٤	وَمُشَاهَدِي وَجْهَ الْحَبِيبِ يُنَوِّرُ
شوق من ذوق من شراب مست و لذت من		و مشاهده من روے حبیب که منور می کند
وَهُنَاكَ نَادَانِي الْحَبِيبُ وَقَالَ لِي	١٥	مَا شِئْتَ افْعَلْهُ فَأَنْتَ مُخَيَّرُ
در آن جا ندا کرد حبیب مرا او گفت مرا		هر چه خواهی بکن پس تو اختیار داده شد
فَأَجَبْتُهُ رُوحِي فِدَاكَ وَمُهْجَتِي	١٦	أَنَا فِي جَمَالِكَ دَائِمًا أَتَحَيَّرُ
پس جواب دادم او را که روح من فدا کرده شد جان من و تن من تو		من در جمال تو همیشه تحیر می باشم

سلسلہ قصیدہ نمبر ۲۶

انا آیۃُ اللہ العظیم ونورہُ	۱۷	انا رحمۃٌ فی کل ارض تنشرُ
من نشانِ خدائے بزرگ ام و نور او ایم		من آں رحمت ام کہ در ہر زمین پراگندہ شود
وَانا سوال القبر ثمّ حسابہٗ	۱۸	وَانا جمیع الخلق عندی یُحشَرُ
و سوال قبر ام بستر حساب او ایم		و تمام خلق نزدیک من حشر کردہ شوند
وَانَا الّذی محبوب قلبی زارنی	۱۹	من غیر وعدٍ بیننا یتقرّرُ
کسے کہ او محبوب دل من بود زیارت کرد مرا		بدون وعدہ کہ درمیاں ما مقرر شود
وَانا سقانی شربۃً من کفّہ	۲۰	مِن خمرۃٍ ولَہا شعاعٌ احمرُ
بیاشاید مرا ایک شربت از کف خود		از شراب کہ آں شراب را شعاع سرخ بود
وَانا تجلّٰی لی حبیبی حاسرًا	۲۱	مِن غیر حُجُبٍ بیننا یتسترُ
تجلی کرد برائے من دوست من درحالیکہ حاسر بود		و بدان آں حجابہا کہ درمیان ما ستر میکند دریدہ می اندازم
وَانا سکرتُ بکاسہٖ فی خمرۃٍ	۲۲	تَشفی السقیم ومثلُہا لا یُعصرُ
من مست شدم بکاسۂ او در شرابے		کہ شفا می دہد بیمار را و مانند آں شراب افشردہ نہ شود

حل لغات

اجابت - قبول کرنا - مستجیب - قبول کرنے والا

غنی - بے نیاز - مداومت - ہمیشگی

عفو - درگزر - ستر - چھپانا

تشریح: دعائے مفلس جلد قبول ہوتی ہے ارشاد باری ہے امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف عنہ السوء ... خشوع و خضوع اور تضرع سے دعا کرنے والے کو جواب ... اسی کا ارشاد ہے ... نحن اقرب الیہ من حبل الورید ... خشوع و خضوع اور تضرع سے ... مظلوموں کی دعا جلد قبول ہوتی ہے ... دعا کرتے ہیں۔

لَمَّا رَاَیتُ جَمَالَ وَجْهِكَ مُشْرِقًا	۲۳	اِنِّیْ وَحَقِّكَ عَنْكَ لَا اَتَصَبَّرُ
هرگاه دیدم جمال روئے تو و درحالیکه من مشرق شدم		بدرستیکه من قسم حق از تو صبر نه می کنم
فَاَجَابَنِیْ تُعْطٰی بِوَصْلِیْ دَایِمًا	۲۴	یَا عَاشِقِیْ فِی الْعِشْقِ اَنْتَ مُعَمَّرُ
پس جواب داده اورا که بهره مند خواهی بوصل من همیشه		اے عاشق من تو معمری یعنے دائماً درعشق خواهی ماند
اِفْرَحْ وَامْرَحْ فِیْ رِیَاضِیْ دَائِمًا	۲۵	لَكَ مَا طَلَبْتَ وَكُلُّ سَعْیِكَ تُشْكَرُ
خوش باشی وسحت شادی کن درریاضهائے من همیشه		مرتراست آنچه خواستی وتمام سعی تو ستوده شود آنرا
فَجَعَلْتُ اَسْقِیْهِ وَیَسْقِیْنِیْ مَعًا	۲۶	وَالْكَاسُ فِیْ اَیْدِیْ سَنَاهُ یَزْهَرُ
پس شروع کردم که می نوشانیدم اورا و می نوشانید مرا		و پیاله در دستهائے نیست که روشنی آں پیاله درخشانی میکند
وَالشُّرْبُ فِیْمَا بَیْنَنَا لَا یَنْقُصُ	۲۷	فِیْ كُلِّ وَقْتٍ دَایِمًا یَتَكَرَّرُ
شراب درمیان ما اکم تر نشود و نه نقصان پذیرد		در هر وقت همیشه تکرر می شود آں شراب

(ترجمه از حضرت سید شاه غلام علی قادری خلف اکبر و جانشین حضرت سید شاه موسیٰ قادری
ماخوذ از درر الدین صـ ۲۷۹ تا صـ ۲۸۲ ونور القلوب)

دنف۔ بیماری
تلف۔ برباد کر۔ ذبول۔ لاغری۔ دبلاپن
حل لغات: حب۔ عشق۔ محبت۔ سکر۔ نشہ۔ خمار
دور۔ گردش۔ کاس۔ پیالہ
ندمان۔ رفیق، ساتھی۔ ندماء۔ ندیم کی جمع
(بہجۃ الاسرار صفحہ ... قلائد الجواہر صفحہ ...)
تکرما۔ ... یلیق۔ لائق ہونا۔ زیبا ہونا
حل لغات: کریم۔ سخی۔ ... عبور۔ گذرجانا

ولہ ۲۷ ردیف السین

#		
۱	لَا تَسْقِنِی وَحْدِی فَمَا عَوَّدْتَنِی	اِنِّی اَشِحُّ بِھَا عَلٰی جُلَّاسِی
	مجھے تنہا نہ پلا جبکہ تو نے مجھے خوگر بنا دیا ہے کہ	میں اپنے ہمنشینوں کے ہمراہ پیا کروں
۲	اَنْتَ الْکَرِیْمُ وَھَلْ یَلِیْقُ تَکَرُّمًا	اَنْ یَعْبُرَ النُّدَمَاءُ دَوْرَ الْکَاسِ
	تو کریم ہے کیا یہ بات کریم کیلئے زیبا ہے	کہ اس کے ہم نشین دور جام مئے سے محروم ہو کر اٹھ جائیں

ولہ ۲۸ ردیف الفاء

(بہجۃ الاسرار)

#		
۱	اَلْحُبُّ سُکْرٌ خُمَارُہُ التَّلَفُ	یَحْسُنُ فِیْہِ الذُّبُوْلُ وَالدَّنَفُ
	عشق وہ نشہ ہے جسکا خمار ہر شئے کو تلف کر دیتا ہے	(اور) جس میں لاغری اور بیماری خوش لگتی ہے
۲	وَالْحُبُّ کَالْمَوْتِ یُفْنِیْ کُلَّ ذِیْ شَغَفٍ	وَمَنْ تَطْعَمُہٗ اُوْدِیْ بِہِ التَّلَفُ
	محبت موت کیطرح ہر شغل محویت والے کو فنا کر دیتی ہے	جو اس کا مزہ چکھتا ہے تو پھر تباہی بربادی اسکو گھیر لیتی ہے
۳	فِی الْحُبِّ مَاتَ الْاُلٰی صَفَوْا مَحَبَّتَھُمْ	لَوْلَمْ یُحِبُّوْا لَمَا مَاتُوْا وَمَا تَلِفُوْا
	جنکی محبت صادق ہوتی ہے وہ عشق محبت میں پہلے ہی فنا ہو جاتے ہیں	اگر ان کی محبت سچی نہ ہوتی تو نہ وہ اسطرح مرتے نہ برباد ہوتے

تشریح: عشق و محبت کا نشہ جب چڑھ جاتا ہے تو ہم دنیا و مافیہا نظر میں ہیچ ہو جاتے ہیں۔ سارے تکلفات نعمتوں اور خواہشات سے عاشق دل برداشتہ ہو جاتا ہے۔ ... بیماری میں اسکو لطف آنے لگتا ہے ... دوجہاں کی نعمتیں پیش کی جائیں تو وہ ...

آن را کہ ترا شناخت جاں را چہ کند
فرزند و عیال و خانماں را چہ کند
دیوانہ کنی و دو جہاں را بخشی
دیوانۂ تو ہر دو جہاں را چہ کند

بقول امام بوصیری کے الحب یعترض اللذات بالالم
دو عالم سے بدل دیتی ہے۔ محبت لذتوں کو

تشریح: موت کو ھادم اللذات کہا گیا ہے جب موت آجائے تو پھر دنیا اور اسکی نعمتوں سے تعلق منقطع ہو جاتا ہے اسی طرح جو عاشق صادق ہوتے ہیں وہ اسی دنیوی زندگی میں سارے جہاں کی نعمتوں سے دست بردار ہو جاتے ہیں۔ موتوا قبل ان تموتوا پر عمل ہو جاتا ہے۔

تشریح: عاشقان صادق اپنے محبوب کے لئے اپنی جان، اپنا مال و متاع سب قربان کر دیتے ہیں ... اپنی زندگی ... محبوب کی نظروں میں ... تب وہ ... منزل میں ... انا عند المنکسرۃ القلوب ... (قلائد الجواہر)

و۲۹ه ردیف القاف

هَذا جَمَالُ اللّٰهِ فَاَیْنَ العَاشِقُ	۱	وَجَرَتْ نَسِیمُ السِّرِّ فَاَیْنَ النَّاشِقُ
حسن ایزد جلوہ گر ہے مگر مشتاق جمال تو کدھر ہے		نسیم عرفاں چل رہی ہے مگر اسے سونگھنے والے تو کہاں ہے
یَا مُدَّعِی اِشْفَقْ بِنَا وَتَوَلَّنَا	۲	بَادِرْ فَمَا هٰذَا التَّعَلِّی لَائِقُ
اے مدعی دار محبت از راہ شفقت ہم سے رشتہ محبت جوڑ		اور اس بارے میں عجلت کر غرور و تعلی تجھے سزاوار نہیں
اَنَا کُنْتُ فِی بَحْرِ الْمَحَبَّةِ صَادِقًا	۳	مَا عَافَ قَلْبُكَ فِی حِمَایَ الْعَاشِقُ
دیکھ مجھے ، کس طرح میں بحر عشق میں ثابت قدم رہا		(لیکن تجھے کیا ہو گیا) کہ تیرے دل نے تیرے چاہنے والے کی پناہ
اَیْنَ الْفُؤَادُ الْمُتَهَّامُ یَجِیْبُنَا	۴	اَیْنَ الْمِهَمُّ وَالْمَحَبَّةُ صَادِقُ
اے پراگندہ دل تو کہاں ہے میرے پاس آجا		تیرا عزم راسخ کہاں ہے تیری سچی محبت کدھر ہے
وَلَقَدْ سَمِعْنَا بِالْوِصَالِ فَاَیْنَ مَنْ	۵	یَسْعٰی لِحَضْرَتِهٖ فَمِنَّا یُوَافِقُ
ہم کامران وصل ہو گئے تو اب اسکے وصال کیلئے		جد و جہد کرنے والے آ ہماری رفاقت اختیار کر
مَا حَائِمُ نَسْقِی وَحَارِ تَطُوْبُهٗ	۶	دَامَتْ تَجَلِّیْ وَوَقْتِیْ رَائِقُ
تاہم اے گرم گرم مئے عشق پلائیں اور آتش محبت میں پھینکدیں		کہ ہمیشہ ہمیشہ دیدار دوست حاصل ہے اور وقت بھی خوشگوار ہے

حل لغات
خلق۔ پیدا کیا۔ خلق۔ وجود۔ مکارم
اعلا ترین۔ سرّ۔ مسرور کیا۔

تشریح:۔
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بعثت لاتمم مکارم الاخلاق اور حضور کی ذات اخلاق کی جو اخلاق عالیہ ہیں انکی گواہی دیتا ہے کہ انک لعلیٰ خلق عظیم بیشک آپ بلند ترین درجہ پر فائز ہیں۔ محبوب آپ خلق عظیم میں اخلاق حسنہ پر۔ حضور غوثیت آپ اپنے جد امجد کے قدم بقدم ہیں آپ میں بھی انکے خلق کی جلوہ گری ہے
ما شئت قل فیہ فانت مصدق

وله ۳

ذاق خلقی مکارم الاخلاق	۱	ثم بالصدق سرّنی خلّاق
میرے وجود نے مکارم اخلاق کا مزہ چکھا		پھر میرے خالق نے مجھے دولت صدق سے مسرور کیا
وبحفظ العهود والمیثاق		رفعت رایتی علی العشّاق
اور بپاس حفظ عہد و پیمان میثاق		میرا علم (جھنڈا) تمام عشاق پر بلند ہوگیا

واقتدی بی جمیع تلک رفاق
اور تمام رفقانے میری اقتدا کی

انا حصن لاهل کلّ فریقی	۲	ومعین لمن یکون رفیقی
میرے ہر گروہ کا محافظ حصن حصین ہوں		اور اپنے ہر رفیق کا مدد و معاون ہوں
فقت لمّا جعلت صدقا صدیقی		وتنحوا اهل الهواء عن طریقی
جب میں نے صداقت کو اپنا شعار و دوست بنالیا تو سب سے سبقت لے گیا		اور اہل حرص و ہوا میرے راستے سے ہٹ گئے

وافتح عزم من یروم لحاقی
اور جو مجھ سے ملنا چاہتے تھے انکا عزم فتح ہوگیا

حل لغات
عہد۔ پیماں۔ جمع عہود۔ واثق
مضبوط۔ میثاق۔ روز ازل
رایۃ۔ علم۔ جھنڈا

تشریح:۔
حضور نے اپنے عہد کے بعد سے ایک تحسین فرمائی ہے جس میں آپ کو جن نعمتوں سے سرفراز کیا گیا اس کا اظہار بمقتضائے واما بنعمۃ ربک فحدث فرمایا ہے۔ آپ کے مکارم اخلاق اور صدق و صداقت اور عہد و میثاق کی پابندی کا لازمی نتیجہ تھا کہ آپ کا علم سب عشاق الٰہی کے سروں سے بلند و بالا کیا گیا۔ اور اسی سے آپ کی اتباع و اقتدا اختیار کی۔ مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے بارگاہ غوثیت میں عرض کیا کہ
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

حل لغات ۲
حصن۔ فصیل۔ قلعہ۔ عون۔ مدد
معین۔ معاون

حل لغات
فقت۔ سبقت لے گیا
میں فائق ہو گیا
اپنا

خمرتی ذکر حبتی مالک زرھا	۳	یا ندیمی من عارف اختبرھا
میرے لیے یاد محبوب ہے (اے غافل) تجھے کیا ہو گیا تو ابھی اسکا نشہ چکھ		میرے ہمدم و ہمنشین عارف اسکو اختیار کر
وکریم فی طی سر نشرھا		سرت فی الحب سیرۃ لم یسرھا
اور اے کریم میرا ہمدرد راہ سلوک طے کر اور اسکو پھیلا		میں نے راہ عشق و سیر و سیاحت کی ہے کیا ابھی اسکو طے نہیں کیا

عاشق فی الھوی علی الاطلاق

کسی عاشق نے مطلقاً نہیں کی

سیدی قد اتانی کل فرض	۴	وبلی حاسدی بدین وقرض
میرا آقا وقت معینہ پر میرے پاس پہنچا		اور مجھ سے حسد کرنیوالا قرض کی مصیبت میں مبتلا کر دیا گیا
وسرت ھمتی بطول وعرض		وسعاتی تجول فی کل ارض
اور میری ہمت نے طول و عرض کی سیر کر لی		اور میرے نقیب دوسرے زمین میں جولاں ہو گئے (پھیل گئے)

وطبولی تضرب فی الافاق

اور میرے طبل آفاق میں بجائے جا رہے ہیں

حل لغات — بلا - آزمایا - بلی - آزمایا گیا - حاسد - حسد کرنیوالا - سعاۃ - رقیب [illegible]

[illegible]

[illegible]

فِی رِجَالِ الوَقَارِ قَدسِی نَسِمِی	حُلَّۃُ الغَوثِ دَایِماً لُبسُ جِسمِی ۵
با وقار مردانِ خدا میں میری ہوا چلتی ہے	خلعت غوثیت ہمیشہ میرے بدن کی پوشاک ہے
ضُرِبَت سِکَّۃُ المَحَبَّۃِ بِاسمِی	اَنَا سُلطَانُہُم وَمَن سَعدُ قِسمِی
محبت کے سکہ پر میرا ہی نام کندہ ہے	میں انکا بادشاہ ہوں نیز انکے جوہر شن کو خوب چلاتے ہیں

وَدَعَتنِی مَنَابِرُ العُشَّاقِ
اور تمام عشاق کے منبروں پر میرا ہی خطبہ پڑھا جاتا ہے

حَبَّذَا حَبَّذَا حَبِیبِی وَرَاقِی	سَاقِیَ القَومِ یَا فَتَیٰ صَارَ سَاقِی ۶
اے زہے میرے حبیب او زہے منزلت	اے نوجوانو! سنو میرا ساقی قوم کا ساقی ہو گیا ہے
کَانَ لِلقَومِ فِی الزُّجَاجَۃِ بَاقِی	مُذ سَقَانِی فَصِرتُ لِلحَقِّ رَاقِی
(اب) شیشے میں کچھ نہ قوم کے لئے رہ گئی تھی	اس کا مجھے پلانا تھا کہ میں سوئے حق بڑھنے لگا

اَنَا وَحدِی شَرِبتُ مَا کَانَ بَاقِی
میں نے باقی ماندہ شراب بھی تنہا پی لی

حل لغات ۵
حلۃ۔ خلعت۔ منابر۔ منبر کی جگہ
عشاق۔ عاشق کی جمع۔ مذکورہ صدر
اشعار تشریح طلب نہیں ہیں احمد دکر
مقصود بیان واضح ہے۔

حل لغات ۶
فتی۔ جوان۔ راقی۔ چڑھنے والا
زجاج۔ شیشہ

تشریح :۔
مئے عرفان و محبت بھر پور حضور کے حصہ
میں آئی۔ قصیدہ خمریہ میں اقطاب سے
مخاطب ہو کر حضور نے یہ انکشاف کیا کہ
شربتم فضلتی من بعد سکری
ولا نلتم علوی واتصالی
یعنی میرے لئے نوشی کے بعد تم نے
بچا ہوا فضلہ پیا اور تم کو میری سر بلندی
اور قرب حق حاصل نہ ہو سکی

حضرت جامی علیہ الرحمہ نے
ایک موقع پر یہ اعتراف فرمایا کہ ؎
حریفان بادہ ہا خوردند و رفتند
تہی خمخانہ ہا کردند و رفتند
سرکار نے سے صرف وہ بنئے پی لی کہ
مئے خانہ کو خالی کر دیا اور چلے گئے۔

حل لغات: فوسا - گھوڑے، فوسا تثنیہ ہے دو گھوڑے
حملانی - اٹھایا - علا - بلندی، سفلی - پستی
ثقلان - دونوں جہان - اشرق - روشن ہوا
مشرق - آفتاب روشن ہونے کی جگہ

فوسا العزم والتقیٰ حملانی	۷	ومن السفل للعلا نقلانی
عزم وتقویٰ کے دونوں گھوڑوں نے مجھے اٹھا لیا		اور مجھے پستی سے بلندی کی سمت لے گئے
وبسرّی تفاخر الثقلان		انا شمس طلعت من جیلانی
کونین نے میرے اسرار معرفت پر فخر کیا		میں آفتاب ہوں جو جیلان سے طلوع ہوا

اشرق القوم من ضیا اشراقی

اور پوری ملت میری جگمگانے سے جگمگا اٹھی

انا فی ذی الوجود مالی ثانی	۸	انا نلت الهدیٰ وسبع المثانی
میں عالم توحید میں یکتا ہوں کوئی میرا ثانی نہیں		ہدایت اور سبع مثانی کی میں نے دولت پائی
انا داعی الدعا للرحمٰن		انا عبد القادر وزمانی
میں رحمان سے دعا مانگتا ہوں		میں قادر کا بندہ ہوں یہ زمانہ میرا زمانہ ہے

فیه ادباء علی الدهور الباقی

جس میں ابد تک ادب دہندگان (یعنی عرفا و اولیاء) رہیں گے

حل لغات: نال - نیل - حاصل کرنا، پانا - مثانی
سبع - سات، سورہ فاتحہ کو سبع مثانی
ادباء - ادب دہندگان
جمع دهور - دهر - زمانہ

وله ٣١

إذا لم يكن في الشيخ خمس فوائد	١	والا فدجال يقود الى الجهل
جب شیخ میں یہ پانچ صفات نہ ہوں		تو سمجھ لو کہ وہ دجال ہے جو جہل کی سمت لیکر گھسیٹتا ہے
عليم بأحكام الشريعة ظاهرا	٢	ويبحث عن علم الحقيقة من اصل
(اولاً) وہ احکام شریعت کا ظاہری علم رکھتا ہو		(ثانیاً) علم حقیقت کے اصول سے بحث وتحقیق پر قادر ہو
ويظهر للوارد بالبشر والقرى	٣	ويخضع للمسكين بالقول والفعل
(ثالثاً) جو لوگ آئیں انکے ساتھ خوشخوئی و مہمانداری سے پیش آئیں		(رابعاً) مسکین سے قولاً و فعلاً انکساری سے پیش آئے
فذاك هو الشيخ المعظم قدره	٤	عليم بأحكام الحرام من الحل
وہی شیخ عالی قدر و ذی عظمت ہے		جو (خامساً) حرام اور حلال میں فرق کر سکتا ہو
يهذب طلاب الطريق ونفسه	٥	مهذبة من قبل ذو كرم حيل
(الیا) یہ شیخ طالبان طریقت کو مہذب کرتا ہے		کیونکہ وہ خود ہی پہلے سے مہذب اور سرتاپا کرم ہوتا ہے اور با تدبیر

فتح المبین ص ٢٧، ٢٨ قلائد الجواہر ص ١٣، ١٤

حل لغات ١
دجل۔ مکر۔ فریب۔ شہادت۔ رہنمائی۔ قاید۔ رہنما۔ یقود۔ رہنمائی کر رہا ہے۔ ھمیشہ رہا ہے

حل لغات ٣
وارد ہونا یا آنا مراد مسافر یا مہمان
خضع۔ عاجزی۔ انکساری

ولہ ۳۳

۱	قُلْ لِمَنْ طَافَ بِكَاسَاتِ الْهَوٰى	وَسَقَى الْعُشَّاقَ مِمَّا قَدْ نَهَلْ
	اس شخص سے کہو جس نے جام محبت کا طواف کیا ہے	اور جس نے عاشقوں کو مئے عشق پلائی ہے
۲	مَا مُقَامَاتُ الْمُحِبِّيْنَ سِوَىٰ	لَا وَلَا الْعِلْمُ سَوَاءٌ وَالْعَمَلْ
	دکہ) تمام عاشقوں کے درجات یکساں نہیں ہوتے	نہ وہ سب علم و عمل میں برابر ہوتے ہیں
۳	لَيْسَ مَنْ لَوَّحَ بِالْوَصْلِ لَهٗ	مِثْلُ مَنْ سَيْرٌ بِهٖ حَتّٰى وَصَلْ
	نہ طالب وصل اس شخص کے برابر ہیں	جس نے راہ سلوک طے کر کے منزل المقصود تک پہونچ گیا ہو
۴	لَا وَلَا الْوَاصِلُ عِنْدِيْ مِثْلُ مَنْ	قَرَّعَ الْبَابَ وَفِي الدَّارِ دَخَلْ
	میرے نزدیک واصل بھی اسکے جیسا نہیں	جس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور پھر گھر میں داخل ہو گیا
۵	لَا وَلَا الدَّاخِلُ عِنْدِيْ مِثْلُ مَنْ	صَارَ رِدْءَهٗ فَهُوَ لِلسِّرِّ مَحَلْ
	نہیں میرے نزدیک تو (گھر میں) داخل ہونے والا بھی اسکے جیسا	جو (اپنے محبوب کا) ہمدم و ہمراز ہو گیا
۶	لَا وَلَا مَنْ صَارَ رِدْءَهٗ مِثْلُ مَنْ	صَارَ اِيَّاهُمْ فَدَعْ عَنْكَ الْعِلَلْ
	نہیں میرے پاس تو یہ ہم راز بھی اسکے برابر نہیں	جو ہمہ تن محبوب کا ہو گیا پس تو ان ساری علتوں کو ترک کر

اشعار تشریح طلب نہیں ہیں نہ اسمیں کوئی ایسا ادق لفظ آیا ہے جو حل طلب ہو حضور نے ان اشعار میں سالکان راہ طریقت اور عارفوں کے مدارج بیان فرماتے ہیں کہ سب مدارج میں یکساں نہیں۔ فضلنا بعضهم علیٰ بعض یا فوق کل ذی علم علیم۔ باری تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ ایک صاحب علم کو دوسرے صاحب علم پر ترجیح دی ہے۔ ان میں فرق مراتب کا جو قائل نہ ہو تو اسکو "زندیق" کا لقب دیا جائیگا بمصداق سہ گر فرق مراتب نکنی زندیقی

فمحوہٗ منہ عنہ فانمحیٰ	۷	ثمّ لمّا اثبتوہٗ لم یزل
اس کی خودی مٹادی گئی فنا ہوگئی		اور پھر جب اسکو بقا سے سرفراز کیا گیا تو وہ ہمیشہ کیلئے باقی ہو گیا

(نشر العاطر)

ولہٗ ۳۴

رُفِعَ الحُجُبُ عن بدورِ الکمال	۱	مرحبا مرحبا باھلِ الجمالِ
بدور کمال سے حجابات اٹھا دئے گئے		تو اہل جمال کو یہ نعمت مبارک باد
مَلَکُونی بحبّھم و رضوا بی	۲	عبد رقٍّ فسدت بین الموالی
انہوں نے مجھے اپنی محبت کا مملوک بنا لیا اور مجھ سے راضی ہو گئے		(اس کا یہ نتیجہ نکلا) کہ یہ بندہ آزاد تمام آقاؤں کا سردار ہو گیا
فَرّحُونی بصِرفِ راحِ ھواھم	۳	فتربیّتُ فی حجورِ الدّلالِ
انہوں نے اپنی خالص مئے محبت پلا کر مجھے مسرور کر دیا		اور میں نے ان کے آغوش ناز میں تربیت پائی
عَامِلونی بلطفِھم فی غرامی	۴	فحلیٰ فی بصائرِ النّاس حالی
میرے رہ عشق میں انہوں نے مجھ سے لطف آمیز سلوک کیا		جسکی باعث میں لوگوں کی نظروں میں خوشحال ہو گیا
اِن ارادوا الصّدود یفنی وجودی	۵	رحِمونی وانعموا بالوصال
اگر وہ مجھے باز رکھتے تو میرا وجود ہی فنا ہو جاتا		لیکن انہوں نے مجھ پہ رحم کیا اور اپنے وصال کی مجھے نعمت بخشی

حل لغات: فرح - خوشی - فرحوانی - مجھے خوش کر دیا

حل لغات: عاملوا - سلوک کیا

وَاِذَا مَا ظَلِلْتُ عَنْهُمْ هَدَوْنِی	۶	هٰكَذَا هٰكَذَا تَكُوْنُ الْمَوَالِی
جب میں ان سے غافل ہوتا ہوں تو وہ میری رہنمائی کر کے اپنی طرف کھینچ لیتے		ہاں ہاں آقا ایسے ہی ہوتے ہیں
سَادَتِیْ سَادَتِیْ بِحَقِّیْ عَلَیْکُمْ	۷	اِنَّنِیْ عِنْدَکُمْ عَزِیْزٌ وَّغَالِ
میرے آقا میرے سردار میرے حق کی تمہیں قسم		تمہارے نزدیک میں عزیز اور گراں قدر ہوں
مَا بَقِیْ لِیْ حَبِیْبُ قَلْبِیْ سِوَاکُمْ	۸	مَاتَ وَهِیْ بِهٖ وَبَانَ خَیَالِیْ
تمہارے سوا میرے دل کا کوئی محبوب نہ رہا		میرا خیال تمہارے درجے سے فنا ہو گیا اور میرا منشا ظاہر ہو گیا
بِحَیَاتِیْ عَلَیْکُمُوْ یَا سُقَاتِیْ	۹	رَوِّقُوا الْکَاسَ اِنَّ حُبِّیْ مَلَالِیْ
مجھے پلانے والو! تمہیں میری حیات کی قسم		مجھے وہ خالص شراب دو جس کا ساغر میرے محبوب نے بھرا ہے
وَاَدِیْرُوا الْکُؤُوْسَ بَیْنَ النَّدَامٰی	۱۰	بِجَمِیْعِ الْاَنَامِ سُکْرِیْ بِحَالِیْ
اور تمام ہم نشینوں جام مئے کا دور چلاؤ		کہ تم لوگ میرا حال دیکھ کر مدہوش ہو جاتے ہیں

(بہجۃ الاسرار ص ۲۳۷)

ولہ ۳۵

طُفْ بِحَانِیْ سَبْعًا وَّلُذْ بِذِمَامِیْ	۱	وَتَجَرَّدْ لِذِرْوَتِیْ کُلَّ عَامٍ
بگرد من طواف آنچنان کن تو وقف حرز نام ما بجاں کن		جریدہ شو زیارت ہائے ما را بہرحال و بہر سال از منا ہا

حل لغات
طواف - اطراف پھرنا - طف بطواف کرو
ذروۃ - کسی چیز کی (فیروز اللغات)
حان - سرائے (فیروز اللغات)

إِنَّ سِرَّ الأَسْرَارِ مِنْ سِرِّ سِرِّي	٢	كَعْبَتِي رَاحَتِي وَبَسْطِي مُدَامِي
تمامی راز و اسرار ما به بود از ستر اسرارم مقرر		نموده کعبه من راحت من مدام است این فراخی و وسعت من
كَشَفَ الحُجُبَ وَالسُّتُورَ لِعَيْنِي	٣	وَدَعَانِي لِحَضْرَةٍ وَمَقَامِ
کشاده او چون حجاب پردهٔ من به پیش چشم باشد جمله روشن		مرا او خواند سوے حضرت من مقام داد از قرب باخلاص
فَخَرَقْتُ السَّبْعَ السُّتُورَ جَمِيعًا	٤	عِنْدَ عَرْشِ الإِلٰهِ كَانَ مَقَامِي
دریدم پرده ہائے زیر و بالا۔ چو حاصل شد مرا اندر القا یا		رسیدم تا بعرش او شد مقامم۔ شده حاصل مرا او دوام
قَالَتِ الأَوْلِيَاءُ جَمْعًا بِعَزْمٍ	٥	أَنْتَ قُطْبٌ عَلَى جَمِيعِ الأَنَامِ
تمامی اولیاء بالعزم گفتند۔ در توصیف تعظیم بہ سفتند		کہ آں مخصوص تو آئی بسرور۔ تو فی سر جملہ عالم قطب
قُلْتُ كُفُّوا ثُمَّ اسْمَعُوا أَنْصِتُوا قَوْلِي	٦	إِنَّمَا القُطْبُ خَادِمِي وَغُلَامِي
گفتم پس بقوم من بتحقیق۔ شنیدید حجت قولم بہ تصدیق		جز این نه بود که تحقیق این چنین است غلام و خادم قطب همه است
كُلُّ قُطْبٍ وَكُلُّ شَيْخٍ وَفَرْدٍ	٧	تَحْتَ حُكْمِي يَصْغُوا الطَّيِّبَ كَلَامِي
تمامی قطب شیخ و فرد اعظم۔ بود در زیر حکم جملہ عالم		بہ سوئے من ہمہ باشند بینا۔ کلام طیبم را جملہ شنوا
كُلُّ قُطْبٍ يَطُوفُ بِالبَيْتِ سَبْعًا	٨	وَأَنَا البَيْتُ طَائِفٌ بِخِيَامِي
تمامی قطب طوف هفتگانه۔ به بیت کعبه من زدند جاودانه		من آں خوش پادشاہ سرفرازم۔ کنند طوف خیامم کعبہ حرم

اَنَا فِي مَجْلِسِي اَرَى الْعَرْشَ حَقًّا	٩	وَجَمِيْعُ الْاَمْلَاكِ فِيْهِ قِيَامٌ
منم بینا بسوئے عرش تحقیق - بہ تمکین نیست خود را بصد توق		ملائک جملگی ور دے مقیم اند - بقرب و منزل خود مستقیم اند
سَائِرُ الْاَرْضِ كُلُّهَا تَحْتَ حُكْمِي	٨	وَهِيَ فِي قَبْضَتِي كَفَرْخِ الْحَمَامِ
تمامی ارض جملہ زیر حکم - مرا باشد بیروا احکام محکم		تمامی آں زمیں بالا و از لیست - بدستم چوں کبوتر بچہ ہست
وَمُرِيْدِي اِذَا دَعَانِي بِشَرْقٍ	١١	اَوْ بِغَرْبٍ اَوْ نَازِلٍ بِحَرٍ طَامٍ
مریدم گر بشرق و غرب خواہد - ز نام از دل بقا ند		و یا در بحر اعظم گشتہ نازل - بگیرد نام پاک خود ز دل
فَاَغِثْهُ لَوْ طَارَ فَوْقَ هَوَاءٍ	١٢	اَنَا سَيْفُ الْقَضَاءِ لِكُلِّ خِصَامٍ
فریاد من او را بحال دم - اگر او بپرید فوق ہوا		منم سیف قضا بر جان دشمن - فروغ قدرتم گشتہ ست روشن
فَرَسُ الْعِزِّ تَحْتَ سَرْجِ جَوَادِي	١٣	وَرِكَابِي عَالٍ وَغَمْدِي مُحَامِي
رہوار عزت میری زین سخا کے نیچے ہے		میرا رکاب بلند و بالا ہے میری تلوار میری حامی ہے
وَاِذَا مَا جَذَبْتُ قَوْسَ مَرَامِي	١٤	كَانَ نَارُ الْجَحِيْمِ مِنْهَا سِهَامِي
جب میں اپنی کمان مقصود کا چلہ کھینچتا ہوں		تو اس سے میرا نشانہ آتش دوزخ بنتا ہے
مَطْلَعُ الشَّمْسِ ثُمَّ اَقْصَى الْغُرُوبِ	١٥	خُطْوَتِي اَوْ اَقَلُّهَا بِاهْتِمَامٍ
آفتاب کے طلوع ہونے کی جگہ سے انتہائی غروب ہونے کے مقام تک کا فاصلہ		میرے عزم و ہمت کے آگے ایک قدم بلکہ اس سے بھی کم ہے

حل لغات ١٠
سائر - تمام - فرخ - بچہ
حمام - کبوتر

حل لغات ١٢
استغاثہ - فریاد - اغثہ - میں اسکی فریاد رسی کروں گا - سیف - تلوار - خصم - دشمن
لیکن یہاں طار کے بجائے کان آیا ہے -

حل لغات ١٣
فرس - گھوڑا - رہوار - سرج - زین
جواد - زیادہ سخاوت کرنے والا -
غمد - شمشیر - محام - حمایت کرنے والا

حل لغات ١٤
جذب - کشش - کھینچنا - مرام - مقصد
مراد - سہام - حصہ یہاں اسکا ادنی نشانہ ہے

حل لغات ١٥
اقصی - انتہائی - آخری -
خطوۃ - قدم

[illegible]

یا مریدی لک الھنا بدوام	۶	عیش عز و رفعۃ واحترام	
میرے مرید تیرے لیے دائمی مسرت		مسرت اور عزت اور عظمت و احترام مبارک	
انا عبد القادر طاب وقتی	۷	جدی المصطفیٰ شفیع الانام	
من عبد القادر خوش وقت دوام ۔ یہ خوش وقتی تمامی روزگار م		محمد مصطفیٰ جد کرامت شفیع است شہنشاہ انام آمد	
فعلیہ الصلوٰۃ فی کل وقت	۸	وعلیٰ آلہ بطول الدوام	
آپ پر ہر وقت درود		اور آپ کی آل پر تا ابد ہمیشہ ہمیشہ	

(بہجۃ الاسرار)

ولہ ۳۶

لی ھمۃ بعضھا تعلو علی الھمم	۱	ولی ھوی قبل خلق اللوح والقلم
میری اولوالعزمی اتنی بلند ہے کہ اس کا ادنیٰ حصہ تمام ہمتوں پر غالب ہے		اور میرا عشق لوح و قلم کی تخلیق کے پیشتر سے ہے
ولی حبیب بلا کیف ولا مثل	۲	ولی مقام ولی ربع ولی حرم
میرا حبیب بے چون و بے چگون ہے		اور میرے لئے ایک مقام ایک منزل اور ایک خاص حرم ہے
حجوا الی فداری کعبۃ نصبت	۳	وصاحب البیت عندی الحی حرمی
میرا قصد کرو کہ میرا گھر کعبہ ٹھیرایا گیا ہے		اور صاحب البیت میرے پاس ہے اور میرا صحن صحن حرم ہے

[illegible]

لَا تَسْتَقِرُّ وَلَا تَصْحُو اَضَايِرُهٗ	۴	حَتّٰى يَلُوحَ لَهُ الْمَحْبُوبُ كَالْعَلَمِ
اس کے راز کا پتہ چلایا جا سکتا ہے اور نہ اسکا اسرار عام طور پر جانا جاتا ہے		جب تک کہ خود محبوب علم کی طرح ظاہر نہ ہو جائے
وَجَدْتُ حَوْلَ الْحِمٰى فُرْسَانَ مَعْرَكَةٍ	۵	سُيُوفُهُمْ مُشْهَرَاتٌ قَصْدُهُمْ عَدَمِي
میں نے چراگاہ کے ارد گرد جنگی سوار دیکھے		جنکی تلواریں بے نیام تھیں اور جو مجھے نابود کرنا چاہتے تھے
فَجُلْتُ فِيهِمْ وَفِي اَيْدِي لَهُمْ تَبَرٌ	۶	وَلَّوْا اِنْهِزَامًا نَحْوَ الْهَزْمِ بِالرَّغْمِ
میں ان میں کود پڑا ان سے مقابلہ کیلئے اور میرے ہاتھ میں تبر تھا		وہ پیٹھ پھیر کر شکست کھا کر اور خاک آلود ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے
خُضْتُ الْبِحَارَ وَاَظْهَرْتُ جَوَاهِرَهَا	۷	فَلَمْ اَرَىٰ قَدَمًا تَعْلُو اَعْلٰى قَدَمِي
میں (معارف کے) دریاؤں میں غوطہ زن ہوا اور انکے جواہر ظاہر کئے		میں نے کوئی ایسا قدم نہ دیکھا جس کو میرے قدم پر سبقت ہو
تِلْكَ عَصَايَ الَّتِي فِيهَا مَآرِبُ لِي		وَقَدْ اَهُشُّ بِهَا طَوْرًا عَلٰى غَنَمِي
یہ میرا عصا ہے جس میں کئی فائدے ہیں		میں اس سے ایک ڈھنگ سے بکریاں ہانکتا ہوں
اِنْ اُلْقِهَا تَلْقَفْ كُلَّمَا صَنَعُوا	۹	اِذَا اَتَوْنِي بِسِحْرٍ مِنْ كَلَامِهِمْ
اگر میں اسکو ڈالدوں تو انہوں نے جو جادو بنایا ہے نگل جائے		جبکہ وہ اپنے سحر آفریں کلام سے میرا مقابلہ کریں

(فیوضات ربانیہ)

وَلَہٗ ۳۷

رُوحی اُلفت بحبّکم فی القِدَمِ	۱	مِن قَبلُ وُجُودھا وھی فی العدَمِ
میری روح ازل ہی سے تمہاری محبت سے مانوس ہو چکی ہے		جبکہ اسکا وجود بھی نہ تھا اور وہ کتم عدم میں تھی
ھَل یجمل بی مِن بعدِ عرفانکم	۲	اَن اَنقل عن طرقِ ھواکم قدمی
تمہیں جاننے کے بعد کیا مجھے زیبا ہے		کہ میں تمہاری راہ محبت سے اپنا قدم ہٹالوں

(قلائد الجواہر ص ۲۶ حیات جاودانی)

وَلَہٗ ۳۸

وما ینفع الاعرابُ اِن لم یکن متقی	۱	وما ضر ذا التقوی لسان معجم
بیرداعراب جاننا دینے عالم ہو جانا مفید ہو گا جب تک تقوی نہ ہو		اور اگر تقوی ہو علم نہ ہو زبان گنگی ہو تو بے علمی نقصان نہ دیگی

وَلَہٗ ۳۹ ردیف النون

قلائد الجواہر ص ۷۵

فتجلّی لی غیرُ محتجبٍ	۱	وانجلت بالنور اذھانُ
بلا حجاب اس نے تجلی کی		جس کے نور سے ذہن چمک اٹھے

حل لغات: والهین، حیران وسرگشتہ۔ اردان، مستینیں

تشریح: حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے جب تجلیٔ صفات اور وہ بھی جزوی ہوئی تو ان کا یہ حال ہوا کہ بیہوش ہو کر گر پڑے۔ اور جب حضرت شیخ اکبر کے لئے تجلیٔ ذات ہوئی تو ان کا کیا حال ہوا ہوگا۔

وتمشوا والهين به	٢	وجيوب القوم اردان
(اس تجلی کا یہ نتیجہ ہوا کہ) سب سرگشتہ ہو کر اس انداز سے چلنے لگے		کہ ان کے جیب و دامن (پھٹ کر) آستین بن گئے

(فتح المبین صٓ قلائد الجواہر صٓ)

ولہ ٣٩ ردیف الھا

انا راغب فیمن تقرب وصفه	١	ومناسب لفتى تلاطف لطفه
میں اس کی ذات سے رغبت رکھنے والا ہوں جس کے اوصاف (ہم سے) قریب اور لطیف ہیں		اور اس (جوان) سے منسوب ہوں جس کے الطاف نہایت لطیف ہیں
ومفاوض العشاق في اسرارهم	٢	من كل معنى لم يسعني كشفه
اور عشاق کے اسرار میں فیض رساں ہوں		جس کا کسی طرح مجھ سے اظہار ممکن نہیں ہے
قد كان يسكرني مزاج شرابه	٣	واليوم يصحيني لديه صرفه
ابتدا مجھے اس کی آمیختہ شراب بھی مست کر دیتی تھی		اور آج خالص شراب بھی مجھے ہوشیار رکھتی ہے
واغيب عن رشدي باول نظرة	٤	واليوم استجليه ثم ازفه
میں ابتدا پہلی نظر ہی میں ہوش و حواس کھو بیٹھا تھا		مگر آج اس کے جلوے دیکھتا ہوں اور اسی میں گم ہو جاتا ہوں

(فتح المبین صٓ٢٦ قلائد الجواہر صٓ٢٨)

تشریح: تقرب وصفه سے مضمون اقرب الیکم من حبل الورید اور واللہ معکم اینما کنتم کی طرف اشارہ ہے مطلب یہ ہوا کہ میں اس محبوب حقیقی کا عاشق ہوں جو بے حد قریب ہے۔

تشریح: اسرار محبت کا بیان عاشق و معشوق کے درمیان ہی ہو سکتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل

تشریح: ابتداءً عاشق جلوہ یار کی تاب نہیں لا سکتا ہے

از دیک این چنینم دور آن چنانکه گفتی
نہ تاب وصل دارم نہ طاقت جدائی

وصال لیلیٰ ۔۔۔ جان مجنوں را

وله ٤٠

فاءُ الفقیر فناءُهُ فی ذاتِه	١	وَفراغُهُ من نعتِه وصفاتِه
فائے فقیر سے فنا فی اللہ مراد ہے		اور اپنے اسماء و صفات سے خالی ہو جاتا ہے
وَالقافُ قوّةُ قلبِه لحبیبِه	٢	وَقیامُهُ للّٰه فی مرضاتِه
اور قاف فقیر سے مراد اسکی قوت قلب ہے		اور رضائے الٰہی پر اسکا قیام ہے
وَالیاءُ یرجو ربَّهُ ویخافُهُ	٣	وَیقومُ بالتقوىٰ بحقّ تقاتِه
اور یائے فقیر سے مراد اسکا رحمت الٰہی کا امیدوار ہونا اور اس سے ڈرنا ہے		اور تقوے پر جیسا چاہئے اس طرح قیام ہے
وَالرّاءُ رقّةُ قلبِه وصفاؤُهُ	٤	وَرجوعُهُ للّٰه عن شهواتِه
اور رائے فقیر سے رقت اور صفائی قلب ہے		اور اپنی خواہشات سے رجوع الی اللہ ہونا ہے

(بہجۃ الاسرار)

وله ٤١

اِن ابطأت غارةُ الارحامِ وابتعدت	١	عنّا فاسرعُ شیئٍ غارةُ اللّٰه
اگر اہل قرابت مدد میں دیر کریں اور کنارہ کشی اختیار کریں		تو خدا کا لشکر ہماری عاجلانہ امداد کیلئے کافی ہے

بسلسلہ صفحہ سابق
یہ آغاز عشق کی بات ہے پھر رفتہ رفتہ
عاشق میں جلوہ یار کی مشاہدہ فنا حیثیت پیدا ہو جاتی
ہے۔ صوفیاں کے نزدیک بھی دو حالتیں ہیں
حالت سکر۔ حالت صحو۔ حالت سکر ابتدائی
حالت ہے جو مقام فنا میں حاصل ہوتی ہے
جبکہ صوفی غلبہ مشاہدات سے مست و بیخود
ہو جاتا ہے عام مجذوبوں کی یہی حالت ہوتی ہے
اس کے بعد سالک مقام بقا میں قدم رکھتا ہے
اور حالت صحو میں آجاتا ہے۔

حل لغات
ابطأ۔ دیری۔ غارۃ۔ جماعت لشکر
کردہ۔ ابتعدت۔ دیر سے بعد دوری
اختیار کرے۔

يَا غَارَةَ اللهِ حُثِّي السَّيْرَ مُسْرِعَةً	٢	فِي حَلِّ عُقْدَتِنَا يَا غَارَةَ اللهِ
اے جُندُ اللہ جلد از جلد		ہماری مشکلوں کو رفع کرنے کیلئے پہونچو
ضِيقٌ أَحَاطَ بِنَا فِي كُلِّ نَاحِيَةٍ	٣	وَأَظْلَمَ جُلًّا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
ہر طرف سے مصیبت نے ہمیں گھیر لیا ہے		اور تنگ و تاریک کر دیا ہے بہرحال خدا کا شکر ہے
لَمْ يُرْتَجَى كَشْفُ ضُرٍّ ثُمَّ حَادِثَةٍ	٤	فِي كُلِّ نَائِبَةٍ إِلَّا مِنَ اللهِ
مصیبت اور حادثہ کے ازالہ کی کسی سے توقع نہیں		کی تاریکی میں سایہ بھی جدا رہتا ہے انسان سے
فَثِقْ بِهِ فِي مُلِمَّاتِ الْأُمُورِ وَلَا	٥	تَجْعَلْ يَقِينَكَ يَوْمًا غَيْرَ مَا اللهِ
پس تم الم انگیز امور میں اللہ پر بھروسہ کرو		اور بجز اللہ کے کسی پہ کسی دن بھی اعتماد نہ کر
إِنَّ الشَّدَائِدَ مَهْمَا ضَاقَتْ انْفَرَجَتْ	٦	لَا تَقْنَطَنَّ إِذًا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ
یقیناً جب مصیبتیں شدید ہو جاتی ہیں تو آسان ہو جاتی ہیں		لہذا ہرگز اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا
كَمْ مِنْ لَطَائِفَ أَوْلَاهَا الْإِلٰهُ وَكَمْ	٧	أَشْيَاءَ لَا تُحْصَى مِنْ نِعْمَةِ اللهِ
اللہ تعالیٰ نے کتنی مہربانیاں عطا فرمائی ہیں		اور کتنی نعمتیں سرفراز کی ہیں جنکا شمار نہیں ہو سکتا
لَهُ عَلَيْنَا جَزِيلُ الْفَضْلِ مُنْتَشِرًا	٨	فِي كُلِّ جَارِحَةٍ فَضْلٌ مِنَ اللهِ
ہمارے حال پہ اس کا احسان عظیم ہے		ہر اذیت و جارحیت میں اللہ کا فضل ہوتا ہے

حل لغات
محرق ۔ جلانیوالا ۔ وجل ۔ گھبرایا ہوا ۔ جو دل کو جلا دیتا ہے ۔ استعطاف ۔ رحم طلب کرنا

تشریح :۔ دعا قبولیت کے لئے خشوع و خضوع کیساتھ مانگی جائے

دعا خشیۃ ۔ ارشاد باری ہے واذا دعاک ۔ بیکشف السوء

مقصد بیت کا اللہ تعالیٰ سے اسکی رحمت کا امیدوار بنکر خلوص دل سے خشوع و خضوع اور الحاح و عاجزی سے دعا کرے تو قبولیت دعا کے قریب ہو

حل لغات
تعلیل ۔ الحاح و عاجزی سے ۔ بلندی ۔ صوت ۔ آواز ۔ اللہ کا لشکر ۔ رجوع

مُسْتَعْطِفًا خَائِفًا مِنْ سَطْوَةِ اللّٰهِ	٩	فَافْزَعْ سَرِيعًا بِقَلْبٍ مُحْرَقٍ وَجِلٍ
اس کی رحمت کا امیدوار بنکر اسکی سطوت سے ڈرتے ہوئے		پس سوز و گداز اور قلب بریاں سے گڑگڑا کر مانگو
بِرَفْعِ صَوْتٍ اَلَا يَا غَارَةَ اللّٰهِ	١٠	وَقُلْ اِذَا ضَاقَتِ الْاَحْوَالُ مُبْتَهِلًا
باآواز بلند خدا کے لشکر کو آواز دو		اور جب کبھی کوئی پریشانی تنگ حال کرے تو الحاح و زاری سے
وَنَفِّسِي كُرْبَتِي يَا غَارَةَ اللّٰهِ	١١	فَلِّي خِنَاقَ الَّذِي قَدْ ضَاقَ فِي عَجَلٍ
اور میری بے چینی کو اے لشکر خداوندی دور فرما		اس مصیبت کو رفع فرما جو میرا گلا گھونٹ رہی ہے
وَلَا عِمَادٌ وَلَا حِرْزٌ سِوَى اللّٰهِ	١٢	مَالِي مَلَاذٌ وَلَا ذُخْرٌ اَلُوذُ بِهٖ
اور نہ بجز اللہ کے کوئی سہارا اور نگہبان ہے		میرے لئے کوئی پناہ دہندہ ہے اور کوئی ملجا و ماویٰ جس میں پناہ مانگوں
ظَنًّا فَحَسْبِي مَا اَرْجُوهُ فِي اللّٰهِ	١٣	اَرْجُوهُ سُبْحَانَهٗ اَنْ لَا يُخَيِّبَ لِي
اسکے متعلق میری گمان اور توقعات کے بارے میں		اللہ سبحانہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ مجھے محروم و مایوس نہ کریگا
يَا غَارَةَ اللّٰهِ حُثِّي يَا غَارَةَ اللّٰهِ	١٤	يَا نَفْسُ قُولِي اِذَا ضَاقَ الْخِنَاقُ اَلَا
اے اللہ کے خاص سپاہیو آکر الٰہی میری مدد کرو		اے نفس جب مصیبت تجھے تنگ کرے تو پکار اٹھ
كَمْ اَيُّهَا النَّفْسُ اِعْرَاضًا عَنِ اللّٰهِ	١٥	كَمْ وَنْيَتِي وَكَمْ هٰذَا التَّوَانِي وَكَمْ
اے نفس اللہ سے یہ روگردانی تابکے		یہ سہل انگاری اور یہ تساہل کب تک

كيا ہے ۔ ابدال ۔ اوتاد ۔ اغواث ۔ اقطاب یہ سب عساکر الٰہی ہیں ۔ حدیث میں ہے کہ جب کوئی راستہ بھول جائے یا کسی میدان و صحرا میں کوئی جانور وغیرہ کھو جائے تو وہ یا عباد اللہ اعینونی پکارے یعنی اے اللہ کے بندو میری مدد کرو

حل لغات ١١
الفکاک ۔ چھڑانے کو ۔ چھڑانا ۔ انشاء دم ہونا ۔ خناق ۔ گلا گھٹنا ۔ مرض خناق وہ بیماری ہے جس میں گلا گھٹتا ہوا معلوم ہوتا ہے ۔ نفسی ۔ رہا کرے ۔ کھول دے

حل لغات ١٣
ملاذ ۔ پناہ دہندہ ۔ الوذبہ ۔ جس سے میں پناہ مانگوں ۔ فریاد کروں ۔ عماد ۔ ستون وسیلہ

حل لغات ١٤
رجاء ۔ امید ۔ توقع ۔ آرزو ۔ خیبۃ ۔ ناکامی ۔ نامرادی ۔ محرومی

تشریح :۔ مقصد بیان یہ ہے کہ بجز اللہ کے کوئی پناہ دینے والا اور امیدوں کا سہارا نہیں ۔ اسلئے اسی سے امید رکھنی چاہئے ۔ اس کا ارشاد ہے ادعونی استجب لکم ۔ انا عند ظن عبدی بی ۔ مجھ سے مانگو میں قبول کرونگا ۔ بندہ میرے ساتھ جیسا گمان رکھتا ہے میں ویسا ہی اس کے ساتھ کرتا ہوں

حل لغات ١٥
توانی ۔ کاہلی ۔ سستی ۔ اعراض ۔ روگردانی ۔ بیزاری ۔ انکار

آلا علی عمر منی مضی فرطا	١٦	سبهللا لم یکن فی طاعة الله
حیف اس زندگی پر جو بیکار گذر گئی		اور طاعت الٰہی میں نہ رہی
الوم نفسی و قلبی ربما رجعا	١٧	عن المعاصی بتوفیق من الله
میں اپنے نفس اور قلب کو ملامت کرتا ہوں بہت ممکن ہے		کہ یہ دونوں بتوفیق ایزدی گناہوں سے باز آئیں
فربما بکیا خوف الذنوب وما	١٨	قد اسلفا من خطیات الی الله
یہ اپنے گناہوں کے خوف سے اور اب تک		جو درحضور اللہ کی خلاف ورزی ہوئی روپڑے
فلم تزل طول ما عمرت متکلا	١٩	فما ینوبک من امر علی الله
پس تو اپنے عرصۂ حیات میں بھروسہ		ہر بات میں جو تجھے تکلیف دے مضرت پہونچائے اللہ پر رکھ
الصبر درع حصین من تدرعه	٢٠	یکف المکاره والاسواء من الله
صبر ایک ایسا محافظ زرہ ہے جو اسکو پہن لیتا ہے		وہ اسکو مکروہات اور برائیوں سے بفضل الٰہی محفوظ ہونے کیلئے کافی ثابت ہوتا ہے
ما استعمل الصبر انسان فعض به	٢١	رأیا ولاحاءه بوس من الله
جب تک انسان صبر سے کام لیتا ہے اور اصابت		رائے پر کاربند ہو تو ان شاء اللہ اسکو کوئی خوف وہراس لاحق نہ ہوگا
الصبر فی جملة الاشیاء مغتنم	٢٢	وصاحب الصبر محمود من الله
صبر تمام امور میں مغتنم ہے		اور صبر کرنے والا بھی اللہ کے نزدیک قابل ستائش ہے

ترجمہ: الصبر مفتاح الفرج صبر کرنا فراخی کی کلید ہے
ان اللہ مع الصابرین اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

لاتايسي نفحة تاتي فربتما	۲۳	تاتيك بعد ياس رحمة الله
مایوس نہ ہو کہ اکثر رحمت الٰہی کا جھونکا		مایوسی کے بعد تیرے پاس ضرور آئے گا
الحمد لله حمدا دايما ابدا	۲۴	والحمد لله ثم الحمد لله
تمام دائمی اور ابدی حمد پروردگار کے لئے		حمد بعد حمد کرات و مرات
الحمد لله رب العالمين على	۲۵	ماكان يلهمني الحمد لله
دونوں جہاں کے لئے حمد و ثنا		جس نے مجھے حمد و ثنا کرنے کی توفیق دی
ثم الصلوة بمحمود السلام على	۲۶	محمد المصطفى من خيرة الله
پھر درود اور سلام محمود		محمد مصطفی پر جو اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں
والآل والصحب ثم التابعين فهم	۲۷	في سنة المجتبى ذي سنة الله
اور آپکی آل اور آپکے اصحاب پر تابعین پر کہ وہ		سنت احمد مجتبی اور سنت الٰہی میں مشغول ہیں
ما حثت المركب موتما لكاظمة	۲۸	تبغي جوار النبي الهادي الى الله
جب تک کاظمہ کی جانب سے بسرعت تمام سوار آتے رہیں		نبی اکرم کے جوار رحمت کی تلاش میں جو اللہ کیجانب رہنمائی کرنیوالے ہیں

المجموعة الفريدية ص ۳۰۹ - ۳۱۰

وَلَهُ ۴۲ ردیف الهمزه

یَا دَارَ اَسْمَاءٍ بَانَتْ عَنْكِ اَسْمَاءُ	۱	وَاَصْبَحَتْ بَعْدَ ذَاكَ الْاُنْسِ قَفْرَاءُ
اے ایوان عظمت و رفعت تحقیق سے اسماء و جود کا ظہور ہوا		اور اس ایام رفعت (انس و محبت) کے بعد آپ کے چٹیل میدان بھی نمایاں ہو گئے
بَانَتْ فَلَا الْبَانُ مُهْتَزٌّ شَمَائِلُهُ	۲	كَلَّا وَلَا الرَّوْضَةُ الْغَرَّاءُ غَنَّاءُ
اسکی محبوب کی استر و صورت شکل شمائل کا نہ درخت بان نسبت دی سکتی ہے		اور لہلہاتے اور دمکتے ہوئے چمن کے درختوں کی شاخیں ہل کر اسکی مدح سرائی کر سکتی ہیں

(قلائد الجواہر صفحہ)

وَلَهُ ۴۳

يَا رَبِّ اَظْفِرْنِي بِنَيْلِ مَطَالِبِي	۱	مِنْ فَيْضِ جُودِكَ اَرْحَمَ الرُّحَمَاءِ
خداوندا ظفر دہ از عنایت ؛ بہ احصال مطالب ہا از رحمت		ز فیض بخشش انعام احسان ؛ الرحم الرحما دو سہاں
وَاَظْهِرْنِي جُودًا فِي الْوُجُودِ مُسَلَّطًا	۲	عِلْمًا وَحِلْمًا مِنْ عَظِيمِ عَطَاءِ
بکن ظاہرے بخششہا و اکرام ؛ تو پیشتی ارہ وجود را انعام		مسلط کن بمن از علم و حکمت ؛ عظیم است ایں عنایا و نعمت
وَاَلْبِسْنِي اَوْصَافَ الْكَمَالِ تَقَدُّمًا	۳	لِمَنْ سِرِّكَ الْمَخْزُونِ يَا مَوْلَايَ
لباسے از کمالات تم بپوشاں ؛ بہ اوصاف تقدس پاکاں		ز سر غیب و اسرار حقیقت۔ تو اے مولائے خلاق قدرت

وَاکشِفنی انوارَ الحقائقِ جُملۃً	۴	الاکوانِ حتّٰی لا اَرٰی بغطائی
کشف کن بر من با نوار حقائق ۔ تمامی راز و اسرار حقائق		تا جملہ حقیقتہائے اکوان ۔ نہ بینم تا حجاب خود بہ امکان
وَاکحُل باثمِدِ الشُّہودِ بصیرتی	۵	فجمالُ وجھِکَ مُنیتی ومُنائی
ز کحل شہود آب عزت ۔ بکن روشن مرا چشم بصیرت		جمالِ روئے خوبت آرزویم ۔ کمال از آرزو و جستجویم
وَاشخَصنی اَنوارُ العُلومِ اَرٰی بہا	۶	مَرقُومَۃَ الاشیاءِ فی الآنائی
ز انوار علومم کن معین ۔ کہ تا بینم از و احوال روشن		تمامی شے گرم مرقوم و مقدم ۔ ز اشیا و جلہ اش در آن معلوم
یَا حیُّ یا قیُّومُ اَحیِ مُہجَتی	۷	بانوارِ ذاتِکَ یا سمیعَ دُعائی
بکن اے حی قیوم از عنایت ۔ دلم را زندہ از فیض کرامت		بنور پاک ذات از قرب قریب ۔ تو ئی شنوا دعائم را ز رحمت
یَا ذَالجَلالِ وذَالجمالِ وذَالعُلیٰ	۸	یا کامِلَ الاَوصافِ والاَسماءٓ
کریما ذو الجلال و ذو الجمال ۔ قدیر و کارساز و ذو الجمال		و اکامل باوصاف کمالات ۔ و اے اکمل بہر اسمائے حسنات
وَصَلِّ عَلَی المُختارِ خَیرِ عِبادِکَ	۹	المَبعُوثِ بالفُرقانِ فِی الدُّنیا
اور تیرے بہترین بندے (احمد) مختار پہ درود بھیج		جو دنیا میں فرقان (حق و باطل کو جدا کرنیوالی کتاب) لیکر آئے

نوٹ: آخری شعر کا حضرت جامی کا منظوم ترجمہ نہ مل سکا۔

حل لغات ۴
اکوان ۔ کون کی جمع بمعنی عالم موجود
غطاء ۔ پردہ ۔ حجاب

حل لغات ۵
کحل ۔ سرمہ ۔ اکحل ۔ سرمہ لگا ۔ منیۃ
مناء ۔ مقصود ۔ آرزو و تمنا ۔

حل لغات ۶
اشخص ۔ تعین ۔ اشخصنی مجھے معین کر
مرقومہ ۔ لکھا ہوا
آنا ۔ وقت ۔ اناء اللیل والنہار
رات دن کے اوقات ۔

حل لغات ۷
مہجتی ۔ قلبی ۔ میرا دل

حل لغات
جنود - لشکر، جمع جند
ملا - بھر دیا

حل لغات
سعی - دوڑنا، مشی - چلنا
ہاموا - شوق ہوئی

حل لغات
کاس - پیالہ
نحو - طرف، جانب
سقا - پلایا، ساقی پلانے والا
خمر - شراب

وَلَہٗ

قَصِیدہ خَمرِیَّہ

تذکرۃ الکرام" میں مولانا شاہ عبدالحق فرنگی محلی نے لکھا ہے کہ یہ قصیدہ عالم وجد و کیف کی ایک صدا ہے جس سے دل راحت محسوس کرتا ہے " فتوح الغیب " کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ جب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اس قصیدے کے بعض اشعار پڑھتے تو آخر میں ارشاد فرماتے ولا فخرا وھذا من فضل ربی ۔ مولانا سید بہاء الدین جیلانی ثم المدنی نے " غنیۃ الطالبین " کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ جو سالکان طریقت معمولاً اس قصیدہ کو بعد ذکر پڑھتے ہیں ان کے روحانی مراتب میں حیرت انگیز ترقی ہوتی ہے۔ خوف و ہراس کے موقع پر اس قصیدے کو پڑھنے سے سکون دل کی نعمت حاصل ہوتی ہے اور خوف و ہراس کے بادل بہت جلد دور ہو جاتے ہیں۔

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ	۱	فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ
داد جاناں در کفم جام وصال گفتم اے ساقی بمن کن انتقال		در عشقم جام وصل کبریا پس بگفتم بادہ ام را سوئیم آ
سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُؤُوْسٍ	۲	فَهِمْتُ بِسَکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ
پس بیامد پیش من جام وصال پس زخود رفتم میان اہل حال		شد رواں در جام با شوقم بیا والہ ومستم شدم از سر حال
وَهِیْمُوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ	۳	فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ
در کشید از شوق اے رندان حال از خمارم بہ بخشید ایں زلال		پس بہ بزم عشق تم رندو خمیدہ آلکش جام تم چشو ساقی فیض خدا جام مالامال بخشیدہ مرا

ترجمہ قصیدہ خمریہ
از ابو الاعظم سید احمد حسین امجد
ماخوذ از ریاض امجد حصہ دوم

نشۂ جام عشق نے بیخود و مست کر دیا
شعلۂ دل فروز نے نور سے دل کو بھر دیا

شاہد حسن عشق آ مجھ سے جام میں بھی آ
بادۂ شوق آ ... مرے جام میں بھی آ

ہم ... جام ... ساقی کے فیض عام
مانگ ... تم بھی مستو آج ہمارا نام

ساغر جاں کہ میکشو ... ملا
صبح کے میکدے میں آج عشق کا اہتمام ہے

شیشے کی مہر کھل گئی خوب ہوا ہے جادو
عالم وجد و کیف میں ساقی ... کا سے جادو
اے میرے میکشو اٹھو دیر کرو نہ زینہار
ساقی پلا رہا ہے تو جام پہ جام بار بار

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْأَقْطَابِ لُمُّوْا	٤	بِحَالِيْ وَادْخُلُوْا أَنْتُمْ رِجَالِيْ
پس گفتم جملہ اقطاب را ۔ در حال من در آئید اے رجال		گفتم اے قطبان بعنوان من ۔ جملہ در آئید مردانِ من
شَرِبْتُمْ فَضْلَتِيْ مِنْ بَعْدِ سُكْرِيْ	٥	وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّيْ وَاتِّصَالِيْ
دردے از پیمانہ من خوردہ اید ۔ مر شما را تشنہ ام باشد محال		شدہ ہم سر شار دُردِ من مے چشید ۔ رخت تا قرب و علوم کشید
مَقَامُكُمُ الْعُلٰى جَمْعًا وَلٰكِنْ	٦	مَقَامِيْ فَوْقَكُمْ مَازَالَ عَالِ
گرچہ بس عالی ست جاہائے شما ۔ در مقام من بود وصف تعال		جائے تان بالائے جایم بود ۔ فوق تان از روز اول تا ابد

أَنَا فِيْ حَضْرَةِ التَّقْرِيْبِ وَحْدِيْ	٧	يُصَرِّفُنِيْ وَحَسْبِيْ ذُو الْجَلَالِ
من یگانہ در جناب قربتم ۔ بر مدارج می برد ام بس ذوالجلال		یکہ در قربم خدا گرداندم ۔ حال و کافی آن جلیل واحدم

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ کُلِّ شَیْخٍ	۸	وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِی
شاہ بازم من ز ہر پیرِ جوال کیست آں کو یافتہ چوں من مثال		باز اشہب در شیخاں چوں ہمام کیست در مرداں کہ چوں من یافت کام
کَسَانِیْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ	۹	وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ
خلعتم پوشاک حق با قص عزم ساخت سلطانم بہ تیج کمال		خلعتم با خوش نگار عزم داد ۔ بر سرم صد تاج دارائی نہاد
وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ	۱۰	وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِی
اطلاعم دادہ بر راز قدیم ۔ خواہ ہام نمودہ با بذل سوال		آگہم فرمود بر راز قدیم ۔ عہدہ داد و جملہ کامم آں کریم
وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا	۱۱	فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ
والیم بر جملہ اقطاب ساخت ۔ حکم من جاری شدہ در جملہ حال		والیم کردہ بر اقطاب جہاں ۔ پس بہر حالت حکم من رواں
فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ	۱۲	لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ
پس بہ دریا راز خود گر افگنم خشک گردد چوں زمین پامال		راز خود گر افگنم اندر بحار ۔ جملہ گم گردد فرو رفتہ بحار
وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ	۱۳	لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ
رازم از جلوہ دہم گردد جبال		پارہ پارہ گشتہ پنہاں در رمال
وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ	۱۴	لَخَمَدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِی
پر تو راز افگنم گر بر آتشے		سرد خامش گردد از رازم سعیر

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی فَوْقَ مَیْتٍ	۱۵	لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰے تَعَالِی
راز خود بر مردہ گر برافگنم		زندہ برخیزد باذن ذوالکرام
وَمَا مِنْھَا شُھُوْرٌ اَوْ دُھُوْرٌ	۱۶	تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتیٰ لِی
نیست شہرے نیست دہرے را مرور		تا نیاید بردارم پیش از ظہور
وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ	۱۷	وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِی
جملہ گوید بامن از حال وصفت		از جدالم دست کوتاہ باید ست
مُرِیْدِیْ ھِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ	۱۸	وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِ
بندہ ام خوش می سرا بیباک دست		ہرچہ خواہی کن کہ نسبت برترست
مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ	۱۹	عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِ
رب من حق بندہ از ترسے منال		رفعتم آمد رسیدم تا منال
مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ	۲۰	عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ
بندہ ام ترسے مدار از بدسگال		سخت عزم و قاتلم وقت قتال
طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ	۲۱	وَشَاوُسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِی
نوبتم در خضری و غبرا زدند		شد نقیب موکبم بخت بلند

۲۸ حل لغات
اعلام - علم کی جمع - راس - چوٹی

۲۶ حل لغات
رجل - مرد - جمع رجال
لآلی - موتی - ہواجر - گرم دن

۲۵ حل لغات
درس - سبق - درست - میں نے پڑھا
صرت - میں ہوگیا - صار - ہوگیا
سعد - بھلائی نیکی - مولیٰ - آقا

۲۴ حل لغات
بدر - چودھویں رات کا چاند - بدر کامل

۲۳ حل لغات
خردل - رائی

بِلَادُ اللہِ مُلْکِی تحتَ حُکْمِی	۲۲	وَوَقْتِی قَبْلَ قَلْبِی قَدْ صَفَالِی
ملک حق ملکم بزیر فرمان من		وقت من شد صاف پیش از جان من
نَظَرْتُ اِلیٰ بِلَادِ اللہِ جَمْعاً	۲۳	کَخَرْدَلَۃٍ عَلیٰ حُکْمِ اتِّصَالِ
در نگاہم جملہ ملک ذوالجلال		دانہ خردل ساں بحکم اتصال
وَکُلُّ وَلِیٍّ لَہٗ قَدَمٌ وَاِنِّی	۲۴	عَلیٰ قَدَمِ النَّبِی بَدْرِ الْکَمَالِ
ہر ولی را یک قدم تابندہ ما		برقدم ہائے نبی بدر العلیٰ
دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّیٰ صِرْتُ قُطْباً	۲۵	وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَی الْمَوَالِی
درس کردم علم تا قطبے شدم		کرد مولائے موالی اسعدم
رِجَالِی فِی ھَوَاجِرِھِمْ صِیَامٌ	۲۶	وَفِی ظُلَمِ اللَّیَالِی کَاللَّآلِی
در تموز روز جیشم روزہ دار		در شب تیرہ چہ گوہر نور بار
اَنَا الْحَسَنِی وَالْمِخْدَعُ مَقَامِی	۲۷	وَاَقْدَامِی عَلیٰ عُنُقِ الرِّجَالِ
از حسن نسل من در مخدع مقام		پائے من برگردن جملہ کرام
اَنَا الْجِیْلِی مُحْیِ الدِّیْنِ اِسْمِی	۲۸	وَاَعْلَامِی عَلیٰ رَأْسِ الْجِبَالِ
سوادم جیلاں ونامم محی دین		رایتم برکلہ ہائے کوہ بیں

کوئی ہوا کہ غیب ہو یا ہو سامنے ہر زمیں
میں ہوں لیکر تمام سارے مجھ کو کوئی خطر نہیں

ڈھونڈ کر اولیاء میں سب مثل میرا مقام اے دوستو
میری طرح جہان میں کوئی مجھے دکھا تو دو

کرتا ہوں صبح وشام میں اپنے نبی کی پیروی
سارے جہاں کے اولیاء کرتے ہیں میری پیروی

میں ہوں شبیہ ہو بہو جد ملک خصال کی
میں ہوں مثال بے مثال قادر بے مثال کی

مجھ سے ہے دین کی زندگی کہتے ہیں محی دیں مجھے
خاتم کائنات کا حق نے کیا نگیں مجھے

وَعبدُ القادرِ المشهورُ اسمی	٢٩	وَجدّی صاحبُ العینِ الکمالِ
نام مشهور است عبدالقادرم		عین بر فضل آں جدّ اکرم

ولہٗ ٤٦

سَقانی الحبُّ لمّا اَنْ سَقانی	١	کؤسُ الوصلِ مِنْ ایدی الغوانی
میرے عشق نے جب پلانا تھا مجھے پلا دیا		جامہائے وصل میرے نازنین محبوب کے ہاتھوں سے
شَربتُ الکاسَ مِن وقتی بعزمٍ	٢	فصِرتُ الی حبیبِ القلبِ دانِ
یعنی فی الفور بلا جھجک پیمانہ پی گیا		اور میرے سردار محبوب سے قریب ہو گیا
وَقرّبنی واَسقانی مُداماً	٣	ونادمنی فهمتُ مِنَ المعانی
اور مجھے (میرے محبوب نے) نزدیک کر لیا اور مجھے مے پلائی		اور اس تقرب ہم نشینی نے مجھے سرگشتہ کر دیا
وَاَشرفنی التقطّب فی حیاتی	٤	کذا تشریفُ هیبتهٖ کسانی
اور مجھے اپنی زندگی میں خلعت قطبیت سے ممتاز کر دیا		اسی طرح اس نے اپنے لباس ہیبت جلال سے سرفراز کیا
وَاَعلامی تحقّق فی البرایا	٥	علےٰ روسِ المسائخ فی اَمانی
اور میرے علم مخلوق میں		اولیاء کے سروں پر جو میرے امان میں ہیں متحقق ہو گیا

وکملی فی البرایۃ من مرید	۶	وسرّی شاع والسّاقی دعانی
اور روئے زمین میں میرے ارادتمند پھیل گئے		اور میرے اسرار کی اشاعت ہوگئی اور مجھے ساقی نے دعوت دی
بلاد اللہ ملکی تحت حکمی	۷	ووقتی قد علی وصفا الزمان
اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرے زیر حکم ہیں		اور میرا وقت تیرگی سے برتر اور میرا زمانہ صاف و روشن ہے
انا تاج الوجود علوت مجدا	۸	بحفظ العلم والسبع المثانی
میں سرتاج وجود ہوں میں نے سربلندی		علم (دین) اور (سبع مثانی) علم قرآن سے حاصل کی
اسود البر منی قد اھیبوا	۹	بسرّی یحتمی قاص ودانی
شیران جہاں مجھ سے لرزہ براندام ہوتے ہیں		قریب اور دور والے سب میرے حرف سے محفوظ اور درجہ پاتے ہیں
وغضت فی بحار الملک حتی	۱۰	رأیت الدر فی ایدالتدانی
میں نے ملک و ملکوت کے سمندروں میں غوطہ لگایا		اور ان کی تہہ میں جو موتی ملے وہ میرے ہاتھ میں آگئے
انا عبد القادر طاب وقتی	۱۱	فمن مثلی ومحبوبی دعانی
میں قادر مطلق کا بندہ ہوں میرا وقت پاکیزہ ہے		میرا کون مثل ہے مجھے میرے محبوب نے اس نام سے پکارا ہے

وَلَهُ

دَعَانِی لِلْمُدَامِ وَمَا جَفَانِی	۱	وَاَدْنَانِی فَهِمْتُ مِنَ التَّدَانِی
مجھے دعوت مے دی اور اس بارے میں مجھ سے نا انصافی نہیں کی		اور مجھے اپنے قریب کیا تو اس قرب کے باعث میں سرگشتہ ہو گیا
وَقَرَّبَنِی وَاَسْقَانِی شَرَابًا	۲	وَغَیَّبَنِی فَغِبْتُ عَنِ الْعِیَانِ
مجھے قریب کر کے شراب پلا دی		اور میں ایسا بیخود ہوا کہ عوام کی نظروں سے اوجھل ہو گیا
وَاَسْكَرَنِی وَاَصْحَانِی جِهَارًا	۳	وَثَوْبَ وَقَارِهِ حَقًّا كَسَانِی
مجھے مدہوش کر دیا اور پھر خود ہی ہوش میں لایا		اور سب مجھے خلعت وقار پہنا دی
وَسِرْتُ اِلَى الْمَعَالِی بِاجْتِهَادِ	۴	لِدَرْسِ الْعِلْمِ وَالسَّبْعِ الْمَثَانِی
میں نے اپنی جد و جہد سے تمام بلند مراتب کی سیر کی		درس و تدریس علم اور سبع مثانی کی وجہ سے یہ مقام حاصل ہوا
وَقَرَّبَنِی حَبِیْبُ الْقَلْبِ مِنْهُ	۵	وَاَدْنَانِی اِلَیْهِ وَمَا جَفَانِی
مجھے جانِ جاں نے خود سے نزدیک کر لیا		اور اپنی جانب کھینچ لیا اور کوئی جفا نہ کی
مُلُوْكُ الْاَرْضِ هَابُوْانِی جَمِیْعًا	۶	وَقَدْ عَرَفُوْا عُلُوِّی فِی مَكَانِی
سلاطین جہاں مجھ سے لرزہ براندام ہوتے ہیں		کیونکہ انہوں نے میرے علو مرتبت کو جان لیا ہے

حل لغات
دعی۔ بلایا۔ بلب سے کر۔ مدام: شراب
جفا: ظلم۔ نا انصافی۔ دنی۔ قریب ہوا
ادنانی۔ مجھے قریب کر لیا

۷	وَمَنْ يُنْكِرُ عَلَيَّ فَقَدْ جَهِلَنِي	وَمَنْ يَرْعَى الزِّمَامَ فَقَدْ رَعَانِي
	جس نے میرا انکار کیا تو اس نے مجھے نہ پہچانا	اور جس نے میری شان کا لحاظ کیا تو گویا اس نے میرا حق ادا کیا
۸	فَيَا أَهْلَ الْهَوَىٰ هَلْ مِنْ نَصِيبٍ	بِجَنَّاتٍ وَخَيْرَاتٍ حِسَانِ
	پس اے گروہ عشاق کیا تمہارا کوئی حصہ ہے	جنتوں اور خوبرو و نیک بی بیوں میں
۹	أَنَا الْمَشْهُورُ بَيْنَ النَّاسِ اسْمِي	وَسِرِّي شَاعَ فِي إِنْسٍ وَجَانِ
	میرا نام تمام خلق میں مشہور و معروف ہے	اور میرے معارف انس و جن میں پھیل چکے ہیں
۱۰	بِبَغْدَادٍ نَشَأْتُ وَرَاقَ وَقْتِي	أَنَا الْجِيلِيُّ مَحْبُوبِي عَطَانِي
	میرا مولد بغداد ہے میرا وقت آئینہ کی مانند صاف و شفاف ہے	میں جیلانی ہوں اور میرے محبوب نے مجھے سرفراز کیا
۱۱	وَعَبْدُ قَادِرٍ مَشْهُورٌ اِسْمِي	وَجَدِّي صَاحِبُ السَّبْعِ الْمَثَانِي
	عبد القادر میرا مشہور نام ہے	میرے جد امجد صاحب سبع مثانی ہیں
۱۲	وَأَكْرَمُ شَافِعٍ فِي كُلِّ عَاصٍ	إِذَا وَجَبَ الْقِصَاصُ بِكُلِّ جَانِ
	ہر خطا کار کے حق میں بڑا شافع ہوں	جبکہ ہر ذی روح سزائے قصاص کا مستوجب ہو جائے
۱۳	وَأَعْظَمُ مَنْ رَقِيَ لِلْعَرْشِ لَيْلًا	وَشَاهَدَ حَضْرَةَ الْمَوْلَىٰ عِيَانِي
	اور وہ نہایت بزرگ ہے جو ایک رات میں عرش اعلیٰ کی سمت بلند ہوئے	اور حضرت مولیٰ تعالیٰ کو بچشم سر دیکھا

تشریح

حضور غوثیت مآب نے اپنی علو مرتبت
اور قرب حق کا اظہار کرکے یہ واضح
فرما دیا ہے کہ جو آپ کی قدر و منزلت کا
لحاظ کرے گا اور آپ کے مسلک طریقت
کی پیروی کرے گا وہی کامران اور ان
نعمتوں کا مستحق ہوگا جن کا بیان سورہ
رحمٰن میں آیا ہے۔

سچ ہے ؎
با ادب با نصیب - بے ادب بے نصیب

وَاَختِمُ بِالصّلوٰةِ عَلَى التِّهَامِی	۱۲	قَصِیدِی قَبلَ اَن یَبلٰی لِسَانِی
اور میں ختم کرتا ہوں نبی ہاشمی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درود پر		میرے قصیدے کو قبل اس کے کہ میری زبان خشک ہو

(از قلمی نسخہ)

وَلَهٗ ۴۷

فَقرِی اِلَیکُم عَنِ الاَکوَانِ اَغنَانِی	۱	وَذِکرُکُم عَن جَمِیعِ النَّاسِ اَنسَانِی
میری اس احتیاج نے جو آپ سے وابستہ ہے مجھے دونوں جہاں سے بے نیاز کر دیا		اور آپ کی یاد نے سب لوگوں کو میرے دل سے بھلا دیا
وَمُذ عَرَفتُ هَوَاکُم وَاعتَرَفتُ بِهٖ	۲	اَنکَرتُ مَن کَانَ مِن عُرفِی وَعِرفَانِی
اور جب سے تمہارے عشق سے آشنا ہوا اور اسکا اقرار کیا		سب جانے پہچانوں سے میں نے علحدگی اختیار کر لی
اِن جَآءَ جَدبٌ فَاَنتُم غَیثُ مَخمَصَتِی	۳	اَو عَزَّ خَطبٌ فَاَنتُم عِزُّ سُلطَانِی
اگر قحط و خشک سالی آئے تو آپ میرے لئے باران رحمت ہیں		یا کوئی حادثہ ٹوٹ پڑے تو آپ میرے لئے سرچشمہ قوت ہیں
وَاِن یَکُن اَحَدٌ فِی النَّاسِ مُنصَرِفًا	۴	اِلٰی سِوَاکُم فَمَالِی غَیرُکُم ثَانِی
اور اگر کوئی لوگوں میں سے روگردانی کرے		تو میرے لئے آپ کے سوا کوئی دوسرا نہیں

وَلَهٗ ٢٨

وَصَلْتُ إِلَى الْعَرْشِ الْمَجِيدِ بِحَضْرَتِي	١	فَنَادَمَنِي رَبِّي حَقِيقًا وَنَادَانِي
رسیدم سوئے عرش پاک علیا ـ مقام حضرت مخصوص خود را		مقام قرب خود داد آن کریم ـ بعد قم خواند خود کرد او ندیم
وَتَوَّجَنِي تَاجَ الْوِصَالِ بِنَظْرَةٍ	٢	وَمِنْ خِلَعِ التَّشْرِيفِ الْقُرْبِ كَسَانِي
نہادہ بر سرم تاج وصلت ـ بیک نظر کرم خلاق قدرت		مرا پوشاند خلاقم ز رحمت ـ ز بزرگی پاک خلعتہائے قربت
نَظَرْتُ لِعَرْشِ اللهِ وَاللَّوْحِ نَظْرَةً	٣	فَلَاحَتْ لِيَ الْأَفْلَاكُ وَاللهُ أَعْطَانِي
بدیدم سوئے عرش و لوح برتر ـ بیک نظر آنچہ دیدنی بود یکسر		شدہ روشن مرا این جملہ افلاک ـ عطا کرد این ز رحمت ایزد پاک
فَلَوْ أَنَّنِي أَلْقَيْتُ سِرِّي بِدِجْلَةٍ	٤	لَغَارَتْ وَغِيضَ الْمَاءُ مِنْ سِرِّ بُرْهَانِي
چو می انداختم اسرار خود را ـ بسوئے قعرہائے جملہ دریا		فرو می رفت از آب دریا ـ بحجت ہائے سرم راز سر دریا
وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي بِمَيِّتٍ	٥	لَقَامَ بِإِذْنِ اللهِ حَيًّا وَنَادَانِي
و راز خود چو می انداختم با سوئے مردہا افسردہ دلہا		ہمی برخاست آن از حکم قادر ـ شدہ زندہ مرا می خواند اکثر
وَلَوْ أَنَّنِي أَلْقَيْتُ سِرِّي عَلَى لَظًى	٦	لَأَخْمَدَتِ النِّيرَانُ مِنْ عِظَمِ سُلْطَانِي
اور اگر میں اپنے راز کو شعلہ پر ڈالوں		تو آگ میرے غلبۂ عظمت سے بجھ جائے

وَلَوْ اَنَّنِی اَلْقَیْتُ سِرِّی لِاَکْمَہٍ	۷	لَصَارَ بَصِیْرًا مِنْ وُجُوْدِی عِرْفَانِی
اور اگر میں نابینا پہ اپنا راز ڈالوں		تو وہ میری عطا اور عرفان سے فوراً بینا ہو جائے
وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی بِمُقْعَدٍ	۸	لَقَامَ مَشِیًّا قَاصِیًا کَانَ اَوْ دَانِی
اور اگر میں اپنا راز اپاہج پر ڈالوں		تو وہ کھڑا ہو کر چلنے لگے خواہ وہ دور ہو یا نزدیک
وَقَفْتُ عَلَی الْاِنْجِیْلِ حَتّٰی شَرَحْتُہٗ	۹	وَفَسَّرْتُ تَوْرَاۃً وَاَسْطُرَ عِبْرَانِی
شدم من واقف اسرار انجیل ۔ بشرح صدق از اجمال و تفصیل		ہمہ توراۃ را خواندم بہ معنے ۔ ہمہ اسطر ہائے عبرانی زبانی
کَذَا السَّبْعَۃُ الْاَلْوَاحُ جَمْعًا فَہِمْتُہَا	۱۰	وَبَیَّنْتُ اٰیَاتِ الزَّبُوْرِ وَالْقُرْاٰنِ
ہمانند فہمیدم از ہفت الواح ۔ تمامی حفظ با تحقیق افتاح		بیان کردم زبور او جملہ عنواں ۔ و کردم بعد ازاں تفسیر قرآں
وَفَکَّیْتُ رَمْزًا کَانَ عِیْسٰی یَحُلُّہٗ	۱۱	بِہٖ کَانَ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَالرَّمْزُ سِرْیَانِی
مرا کفیت ان رمز بنمود ۔ کہ حل عیسیٰ زاں رمز ہا بود		بہ آں میکرد زندہ مردگاں را ۔ بدہ آں رمز سریانی زباں را
وَغُصْتُ بِحَارَ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ نَشْاَتِی	۱۲	اَخِی وَرَفِیْقِی کَانَ مُوْسَی بْنَ عِمْرَانِ
غرو کردم بہ تکمیلات اجداد ۔ بدریاہائے علم از قبل ایجاد		رفیقم بود آں موسیٰ بن عمر ۔ رفیق و مونس و یار و برادر
فَمَنْ فِیْ رِجَالِ اللّٰہِ نَالَ مَکَانَتِی	۱۳	وَجَدِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ فِی الْاَصْلِ رَبَّانِی
کہ خواہد بود از مرداں علیا ۔ تواند او رسد بر درجہ ما		دو موم رسول پاک قدرت ۔ بہ علم تربیت کردہ تو رحمت

نوٹ: شعر ۸ مصرعہ ثانی ان اشعار کا حضرت جامی [illegible] کا ہے جنہیں بلا ابتدا الفصل [illegible] کر دیا گیا ہے۔

نوٹ: ایک نسخہ میں فکیت کے بجائے حللت آیا ہے اور دوسرے مصرعہ میں المسیح کے بجائے المیت جو زیادہ صحیح ہے آیا ہے۔

اس نظم میں جو حضرت زرو علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے کتب خانہ سے ملا حسب ذیل مزید اشعار لکھے ہیں۔

ورد و خراب و خستہ ہوں کیا الٰہی لیکن بلا نہ منزل مقصود کا پتہ

آقر تیرے کرم سے سدا دی ادم ... عام ہوا ہوں ان کے دیتا ہوں ... یا رب گناہ گاروں کا ... گناہ ... بندے کو ناز ... تو بندہ نواز ہے

هُوَ الْمُصْطَفٰى الْمُخْتَارُ مِنْ آلِ هَاشِمٍ	۱۴	نَبِيٌّ كَرِيمٌ مِنْ خُلَاصَةِ عَدْنَانِ
وہ مصطفٰے مختار آل ہاشم سے ہیں		نبی کریم عدنان کے سلسلہ کے منتخب فرد ہیں
وَوَالِدَتِي الزَّهْرَاءُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ	۱۵	أَبُوهَا رَسُولُ الْخَلْقِ عَزَّ بِهِمْ شَانِي
میری والدہ صاحبہ فاطمۃ الزہرا بنت محمد ہیں		جنکے والد بزرگوار رسول خلق ہیں جنکے باعث میری شان دوبالا ہو گئی
أَنَا الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ أَنَا شَمْسُ خِدْرِهَا	۱۶	أَنَا الْفَرْدُ قَدْ أُلْبِسْتُ فِي الْحُبِّ تِيجَانِي
میں چمکدار ستاروں میں حضرت زہرا کے گھرانے کا آفتاب ہوں		میں وہ فرد فرید ہوں کہ جس نے برگزیدہ عشق میں تاج پہنا ہے
أَنَا قُطْبُ أَقْطَابِ الْوُجُودِ حَقِيقَةً	۱۷	أَنَا بَازُهُمْ وَالْكُلُّ يُدْعَى بِغِلْمَانِي
میں حقیقتاً قطب اقطاب وجود ہوں		میں انکا حاکم ہوں اور ان میں کا ہر ایک میرا خادم کہلاتا ہے
سَلُونِي عَنِ الْيُسْرَى إِلَى ذُرْوَةِ الرِّضَا	۱۸	سَلُونِي عَنِ الْقَاصِي سَلُونِي عَنِ الدَّانِ
مجھ سے سدرۃ المنتہیٰ تک میری سیر کی باتیں پوچھو		مجھ سے جو دور ہے اور جو مجھ سے نزدیک ہے اس سے میا نقت کرو
سَلُونِي عَنِ الْعُلَا سَلُونِي عَنِ الثَّرَى	۱۹	وَعَنْ تَحْتَ تَحْتَ الْأَرْضِ وَالْإِنْسِ وَالْجَانِ
مجھ سے بلندی اور مجھ سے پستی کے متعلق پوچھو		بلکہ نیچے سے نیچے تحت الثریٰ اور انس جن کے بارے میں دریافت کرو
فَكَمْ لِي عَذُولٌ فِي مُحِبَّتِكُمْ	۲۱	مَا كَانَ مَا كَانَ فِي الْحُبِّ لِحَانِي
آپ کی محبت پر کتنوں نے مجھے ملامت کی		پھر آپ کی محبت میں مجھ پر جو ملامت ہوئی سو ہوئی

تشریح ۲۰ —
جب محبت آشکارا ہو گئی تو ہر طرف سے ملامت شروع ہو گئی۔ مگر عاشق صادق نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ خلق کی کیونکر ... آرے آرے ... حضرت امام بوصیری فرماتے ہیں۔
یا لائمی فی الھوی العذری معذرۃ
منی الیک ولو انصفت لم تلم

اَدْمَانِیِ الوَصْلُ فِی حَانَاتِہٖ حَلَمُوْا	٢	حَتّٰی غَرِدْتُ طَرِبًا بَیْنَ اَدْنَانِیْ
نماز کے کچھ محبت کے وصل سے میں تمام کام ہوا		یہاں تک کہ میں نے جھپا محبت کے درمیان ہا صبح کی
شَرِبْتُ کَاسًا مِنْ کَاسٍ مِنْ حُبِّکُمْ	٢١	وَکَاسُ صِرْفٍ عَلٰی مَصُوْفِ اَدْنَانِیْ
میں نے دو دور لیے تو تمہارے ایک آپکا پاس محبت		اور دوسرا شراب خالص کا جو میخواروں میں گردش کررہا ہے
قَدِیْمَۃً مُزِجَتْ رُوْحِیْ بِھَا وَدَمِیْ	٢٢	وَھِیَ الَّتِیْ لَمْ تَزَلْ رُوْحِیْ وَرَیْحَانِیْ
ازل سے میری روح اور میرا خون اس شراب سے آمیختہ کردئے گئے تھے		اسلئے اب یہ ہمیشہ میری عین راحت و سرور و شادمانی کا موجب ہے
وَتَعْشَقُ الرُّوْحُ مِنْ حِیْنَ اَثَرِھَا	٢٤	وَیَسْلُو السُّکْرُ مِنِّیْ حِیْنَ یَغْشَانِیْ
مے محبت کے اثر سے میری روح کو عشق ہے		اور جب تک بیخودی ہوتی ہے تو سکر بھی خود حاصل کر لیتا ہے
حَدِیْثُھَا مِنْ قَدِیْمِ الْعَھْدِ فِیْ اُذُنِیْ	٢٥	فَخَلِّنِیْ مِنْ حَدِیْثِ الْحَادِثِ الْفَانِیْ
میرے کانوں میں روزِ ازل سے اسکا ذکر ہے		پس مجھے دیگر تغیر پذیر اور فانی گفتگو سے معاف رکھو
اَنَا النَّدِیْمُ الَّذِیْ تَمَّ السُّرُوْرُ لَہٗ	٢٦	مَنْ کَانَ یَعْشَقُ رَبَّ الْحَانِ یَھْوَانِیْ
میں ایسا ہم نشین ہوں جس کا سرور کامل ابدی و سرمدی ہے		جو اس میکدے کے ساقی و مالک کا عاشق کا دم بھرتا ہو وہ میرا دم بھرتا ہے سارا زمانہ
اَصْبَحْتُ فَرْدًا بِفَرْدٍ لَا یُنَاسِبُنِیْ	٢٧	اِلَّا فَتًی سِرُّہٗ فِی السِّرِّ نَاجَانِیْ
میں فرد فرد ہو گیا میں کسی سے منسوب نہیں		بجز اس نوجوان کے جس کا بھید تیرے بھید سے سرگوشی کیا کرتا ہے

شرح ٢١ — [illegible] عشقِ الٰہی [illegible] روزِ ازل سے [illegible] دنیا [illegible]

شرح ٢٧ — ان دو بیتوں اشعار میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ [illegible] لولاک لما خلقت الافلاک [illegible]

طُوفُوا بِقَبْرِیَةِ لِلعَالَمِینَ غِنًی	۲۸	عَن لَثمِ تُربٍ وَاَحجَارٍ وَاَرکَانِ
دیہذا تم اس مزار انوار کا طواف کرو جس سے دونوں جہان کی نعمتیں ملیں گی		تمام مٹی پتھر اور ارکان کے چومنے سے بے نیاز ہو جاتی ہے
اِن یَسئَلُوا عَن عُلُومِی قُلتُ مُنفَصِحًا	۲۹	اَو یَسئَلُوا عَن مَقَامِی قُلتُ جِیلَانِ
اگر لوگ میرے علوم کے بارے میں دریافت کریں تو میں وضاحت سے بیان کرونگا		یا وہ میرا مقام دریافت کریں تو کہدونگا کہ میرا مولا جیلان ہے
ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی المُختَارِ سَیِّدِنَا	۳۰	مُحَمَّدِ المُصطَفٰی مِن بَلَدِ عَدنَانِ
پھر درود ہمارے مالک و مختار و سردار		محمد مصطفٰے پر جو عدنانی ہیں

وَلَهٗ ۴۹

اَنَا القُرآنُ وَالسَّبعُ المَثَانِی	۱	وَرُوحُ الرُّوحِ لَا رُوحُ الاَوَانِی
میں قرآن اور سبع مثانی ہوں		اور میں جان جاں ہوں نہ کہ اجساد کی جان
فَلَا تَنظُر بِطَرفِکَ نَحوَ جِسمِی	۲	وَعُدَّ عَنِ التَّنَاغُمِ بِالمَعَانِی
پس اپنی نگاہ سے میرے جسم کو نہ دیکھ		بلکہ میرے باطنی نغموں کو شمار کر
وَغُص فِی بَحرِ ذَاتِ الذَّاتِ تَنظُر	۳	مَعَانِی مَا تَبَدَّت لِلعِیَانِ
اور بحر ذات میں غوطہ زنی کر جب تو دیکھے گا		وہ اسرار جو عیاناً ظاہر نہیں ہوئے

مُستَرَةٍ بِاَرْوَاحِ المَعَانی	۴	وَاسَرارِی قِرأتُ مُلبِهمَاتِ
جو لطائف اسرار سے پوشیدہ ہے		اور میرے اسرار کی مثال ایسی ہے جیسے کسی مبہم عبارات کا پڑھنا
والّاسوف یُقتلُ بِالسِّنَانِ	۵	فَمَن فَهِمَ الاشَارةَ فلیصُنهَا
ورنہ وہ شریعت کے نا تیر سے قتل کر دیا جائے گا		جس نے یہ اشارت سمجھ لی تو اسکو ان اسرار کی صیانت کرنی چاہیے
لَہٗ شمسُ الحقیقۃ بِالتّدانِ	۶	کَحَلّاجِ المحبّۃِ اِذ تبدّتُ
ان پر آفتاب حقیقت جلوہ گر ہو گیا		جس طرح منصور حلاج کا حال ہوا جب
یُغیّرُ ذاتہُ مَرُّ الزمانِ	۷	فقال انا ھو الحقُّ الذی لَا
جسکی ذات رفتار زمانہ سے متغیر نہ ہو گی		اور وہ پکار اٹھے میں ہی وہ حق ہوں

ماخوذ از بہجۃ الاسرار صـ۱۲۱

وَلَہٗ ۵۰

علَی الرِّیاضِ وکَادَ الوھمُ یُوھِمُنِی	۱	اَصْبحتُ اَلْطفُ مِن مَرّ النسیمِ سَرِیٰ
جو گلستان پر چلا کرتی ہے اور قریب تھا کہ میرا وجود ہی موہوم ہو جاتا		میں نسیم صبحگاہی کی رفتار سے زیادہ لطیف ہو گیا
وکُلّ ناطقۃٍ فِی الکونِ تطرِبُنی	۲	مِن کُلّ معنیً لطیفٍ اجتلی قدحًا
اور دنیا کی ہر گویائی مجھے وجد میں لاتی ہے		ہر رمز لطیف سے میرا پیالہ لبریز ہے

حل لغات
صیانت. حفاظت - سنان. نیزہ

تشریح :-
علمائے ظاہری احوال و اقوال پر فتوے صادر کرتے ہیں۔ علمائے باطن راز دار علم طریقت ہوتے ہیں منصور نے انا الحق کہا تو علمائے ظاہر نے فتوے دے کر ان کو سولی پر چڑھا دیا علمائے باطن پر سکر چھا گیا تو انہوں نے اسکو غلبہ حال سے تعبیر کیا اور یہ جواب دیا کہ
روا باشد انا الحق از درختے
چرا نبود روا از نیک بختے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں جو اسرار جانتا ہوں ان کا اعلان کر دوں تو میری گردن اڑا دی جائے گی

تشریح :-
نفوس قدسیہ کی لطافت کو نسیم سحری کی لطافت سے کیا نسبت۔ ان کا لباس بشری بھی کثافت نہیں رکھتا وہ اپنے وجد کو [illegible] وجود میں فنا کر دیتے ہیں اور [illegible] نیچی کے جلوے دیکھتے اور [illegible] وہ اپنی [illegible] مرکوز مانتے ہیں [illegible]

وله ۵۱

۱	اَلَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اَنَّ لَیَالِیًا	تَمُرُّ بِلَا نَفْعٍ فَتُحْسَبُ عَنْ عُمُرِیْ
	کیا انسان کیلئے یہ نقصان اور حیا کی بات نہیں کہ راتیں	بلا استفادہ کے بیکار گذاریں اور وہ عمر میں شمار و محسوب ہوں

(قلائد الجواہر ۹)

وله ۵۲

۱	سَاُشْرِبُهَا فِیْ کُلِّ دَیْرٍ وَّ بِیْعَةٍ	وَ اُظْهِرُ لِلْعُشَّاقِ دِیْنِیْ وَ مَذْهَبِیْ
	میں ہر دیر و کلیسا میں مے محبت نوش کرونگا	اور عشاق پر اپنا مسلک و مشرب ظاہر کروں گا
۲	وَ اَضْرِبُ فَوْقَ السَّطْحِ بِالدُّفِّ جَلْوَةً	لِکَاسَاتِهَا لَا فِی الزَّوَایَاتِ مُخْتَبِیْ
	اور بلند و بالا مقام سے بیانگ دھل	ساغر محبت چھلکاؤں گا کسی گوشے یا کوٹھری میں چھپ کر پینے کی مجھے عادت نہیں

قلائد الجواہر ۲۲

وله ۵۳

۱	وُجُوْدُکَ اَفْنٰی بِالْحَقِیْقَةِ مَوْجُوْدِیْ	وَ اَنْتَ مُرَادِیْ فِی الْاَنَامِ وَ مَقْصُوْدِیْ
	تیرے وجود نے فی الحقیقت میرے وجود کو فنا کر دیا	اور تو ہی تمام خلق میں میرا مطلوب و مقصود ہے

حل لغات

فوق - اوپر - فوق السطح - بالائے چھت

کاسات پیالہ جمع کاسات - زاویہ - گوشہ

تجلّیت لی فی کُلّ معنیٰ یلوح لی	۲	ولا مشهد الّا ومعناک مشهودی
تو نے ہر طرح اپنی تجلیات سے مجھے روشن کر دیا		اب ایسا کوئی عالم شہود نہیں جس میں تیرے جلوے مجھے نظر نہ آتے ہوں
جلست بسفن العشق فی بحر حبّکم	۳	فجت بها حتی استویت علی الجودی
میں آپ کے سمندر محبت میں سفینہ عشق میں بیٹھ گیا		اور کامیابی سے وہ کوہ جودی پر ٹھہر گیا
تعرّض موسیٰ القلب للنار یبتغی	۴	هدًی قبسًا لمّا اتی طورها نودی
موسیٰ قلب نے آتش (عشق) کی جستجو کی		تاکہ سوز و گداز محبت سے آشنا ہو یہاں تک کہ طور تک رسائی ہو گئی اور محبوب حقیقی نے ندا دی
رکبت براق الوجد فی عالم السری	۵	فما زال یمشی بی الی عرش توحیدی
میں عالم باطن میں براق وجد پر سوار ہوا		جو بلا وقفہ عرش توحید تک پڑھتا ہی گیا
فنادانی سرًّا فنودیت جهرةً	۶	تجلّی لی المحبوب ربّی ومعبودی
جب اس نے آہستہ ندا دی تمہیں نے باآواز بلند سے پکارا		اور میرے رب اور محبوب معبود نے میرے لئے تجلی کی
انا قطب حامی الوقت عبد القادر	۷	فهذا مولدی فی الانام ومقصودی
میں قطب ہوں دستگیر زماں ہوں اور اس مقام پر رسائی سے میرا انشاد خلق کی دستگیری ہے		

ولہ

سادتی سادتی بحقّی علیکم	۱	انّنی عندکم عزیزٌ وغالی
میرے آقا میرے سردار تمہیں میرے حق کی قسم		بالیقین میں تمہارے نزدیک عزیز و گراں قدر ہوں

مابقی لی حبیب قلبی سواکم	۲	مات وھمی بکم وبان خیالی
میرے قلب کے لئے آپ کے سوا کوئی محبوب نہیں ہے		میرا خیال آپ میں فنا ہو گیا اور میرا تمنا ظاہر ہو گیا
بحیاتی علیکمو یا سقاتی	۳	ردوا الکاس ان حتی ملالی
مجھے پلانے والو! تمہیں میری حیات کی قسم		وہ خالص شراب دو جسکو میرے محبوب نے ساغر میں [illegible]
وادیروا الکؤس بین الندامی	۴	فجمیع الانام سکری بحالی
اور تمام ہمنشینوں میں ساغر چھلکاؤ		کہ تم لوگ میری طرح مدہوش ہو جائیں

ولہٗ

السکر راحی وذکر الحق مطلوبی	۱	وقبلتی وجہ حبی فی الغیاھیب
مئے میری جان ہے اور حق میرا مقصود ہے		اور تاریکیوں میں رخ محبوب میرا قبلہ ہے
وجامعی مجلسی والدرس سنتی	۲	ومنبری فکرتی والعلم مطلوبی
اور میری نشست درسگاہ میں ہوتی ہے اور درس تعلیم میرا طریقہ ہے		اور برسر منبر اپنے افکار کو پیش کرتا ہوں کہ علم ہی میرا مطلوب
وحضرتی زھر عزمی والصفا قدحی	۳	والانس عودی واوتاری مشروبی
اور میری شگفتگی میرے عزم کی تر و تازگی اور صدق و صفا پیالہ ہے		اور انس و محبت میرا رباب و چنگ اور میرا مشروب ہے

حل لغات: مات: نیست ہو گیا۔ فنا ہو گیا۔ وھم: گمان۔ خیال۔ بان: ظاہر ہو گیا۔ عیاں ہو گیا۔

حل لغات: ساقی: پلانے والا۔ جمع سقاتی۔ رواق: صاف اور خالص۔ ملا: بھر دیا

تشریح: [illegible]

حل لغات: خضر: سرسبزی۔ زھر: تازگی۔ عود: رباب۔ اوتار: چنگ۔ قدح: پیالہ

تشریح: [illegible]

وَسِرْتُ فِی مَوکبِ التّصریفِ فی مَلَاءٍ	۴	مِنْ فَوقُ شَرحِ اشارَتی وَتَرقِیبی
اور میں صاحبانِ تصرف کے جلوس میں ملاءِ اعلیٰ کی سیر کی		جسکی شرح نہ اشارہ وکنایہ سے ممکن ہے نہ لفظاً ومعنیً
وَالاَولیاءُ سُعَاتی کُلُّهم خَدَمِی	۵	مِنْ تحتِ حُکمی جمیعاً حولَ مَرکَبی
اور تمام اولیاء میرے پیشکار اور میرے خادم ہیں		سب میرے زیر حکم ہیں یہ سب میری سواری کے ارد گرد رہتے ہیں
اذا تَکَلَّمتُ مِنْ عَزمی علی جَبَلٍ	۶	اضحیٰ هباءً نثاراً مِنْ تَراقُبی
جب میں پہاڑ پر اپنے عزم وحوصلہ کی بات کرتا ہوں		تو وہ میری کڑک سے پارہ پارہ ہو جاتا ہے
اللهُ قَرّبَنی مِنْ فوقِ منزِلَتی	۷	وَقَالَ لِی طِبْ بِاَوقاتی وَتَقرِیبی
اللہ تعالیٰ مجھے بلند وبالا دولت قرب سے سرفراز کیا ہے		اور مجھے خوش وقتی اور قرب پر ان پر مسرت کیلئے ارشاد فرما رہا ہے
وَعَبدُ قادِرٍ اسمی وَنِلتُ منزِلَتی	۸	وَجَدّی المصطفیٰ رُوحی وَمحبوبی
اور میرا نام عبد قادر ہے اور میں نے بڑا مرتبہ پایا ہے		میرے جد امجد محمد مصطفیٰ ہیں جو میری روح اور میرے محبوب ہیں

(ماخوذ از قلمی نسخہ)

ولهٗ من دقایقه

غنیۃ الطالبین میں مرقوم ہے کہ جو شخص یہ اشعار ہر روز چھ بار اور ایک روایت کے مطابق سات بار پڑھے گا تو وہ بے شمار عجائب دیکھے گا مگر صدق نیت، اخلاص، رابطہ اور توجہ قلب شرط ہے۔

قَلبی قُطبی وَقَالبی لُبَانی	۱	سِرّی خِضری وَعینهٗ عِرفانی
میرا دل میرا قطب ہے اور میرا قالب میرا خیابان		میرا راز میرا خضر (راہنما) ہے اور اسکا چشمہ میرا عرفان ہے

حل لغات ۴

موکب۔ جلوس۔ ملاء کے لفظی معنی بھرے کے ہیں اس کے خلاف خلا ہے یہاں ملاء اعلیٰ مراد ہے۔

تشریح ۴

وصال وعشق الٰہی کی کیفیت کا اظہار نا ممکن ومحال ہے بقول جگر مراد آبادی ؎

عشق اک چیز ہے جو حرف وحکایت میں نہیں
لفظ ومعنی میں نہیں سیرت وصورت میں نہیں

تشریح ۵

امروز آں شاہ شہاں آید سوئے گلستاں
چوں یک سواراں یک طرف مسکیں گدایاں یک طرف

حل لغات

تقریب۔ نزدیکی۔ منزل۔ اترنے کی جگہ ۲ درجہ۔ طب۔ ٹھیک ہو جا۔ خوش ہو جا

٢	هارون عقلی وکلیمی روحی	فرعون نفسی والهوی هامانی
	ہارون میری عقل ہے اور کلیم میری روح ہے	میرا فرعون میرا نفس ہے اور میری خواہش نفس میرا ہامان ہے

وله

هذه المنظومة تسمى بالوسيلة ووقت قراءتها قبل الذكر. وقال وحيد العصر السيد وحيد القادري الموسوي الجيلاني ان هذه القصيدة مجربة لقضاء الحوائج

بسم الله الرحمن الرحيم

١	نظرت بعين الفكر في خان حضرتي	حبيب تجلى للقلوب فحنت
	میں نے اپنے گھر ہی میں جب بنظر تفکر دیکھا	یہ پایا کہ ایک حبیب نے دلوں پر تجلی اور اپنے رحمتوں کی بارش کی ہے
٢	سقاني بكاس من مدامة حبه	فكان من الساقي خماري وسكرتي
	مجھے (میرے حبیب نے) اپنی مئے محبت کا ساغر پلایا	تو مجھے بھی نشہ چڑھ گیا میرے ساقی کے خمار سے
٣	ينادمني في كل يوم وليلة	وما زال يرعاني بعين العناية
	ہر روز و شب وہ مجھے دولت قرب سے آراستہ کرتا ہے	اور ہمیشہ اپنی چشم عنایت سے نگرانی فرماتا ہے
٤	ضريحي بيت الله من جاء زاره	يهرول يحظى بعز ورفعة
	میری آخری آرام گاہ (قبر) بیت اللہ جسکی زیارت کرتے ہو	دوڑتا ہوا آتا ہے عزت و رفعت سے حصہ پاتا ہے

[illegible]

۵	وَاَمرِی بِاَمرِ اللہِ قُلتُ کُن فَیَکُونُ	وَکُلٌّ بِاَمرِ اللہِ حُکمِی وَقُدرَتِی
	اور میرا حکم اللہ کے حکم سے ہے میں کسی چیز کو کہتا ہوں ہو جا تو ہو جاتی	میرا حکم ہو یا میری قدرت سب اللہ کے حکم سے ہے
٦	فَاَصبَحتُ فِی الوَادِ المُقَدَّسِ جَالِسًا	عَلٰی طُورِ سِینَا قَد سَمَوتُ بِخَلوَتِی
	میں نے بیٹھے ہوئے وادی مقدس میں صبح کی	طور سینا پر اور میری خلوت گزینی سے میرا رتبہ بلند ہوگیا
۷	وَطَافَت بِیَ الاَکوَانُ مِن کُلِّ جَانِبٍ	فَصِرتُ لَهَا اَهلًا بِکُلِّ فَضِیلَتِی
	تمام کائنات ہر جانب سے میرا طواف کرنے لگی	اور میں بہمہ فضیلت اس کا اہل ہوگیا
۸	وَلِی عَلَمٌ فِی ذِروَةِ المَجدِ قَائِمٌ	رَفِیعُ البِنَا یَهوِی بِهٖ کُلُّ اُمَّتِی
	میرا جھنڈا بالائے سر کوہ عظمت کھڑا لہرا رہا ہے	یہ وہ مقام رفعت ہے جس کی طرف ہر قوم [illegible] دوڑ رہی ہے
۹	فَلَا عِلمَ اِلَّا مِن بِحَارٍ وَرَدتُّهَا	وَلَا نَقلَ اِلَّا مِن صَحِیحِ رِوَایَتِی
	کوئی ایسا علم نہیں جو ان سمندروں سے ہو جن کو میں نے پار کیا ہے	اور کوئی ایسی روایت نہیں جو میری صحیح روایت سے نہ ہو
۱۰	عَلَی الدُّرَّةِ البَیضَاءِ کَانَ اجتِمَاعُنَا	وَفِی قَابِ قَوسَینِ اجتِمَاعُ اَحِبَّتِی
	افق اعلیٰ پر ہمارا اجتماع تھا	مقام قاب قوسین میں تمام احباب مجتمع تھے
۱۱	وَعَایَنتُ اِسرَافِیلَ وَاللَّوحَ وَالرِّضَا	وَشَاهَدتُ اَنوَارَ الجَلَالِ بِنَظرَتِی
	اور میں نے اسرافیل اور لوح محفوظ اور مقام رضا کو دیکھا	اور اپنی نظر سے انوار جلال دیکھے

حل لغات

[illegible]

وشاهدت ما فوق السموات كلها	١٢	كذا العرش والكرسی فی قبضتی
اور میں آسمانوں کے اوپر سب دیکھ لیا		چنانچہ اس طرح عرش و کرسی کو بھی طے کرلیا
وكل بلاد الله ملكی حقيقة	١٣	واقطابها من تحت حكمی وطاعتی
اور دیکھا جائے تو فی الحقیقت اللہ کے تمام شہر میرے ملک ہیں		اور اس کے اقطاب میرے زیر حکم و اتباع ہیں
وذكری جلا الابصار بعد غشائها	١٤	واحيی فواد الصب بعد القطيعة
اور میرے ذکر نے نگاہوں کو ان پر پردہ پڑنے کے بعد روشن کردیا		اور عاشقوں کے دل ٹوٹ جانے کے بعد انکو زندگی بخشی
حفظت جميع العلم صرت طرازه	١٥	على خلعة آتشريف فی حسن خلوتی
میں نے تمام علوم حفظ کر لئے یہاں تک کہ علاقہ روزگار ہوگیا		اور مجھے میری پسندیدہ خلوتی میں خلعت بزرگی سے نوازا گیا
قطعت جميع الحجب للحب قاصدا	١٦	ومازلت ارقی سائرا فی محبتی
میں نے رہگذر عشق کا قصد کیا اور سارے حجابات چاک کردئے		اور اس رہ عشق و محبت میں ہمیشہ بڑھتا اور چلتا ہی گیا
تجلی لی الساقی وقال الی قم	١٧	فهذا شراب الوصل فی خان حضرتی
ساقی نے میرے لئے تجلی کی اور کہا کہ اٹھ اور میری طرف آ		کہ تیرے لئے میکدے میں مئے وصال رکھی ہے
تقدم ولا تخشى كشفنا حجابنا	١٨	تملى هنيئا بالشراب ورويتی
آگے بڑھ خوف نہ کر ہم نے پردے اٹھادئے ہیں		لہذا خوشگوار شراب اور میری رویت کیجانب راغب ہو

حل لغات

جلاء۔ روشن کردیا۔ صاف کردیا

غشاء۔ پردہ۔

فواد۔ دل۔

حبیب۔ عاشق

صب۔ عاشق

ترجمہ

حضرت جیلانی نے ... حجابات اٹھادئے اور ... دلوں کو زندگی بخشی۔

حل لغات

حصلت۔ واحد متکلم میں نے حاصل کیا۔

صرت۔ میں ہوگیا۔

طراز۔ لب لباب

شرافت۔ بزرگی

حل لغات ۱۹
قدوم - آگے بڑھنا. تقدم - آگے بڑھو - میدان
رغبت - تسلی - مائل ہو - رغبت کر
ہنیئا - خوشگوار - قرآن میں ہنیئا و مریئا آیا ہے۔

حل لغات ۲۰
شطحیات - بزرگوں کے کلمات - نفیس
پاکیزہ - لطیف - قرآن میں شرابا طہورا آیا ہے

نمبر		
۱۹	وقربنی الساقی الیہ وقال لی	تلذذ بہذا الکأس وادن بحضرتی
	اور ساقی نے جام محبت مجھ سے قریب کر دیا اور کہا	اس جام سے لطف اندوز ہو اور میرا قرب حاصل کر
۲۰	شطحت بہا شرقا وغربا وقبلۃ	وبرا وبحرا من نفایس خمرتی
	میں مشرق و مغرب اور کعبہ	اور خشکی و تری میں شراب طہور کی لطافت کے اثر سے نعرے بلند کرنے لگا
۲۱	وشاہدت معنی لو بدا کشف سرہ	لصم الجبال الراسیات لدکت
	اور میں نے علم باطن کے وہ اسرار دیکھے کہ اگر انکو ظاہر کیا جائے	تو بلند سے بلند پہاڑ بھی پاش پاش ہو جائے
۲۲	ومطلع الشمس الافق ثم مغیبہا	واقطار ارض اللہ فی حال خطوتی
	آفتاب کے طلوع پھر غروب ہونے کی جگہ	اور اللہ کی زمین کے کنارے میرے لئے ایک قدم کی مسافت ہے
۲۳	اقلبہا فی راحتی لکورۃ	اطوف بہا سبعا علی قدر لمحۃ
	میں اپنے کف دست میں اس کو ایک کرہ (گیند) کی مانند	اور ایک لمحہ میں اس کے سات چکر لگاتا ہوں
۲۴	انا قطب اقطاب الوجود حقیقۃ	علی سائر الاقطاب عزی وحرمتی
	میں حقیقت میں قطب الاقطاب ہوں عالم وجود کا	تمام اقطاب پر میری عزت و حرمت لازم ہے
۲۵	توسل بنا فی کل ہول وشدۃ	اغیثک فی الاشیاء طرا بہمتی
	ہر پریشانی و مشکل میں ہم سے توسل کر	میں اس بارے میں یکسر اپنی ہمت سے تیری مدد کروں گا

حل لغات ۲۱
صم - خاموش، ساکت - راسیات - بلند
لدکت - یقینا پارہ پارہ ہو جائے گا۔

[illegible] اللہ منقول ہے میں نے فیوضات ربانیہ سے واقطار ارض اللہ نقل کیا ہے۔

حل لغات ۲۳
راحۃ - ہتھیلی - کف دست - کرۃ - گیند
[illegible] زمین عام طور پر بولا جاتا ہے [illegible] اطراف سات دفعہ [illegible] حیرت نہیں ہے۔

تشریح ۲۴
[illegible] سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا

حل لغات ۲۵
توسل - وسیلہ - ہول - پریشانی
شدائد - سختی، مشکل - اغیثک - تیری فریاد
طرا - جملہ [illegible]

تشریح:
جہاں کسی کا [illegible] سہارا غوث اعظم [illegible]
[illegible] وقت ہے مدد [illegible] پریشانی
[illegible] (حضرت [illegible])

انا لمریدی حافظ ما یخافه	۲۶	واحرسه من کل شر وفتنة
میں ہر اس چیز سے جو اسکو خوفزدہ کرے اپنے مرید کا حافظ ہوں		اور میں ہر برائی و فتنہ میں اسکی نگرانی کروں گا
مریدی اذا ما کان شرقاً ومغرباً	۲۷	اغثه اذا نادانی من کل بلدة
میرا مرید مشرق میں ہو یا مغرب میں		کسی شہر سے وہ مجھے پکارے تو میں اسکی فریاد کو پہونچونگا
فیا منشداً للنظم قله ولا تخف	۲۸	فانک محروس بعین العنایة
پس اے اس نظم کے پڑھنے والے اسے پڑھتا جا اور خوف نہ کر		کیونکہ تو میری چشم عنایت کی پناہ میں ہے
فکن قادریّ الوقت لله مخلصاً	۲۹	تعیش سعیداً صادقاً بمحبتی
تو اپنے وقت کا اللہ کیلئے خلوص دل قادری ہو جا		میری محبت سے تو صدق و صفا کی زندگی بسر کریگا
ونثنی صلاة الله ثم سلامه	۳۰	علی خیر خلق الله جدی ونسبتی
اور ہم صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہیں		اللہ کے بہترین مخلوق پر جو میرے دادا ہیں جن سے میں مشہور ہوں
وجدی رسول الله اعنی محمداً	۳۱	انا عبد قادر دام عزی ورفعتی
اور میرے دادا رسول اللہ (سیدنا) محمد صلعم ہیں		میں عبد القادر ہوں اللہ اس عزت و رفعت کو ہمیشہ رکھے

بہجۃ الاسرار - فتوحات ربانیہ

نوٹ: یہ شعر بہجۃ الاسرار سے منقول ہے۔ فیوضات ربانیہ میں آخری شعر حسب ذیل ہے

ولہ

وَلَمَّا صَفَا قَلْبِي وَطَابَتْ سَرِيرَتِي	۱	وَمِنِّي دَنَا صَحْوِي لِفَتْحِ بَصِيرَتِي
اور جب میرا دل منور ہوگیا اور میری نیت ستھری ہوگئی		اور میری فتح بصیرت کے لئے میری محبت میرے نزدیک ہوگئی
شَهِدْتُ بِأَنَّ اللهَ وَالِي وِلَايَتِي	۲	وَقَدَّمَنِي بِالتَّصْرِيفِ فِي كُلِّ حَالَتِي
گواہی برائیکہ سبحان ۔ بود والی ولایت من با		تعرف امورم داد سبقت ۔ بہ جملہ سابقان در کل حالت
سَقَانِي رَبِّي مِنْ كُؤُوسِ شَرَابِهِ	۳	وَأَسْكَرَنِي حَقًّا فَهِمْتُ بِسُكْرَتِي
مرا نوشاند علاقم ز رحمت ۔ برازمی کاسے جوش قربت		تمام کردست از نشہ خاص ۔ بہ خواہش خواستم مستی ز اخلاص
وَمَلَّكَنِي كُلَّ الْجِنَانِ وَمَا حَوَى	۴	وَكُلُّ مُلُوكِ الْعَالَمِينَ رَعِيَّتِي
مرا مالک بہ ہر اک جہاں ساخت ۔ بوائے قدرتم ایزد برافراخت		منم بر جملہ عالم شاہ حاکم ۔ رعیت ہائے ما شاہان عالم
وَشَادُسْ مُلْكِي سَارَ شَرْقًا وَمَغْرِبًا	۵	وَضِحْتُ لِأَهْلِ الْكَوْنِ غَوْثًا وَرَحْمَةً
نقیب ملک من تا شرق در سیر ز شرق و غرب در حکم یہ تسخیر		شدم بر اہل عالم غوث رحمت ۔ خدا ام ساخت مخصوص بقدرت
وَجَالَتْ خُيُولِي فِي الْأَرَاضِي جَمِيعِهَا	۶	وَزُفَّتْ لِيَ الْكَاسَاتُ مِنْ كُلِّ وِجْهَتِي
اور میرے گھوڑوں نے تمام اقطاع ارض میں چھلانگیں لگائیں		اور میرے لئے ہر طرف ساغر چھلکائے گئے

حل لغات ۲
صفا۔ صاف ہونا۔ طاب۔ پاک ہوا
دنو۔ نزدیک ہونا۔ بصارت
کی بینائی۔ بصیرت۔ چشم قلب کی بینائی
قدّم۔ سبقت دی۔ تصرف۔ چشم
علیحدہ اردو میں بھی مستعمل ہے

حل لغات ۳
سقایۃ۔ پلانا۔ سقانی۔ مجھے پلایا
ھام ھیم۔ سرگشتہ ہونا

تشریح:
مے الفت سے اپنی خم کے خم سے میرا
دئیے لاکھوں برس ساقی ترا آباد میخانہ

حل لغات ۴
ملّک۔ مالک بنا دیا۔ زیر تسلط کر دیا
احاطہ کرنا۔ گھیر لینا۔ محیط۔ گھیرنے والا

حل لغات ۵
شاوش۔ نقیب۔ غوث۔ فریادرس
سار۔ سیر کیا

حل لغات ۶
جول۔ کودنا۔ خیل۔ گھوڑا۔ اراضی۔ زمین
جمع ارض
دونوں نسخوں میں زفت کے بجائے زفت آیا ہے
لیکن چونکہ بعد کے شعر میں زفت کا لفظ آیا ہے
اسلئے میں نے زفت کو ترجیح دی ہے۔

وَدُقَّتْ لِی الرّایاتُ فِی الارضِ والسماءِ	۷	واهلُ السماءِ والارضِ یعلمُ سطوتی
زمین و آسمان میں میرے جھنڈے		اور آسمان و زمین والے میری سطوت جان گئے
رُفعتُ علٰی من یدّعی الحبَّ فی الوریٰ	۸	فقربنی المولیٰ فاقربْ بدولتی
بلندم من بر فقیہائے اولیٰ . ہر کو سازد اندر حب عویٰ		مطایم کرد مولیٰ قرب قربت . بیا از قرب من بر گیر دولت
ومن کان قبلی یدّعی فیکم الهوی	۹	یطاولنی ان کان یقوی لسطوتی
اور جو میرے پہلے گذر چکا ہے وہ تمہارے درمیان عشق کا مدعی ہے		تو وہ میرے مقابل آئے اگر وہ اپنی سطوت میں مجھ سے طاقتور ہے
شربتُ بکاساتِ الغرامِ سلافةً	۱۰	بها انعشتُ قلبی وجسمی ومهجتی
میں نے جامہائے عشق سے مئے خوشگوار نوش کی ہے		جس سے دل جسم اور جان تینوں بیخود ہو گئے
وفی خاننا فادخل تری الکاس دایرا	۱۱	وما شربُ العشّاقِ الا بقیّتی
میرے میکدے میں داخل ہو جا تجھے وہاں جام گردش کرتا ہوا نظر آئیگا		(لیکن حقیقت یہ ہے تو) دوسرے عشاق نے میری پس خوردہ شراب نوش کی
وصرتُ انا الساقی لمن کان حاضرا	۱۲	اُدیرُ علیهم کرّةً بعد کرّةٍ
اور ہر حاضر کے لئے میں ساقی ہو گیا		اور ان کو جام پہ جام پلاتا گیا
وقفتُ بباب الله وحدی موحدا	۱۳	ونودیتُ یا جیلانی ادخل حضرتی
میں تنہا باب ایزدی پر اسکے توحید کے گن گاتا ہوا ٹھہر گیا		اور مجھے ندا دی گئی کہ اے جیلانی میری بارگاہ میں حاضر ہو جا

اناكنتُ في العُليا بنورِ محمّدٍ	۱۴	وفي قابَ قوسين اجتماع الاحبّتي
میں عالم بالا میں نور محمد کے ہمراہ تھا		اور اسوقت میں جبکہ قاب قوسین یعنی شب اسریٰ میں محبوبان الٰہی کا اجتماع تھا
اناكنتُ في العُليا بنورِ محمّدٍ	۱۵	بمكنون علم الله قبل النبوّة
منم بوده به علویاں که قدرت ـ بنور احدی ہمراز رحمت		بمکنونات علم اللہ بقدرت ـ بقبیل القبل از قبل نبوت
انا قادريُّ الوقتِ قطباً مُبجّلا	۱۶	يطوفُ لي الافلاكُ في حين حضرتي
منم قادر بوقت وقطب زمن ـ که دایم تقت باشد مقرین		طواف بکنند افلاک بمیدے ـ به گرد حضرتم ہر وقت کا ہر
ملكتُ بلادِ الله شرقاً ومغرباً	۱۷	وان شئتُ افنيتُ الانامَ بلحظتي
بلاد خود به ملکم دار مولیٰ ـ ز شرق وغرب تا اقصیٰ وعلیا		اگر خواہم کنم نابود عالم ـ بیک نظرم ہمہ احقر واعظم
وانظرُ ما في اللوحِ من كلّ آيةٍ	۱۸	وما قد رأيتُ من شهودٍ بمقلتي
اور میں ہر آیت لوح محفوظ میں دیکھ لیا ہوں		اور عالم شہود کی ساری چیزوں کو اپنے گوشہ چشم سے نظارہ کرتا ہوں
نظرتُ الى الدّنيا جميعاً وجدتُها	۱۹	كخردلةٍ في وسطِ كفّي وراحتي
نظر کردم بسوئے جملہ دنیا ـ تمامی یافتم بہ جملہ اجزا		چو تخم خردلہ در دست من ہست ـ بود ہر جا خود اورا یافتم پست
ولا جامعُ الاولى في خطبتي	۲۰	ولا مسجدُ الاولى فيه ركعتي
نباشد مسجدے ہر منبرے را ـ کہ مو باشد درو ذکر خطبۂ ما		نباشد مسجدے در عرصۂ جا ـ کہ واوے بود در رکعتی

ولا شيخ الا انني قد اقمته	۲۱	ولا قطب الا كان تمت ولايتي
نباشد ہیچ شیخ ذو الکرامات - مگر من قائمش کردم ما است		نہ کس قطبے شرف از ابتدا ادا - مگر خود را بہ تخت من شمارد
فمن خاد عني ضل سعيا وفاته	۲۲	مناه ولا يحظى بسلطان عزتي
زمن کسی مکہ کردہ گشتہ گمراہ - شد فوت آں سعی کہ کردہ بہ گمراہ		نیامد راہ در قوتی وا مراز - بجز سلطنت دادم کہ ممتاز
واعطاني الرحمن من علم غيبه	۲۳	ثمانين علما غير علمي حقيقتي
ز رحمت با عطایم کرد رحماں - ز علم غیب خود افزوں زامکاں		ز غیب آموختہ ہشتاد علم - بجز علم حقیقی در تعلّم
ولولا رسول الله بالعهد سابق	۲۴	لاغلقت ابواب الجحيم بعظمتي
اور اگر رسول اللہ کا پہلے عہد نہ ہو چکا ہوتا		تو میں اپنی عظمت سے جہنم کے دروازے بند کر دیتا
انا اول المكنون في علم خالقي	۲۵	انا آخر المبعوث في سر قدرتي
منم خود اول پاکان حضرت - بعلم ایزدی ممتاز قدرت		ولیکن آخر مبعوث و ہرم - بفوق عرش کرسی گشتہ سرم
ولي نشأة في الحب من قبل آدم	۲۶	وسري سرى في الكون من قبل نشأتي
بگویند آں خدا کردہ بعالم - بہ حب خویش ما را قبل آدم		بدہ اسرار من در سر تحقیق - انیس خلقتم از روئے تحقیق
ومن قبل قبل الآن في درج العلى	۲۷	مقيما وفي الفردوس مسموع كلمتي
بدم پیشین زمانہ - بدرجات العلا ہستم یگانہ		بدم من در مقامات ستودہ - کلام ما بہ جنت شد شنیدہ

آدم جب آپ کو یاد کرتے تو یوں کہتے۔ حقیقت میں وہ بھی آپ کے ہی محتاج ہیں، حضرت آدم علیہ السلام صورۃً آپ کے باپ ہیں اور آپ معنیً ان کے باپ ہیں۔ یا ابنی صورۃً وابائی معنیً — وما احسن ما قیل

پیش از ہمہ شاہان غیور آمدہ
ہر چند کہ آخر بظہور آمدہ
اے ختم رسل قرب تو معلوم شد
دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ

ماسوا اس کے آپ کا نام ابو الارواح ہے، پیر رفعوی میں کہ سب ہی ان ہی کے نور سے ہیں۔ علماء فرماتے ہیں کہ حضور پرنور تمام عالم کے اصل کلی کی یا دیں یہ ہدا ابو البشر کی ہے، فاہر ہیں ہم سے بیول حقیقت میں ہم سے نبی

انا کنتُ مع نوحٍ با علیٰ سفینۃ	۲۸	بحاراً و طوفاناً علیٰ کفِّ قدرتی
منم بودہ بہ نوح ہمرہ بیگماں۔ چو او میرفت در کشتی بہ طوفاں		ہمہ دریا و طوفاں را بحکمت۔ خدا الم داد اندر دست قدرت
انا کنتُ مع ابراھیم مُلقیٰ بنارہ	۲۹	وما بَرِ طنیران الّا بدعوتی
بہ ابراہیم بودم اندر آتش۔ دراں اندا ختند در عین تا شہا		بہرو باردو شدہ نار از دعایم۔ الٰہی بردی بودہ دعایم
انا کنتُ مع اسمٰعیل فی الذبح شاہداً	۳۰	وما نزلَ الکبشُ الّا بقیتی
بدم من در خیال خوب تذبیح۔ بدر دورحق اسمٰعیل تصریح		نہ گشت آں گوسفند از غیب نازل۔ گر گشت از دعائم دم حاصل
انا کنتُ مع یعقوبَ فی حزنِ یوسف	۳۱	ولا اجتماع الاثنان الّا بدعوتی
بہ یعقوب نبی بودیم ہمدم۔ چو او در حزن یوسف بد پر غم		نہ گشتہ جمع آں ہر دو بممکن۔ مگر از خواندن و طلبیدن من
وکنتُ مع موسیٰ فی مناجاتِ ربّہ	۳۲	وکانَ عصاہُ من عصا ای استمدت
بدم من ہمرہ موسیٰ عمراں۔ چو می کرد او مناجاتے بہ یزداں		نہ بودہ آں عصائے او بہ ہمکن۔ مگر بودہ نشان تکیہ من
انا کنتُ مع ایّوب فی زمن البلا	۳۳	وما برءت بلوہُ الّا بدعوتی
بدم ہمراہ ایوب پیمبر۔ چو او اندر بلائے بود یکسر		نہ گشتند آں بلا ہا بود از غیب۔ گر از دعوتم شد رد لاریب
وکنتُ و عیسیٰ کانَ فی المھد ناطقاً	۳۴	واعطیٰ داؤد حلاوۃ نغمتی
بدم من ہمرہ عیسیٰ مریم۔ کہ او در مہد میکرد سے تکلم		عطا کردست یزداں داؤد سبحاں۔ ز شیریں نغمہ ہائے من بہ آں

۲۹
نوٹ۔ ایک نسخہ میں بقلب حوت بہ اور دوسرے نسخہ میں اشاہد فی الوری منقول ہے

۳۴
تشریح:۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے اسی حقیقت کا اظہار اسطرح فرمایا ہے۔

انت الذی لما توسل آدم
من زلۃ فاز وھو اباک
وبک الخلیل دعا فعادت نارہ
برداً وقد خمدت بنور سناک
ودعاک ایوب لضر مسہ
فازیل عنہ الضر حین دعاک
وکذا لک موسیٰ لم یزل متوسلاً
بک فی القیامۃ محتمیاً بحماک
والرسل والاملاک والانبیاء وکل خلق فی الوریٰ
تحت لوائک

اسی طرح اور کیا ہے کہ انبیاء کے مقتدا ہیں مولانا جامی نے
اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا
نہ ایوب از بلا راحت نہ یوسف حشمت و جاہ
نہ عیسیٰ آں مسیحائی نہ موسیٰ آں ید بیضا

انا الذاکر المذکور ذکراً الذکر	۳۵	انا الشاکر المشکور شکراً بنعمة
میں ذاکر بھی ہوں مذکور بھی اور ذاکر کے لئے ذکر بھی		میں شاکر بھی ہوں مشکور بھی نعمت الٰہی کا شکر گزار
انا العاشق المعشوق فی کل مضمر	۳۶	انا السامع المسموع فی کل نغمة
میں عاشق بھی ہوں اور معشوق بھی ہر ضمیر قلب میں		میں سامع بھی ہوں اور ہر نغمہ میں مسموع بھی
انا الواحد الفرد الکبیر بذاته	۳۷	انا الواصف الموصوف علم الطریقة
میں واحد اور بذات خود فرد اعظم ہوں		میں واصف ہوں بھی اور علم طریقت سے موصوف ہوں
وما قلت هذا القول فخراً وانما	۳۸	اتی لی الاذن حتی تعرفون حقیقتی
بگفتم آنچہ از اسرار خود ہا۔ بود فخر مدام ایں قول ما را		زبہر ایں صدا دادم بہر گوش۔ کہ یابید از حقیقت من بہوش
وما قلت حتی قیل لی قل ولا تخف	۳۹	فانت فی مقامی الولایة
نہ گفتم ہیچ از من تا کہ سبحان۔ بگفت اگر مشو از غیر ترساں		بحکم آنکہ مخصوصی بقدرت۔ ولی اللہ توئی در جلوہ حالت
فاعطانی الهوی اجل ولایة	۴۰	ولم یعطها غیری لیوم القیامة
مرو کردہ عطا مولیٰ ولایت۔ جلیل و اعظم و بالا نہایت		نہ دادہ تا قیامت بہر غیرم۔ ازاں عظمت کہ دادہ شد بہ دیرم
مریدی لک البشری تکون علی الوفا	۴۱	اذا کنت فی هم فتنجو بهمتی
میرے مرید تجھے بشارت ہو تو راہ صدق و صفا پر رہ		جب تو مبتلائے غم و اندوہ ہو جائے تو میری ہمت دستگیری سے امن پا جائے گا

تشریح ۳۸: [illegible] مقام فنا فی اللہ [illegible] حسین ابن منصور [illegible] مولانا روم [illegible] مثنوی [illegible] انا الحق [illegible]
روا باشد انا الحق از درختے
چرا نبود روا از نیک بختے
[illegible] اس مقام وحدانیت [illegible] اظہار ہو جاتا ہے۔

تشریح ۴۰: حضرت شیخ اکبر [illegible] مقام ولایت [illegible]

حل لغات ۴۲
تمسک۔ مقام پکڑنا۔ تمسک کے اور بہت معنی ہیں
واثق۔ مضبوط

تشریح :۔

مُرِیدی تَمَسَّکْ بی وَکُنْ بی واثقاً	۴۲	لِاَحْمِیکَ فی الدُّنیا وَیَوْمَ القیامة
مریدمن زدست استقامت۔ بگیری دامن من زیلہ حت		منم سازیم در دنیا حمایت۔ شفاعت نی کنم روز قیامت
اَنَا لِمُرِیدی حَافِظٌ مِمَّا یَخَافُہ	۴۳	وَاُنْجِیهِ مِنْ شَرِّ الاُمُورِ وَبَلْوَة
میں ہر اس چیز سے جو اسکو خوفزدہ کرے اپنے مرید کا حافظ ہوں		میں تمام شر و فساد اور بلاؤں سے اسکو بچالونگا
وَکُنْ یَا مُرِیدی حَافِظاً لِعُهُودِنَا	۴۴	اَکُنْ حَاضِرَ المِیزَانِ یَوْمَ القیامة
اور اے میرے مرید دیکھنا ہمارے عہدوں کی پابندی کرنا		میں بروز قیامت میزان کے پاس تیری دستگیری کرونگا
وَاُوصِیکُم کَسْرُ النُّفُوسِ فَاِنَّهَا	۴۵	مَرَاتِبُ عِزٍّ عِنْدَ اَهْلِ الطَّرِیقَة
میں تم کو کسر نفسی کی تاکید کرتا ہوں		کہ اہل طریقت کے نزدیک یہی عزت و وقار کے رتبے ہیں
وَمَنْ حَدَّثَتْهُ نَفْسُهُ بِتَکَبُّرٍ	۴۶	تَجِدُهُ صَغِیرًا فی عُیُونِ الاَقِلَّة
اور جو اپنے نفس کو تکبر میں ملوث کرے		وہ سب کی نگاہوں میں ذلیل و خوار ہو جاتا ہے
وَمَنْ کَانَ فی حَالَاتِهِ مُتَوَاضِعًا	۴۷	مَعَ اللهِ عِزَّتُهُ جَمِیعَ البَرِیَّة
اور جو اپنے احوال میں متواضع اور منکسر المزاج رہے		وہ تمام مخلوق اور خدا کی نظروں میں باعزت ہو جاتا ہے
وَجَدِّی رَسُولُ اللهِ طٰهٰ مُحَمَّدٌ	۴۸	اَنَا عَبْدُ القَادِرِ شَیْخُ کُلِّ طَرِیقَة
اور میرے جد امجد رسول اللہ محمد طٰہٰ لقب ہیں		اور میں قادر مطلق کا بندہ اور ہر طریقت کا شیخ ہوں

تشریح :۔

بہجۃ الاسرار ، فیوضات ربانیہ قلمی نسخہ

بحمد اللہ قصائد غوثیہ مع ترجمہ و تشریح ختم ہوئے۔

معارف اسلامیہ ٹرسٹ کی دیگر مطبوعات

۱۔ مشکوٰۃ النبوۃ ۔ تصنیف "حضرت سید شاہ غلام علی قادری الموسوی"

یہ کتاب فن تذکرہ میں ذخیرۃ العلم (انسائیکلو پیڈیا) کی حیثیت رکھتی ہے جس میں (۶۵۳) اکابرین امت کے وقائع زندگی وارشادات درج ہیں۔ یہ کتاب اب تک طبع نہیں ہوئی تھی فارسی سے اردو میں اس کا آٹھ جلدوں میں ترجمہ کر کے زیور طبع سے اس کو آراستہ کیا گیا ہے۔ ہدیہ حسب ذیل ہے۔

جلد اول	۲۰ روپے	جلد دوم	۲۰ روپے	جلد سوم	۱۵ روپے
جلد چہارم	۲۳ روپے	جلد پنجم	۲۰ روپے	جلد ششم	۲۵ روپے
جلد ہفتم	۲۲ روپے	جلد ہشتم	۳۰ روپے		

۲۔ ظہور نور (نیا میلاد نامہ) تالیف مولانا سید مناظر احسن گیلانی — ہدیہ ۱۰ روپے

۳۔ فضائل مصطفٰے ۔ تالیف مولانا ابو الفضل سید محمود قادری — ہدیہ ۱۲ روپے

۴۔ مسلک دیوبند (اکابرین دیوبند کی نگارشات کے آئینہ میں) — ہدیہ ۷ روپے

۵۔ کلام عارف ۔ مع تذکرہ اجداد وحید العصر مولانا سید وحید القادری الموسوی اور ان کے اجداد کی مختصر سوانح حیات اور کلام

۶۔ اسلام کا عالمگیر پیام (انگریزی میں) تالیف مولانا ابو الفضل سید محمود قادری — ہدیہ ۱۴ روپے

۷۔ فردوس ۔ مولانا ابو الفضل سید محمود قادری کا منتخبہ نعتیہ کلام (اردو و فارسی) — ہدیہ ۱۰ روپے

۸۔ علم غیب ۔ تالیف مولانا ابو الفضل سید محمود قادری — ہدیہ ۲۰ روپے

۹۔ مسدسات اشرف ۔ مفتی میر اشرف علی خلف اکبر حضرت شائق کے منقبتی مسدسات — ہدیہ ۲/۵۰ روپے

۱۰۔ فیصلہ ہفت مسئلہ مولود۔ عرس مروجہ فاتحہ۔ جماعت ثانیہ امکان کذب جیسے مسائل پر حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر مکی کا فتویٰ — ہدیہ ۱/۵۰ روپے

۱۱۔ استعانت ۔ کتاب و سنت اور اجماع اکابرین ملت کی روشنی میں تالیف مولانا ابو الفضل سید محمود قادری — ہدیہ ۱۸ روپے

۱۲۔ رشحات قدسیہ کلام فصاحت التیام محبوب سبحانی غوث صمدانی سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔ مترجم و شارح ۔ مولانا ابو الفضل سید محمود قادری — ہدیہ ۳۵ روپے

(ملنے کے پتے)

۱۔ اردو اکیڈیمی آندھرا پردیش اے سی گارڈس حیدرآباد

۲۔ اردو ہال حمایت نگر ″

۳۔ بک سائٹ عابد روڈ ″

۴۔ الکتاب پبلشرز گن فونڈری ″

۵۔ حبیب اینڈ کو۔ کنٹل منڈی نامپلی اسٹیشن روڈ ″

۶۔ اسٹوڈنٹس بکڈپو چارمینار ۔ حیدرآباد

۷۔ حسامی بکڈپو چارکمان ″

۸۔ مینار بک ڈپو چارمینار و چارکمان ″

۹۔ حیدر اینڈ سنس چارکمان ″